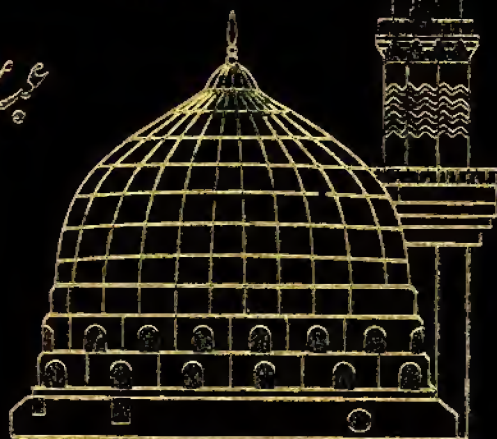


وَاللَّهُ لَعَلُّ خَلْقٍ عَظِيمٍ

مستخرج شمال اترندی

جلد سوم

عبد القیوم حقانی



انعام پبلیشرز • جامعہ ابو حمزہ

وَأَنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ.

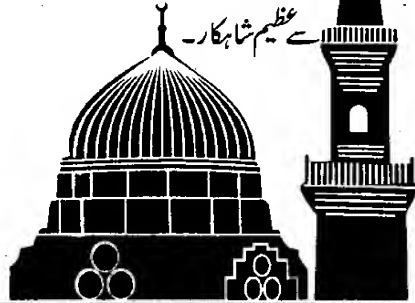
تذکرہ راویان

شمال ترمذی

جلد سوم

عبد اللہ القیوم حقانی

شمال ترمذی کے رواق کے حالات، سوانح، ضروری تجزیے، ائمہ جرح و اعتدال کے تبصرے، ارباب فضل و کمال کی شہادتیں، جید اہل علم، فقہاء و محدثین کے آراء و اقوال، اسماء الرجال کی متداول کتابوں سے اخذ و استنباط اور مستند حوالے، ایک نادر علمی، تاریخی اور اپنے فنی معیار کے لحاظ سے عظیم شاہکار۔



انعام اکیڈمی • جامعہ البشیرہ

بسم الله الرحمن الرحيم

جملہ حقوق بحق ”القاسم اکیڈمی“ محفوظ ہیں

نام :	شرح شمائل ترمذی (جلد سوم)
تصنیف :	مولانا عبدالقیوم حقانی
صفحات :	216 صفحات
پروف ریڈنگ :	استاذ العلماء حضرت مولانا محمد زمان صاحب کلاچوی مدظلہ
کمپوزنگ :	مولوی گل رحمان، جان محمد جان، مولوی مظہر علی اراکین القاسم اکیڈمی
سن اشاعت اول :	شعبان ۱۴۲۳ھ / اکتوبر ۲۰۰۲ء
سن اشاعت پنجم :	صفر المظفر ۱۴۳۳ھ / جنوری ۲۰۱۲ء
ناشر :	القاسم اکیڈمی، جامعہ ابو ہریرہ خالق آباد نوشہرہ
مطبع :	مطبع عربیہ، پرانی انارکلی لاہور

موبائل : 0333-9102770.....0346-4010613.....0333-6544950

ملنے کے پتے

- ☆ صدیقی ٹرسٹ، صدیقی ہاؤس، المنظر پارٹمنٹس، 458 گارڈن ایسٹ، نزد بسیلہ چوک کراچی 74800
 - ☆ مکتبہ رشیدیہ جی ٹی روڈ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ ☆ زم زم پبلشرز اردو بازار کراچی
 - ☆ کتب خانہ رشیدیہ مدینہ کلاتھ مارکیٹ راجہ بازار اولپنڈی ☆ مولانا ظہیل الرحمن راشدی
 - ☆ جامعہ ابو ہریرہ، چنوں موم سیالکوٹ ☆ مکتبہ سید احمد شہید، ۱۰۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور
- اس کے علاوہ پشاور کے ہر کتب خانہ میں یہ کتاب دستیاب ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
 عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ
 اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
 آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى
 إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کا شکر ہے

احقر کے سلسلہ تصنیف و تالیف کا آغاز کار ”حقائق السنن“ شرح ”الجامع السنن للامام الترمذی“ سے ہوا۔ جو میرے شیخ و مربی محدث کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب کے درسی افادات کی ترتیب و تدوین تھی پھر مختلف عنوانات اور موضوعات پر کتابیں آتی رہیں۔

اللہ کی مدد، نصرت شامل حال رہی۔ آج یہ رفتار کار الحمد للہ شرح شمال ترمذی کے دوسرے ایڈیشن کی از سر نو تدوین و کتابت کی تکمیل تک آ پہنچی ہے۔ والحمد لله على ذلك حمداً كبيراً

اب دوسرے ایڈیشن میں عربی شروحات سے نقل کردہ تمام عبارات و اقتباسات کا اردو ترجمہ بھی کر دیا گیا ہے۔ راویان حدیث کے تذکروں کو راوی کا نمبر دیکر علیحدہ جلد میں یکجا کر دیا گیا ہے۔ اب آئندہ یہ شرح طلبہ دورہ حدیث اور اساتذہ حدیث کے لئے تین جلدوں میں یکجا اور مکمل ایڈیشن کی شکل میں چھپتی رہے گی انشاء اللہ۔ شرح شمال ترمذی مکمل ہو گئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ کام میں نے کیا نہیں کرایا گیا ہے اور جو کچھ بھی ہوا اللہ ہی کے کرم سے ہوا اس وقت دل تشکر و امتنان کے جذبات سے معمور ہے۔ علامہ شبلی نعمانیؒ نے تاریخ لکھی، ہیر و زآف اسلام کا سلسلہ شروع کیا، شعر الجم تحریر فرمائی، المامون کو مکمل کیا۔ آخر عمر میں اللہ کریم نے سیرت النبی ﷺ کی توفیق بخشی تو ایک قطعہ نواب شاہ جہان بیہم وائی بھوپال کی خدمت میں پیش کیا جو سادگی، بے ساختگی، اختصار و تاثیر اور جذبات و محبت کے لحاظ سے بے نظیر ہے۔

مجھے چندے مقیم آستانِ غیر ہونا تھا

خدا کا شکر ہے یوں خاتمہ بالخیر ہونا تھا

(عبدالقیوم حقانی)

عجم کی مدح کی عباسیوں کی داستان لکھی

مگر اب لکھ رہا ہوں سیرت پیغمبر خاتم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فہرست مضامین

”تذکرہ راویان شامل ترمذی“

صفحہ نمبر	راویان حدیث	صفحہ نمبر	راویان حدیث
۳۴	﴿ محمد بن اسماعیل ﴾ (۱۶)	۲۱	﴿ علم اسماء رجال ﴾
۳۵	﴿ ابو نعیم ﴾ (۱۷)	۲۹	(۱) ﴿ قتیبہ ﴾
۳۶	﴿ السنعودی ﴾ (۱۸)	۲۹	(۲) ﴿ مالک بن انس ﴾
۳۶	﴿ عثمان بن مسلم ﴾ (۱۹)	۳۰	(۳) ﴿ ربیعہ ﴾
۳۶	﴿ نافع بن جبیر بن مطعم ﴾ (۲۰)	۳۰	(۴) ﴿ انس بن مالک ﴾
۳۶	﴿ علی بن ابی طالب ﴾ (۲۱)	۳۰	(۵) ﴿ حمید ﴾
۳۷	﴿ سفیان ﴾ (۲۲)	۳۰	(۶) ﴿ عبد الوہاب ﴾
۳۸	﴿ احمد الفسی ﴾ (۲۳)	۳۱	(۷) ﴿ حمید الطویل ﴾
۳۸	﴿ علی بن حجر ﴾ (۲۴)	۳۱	(۸) ﴿ محمد بن بشار عبدی ﴾
۳۸	﴿ ابو جعفر محمد بن الحسین ﴾ (۲۵)	۳۱	(۹) ﴿ محمد بن جعفر ﴾
۳۸	﴿ عیسیٰ بن یونس ﴾ (۲۶)	۳۲	(۱۰) ﴿ شعبہ ﴾
۴۰	﴿ عمر بن عبد اللہ ﴾ (۲۷)	۳۲	(۱۱) ﴿ ابو الخثعمی ﴾
۴۰	﴿ ابراہیم بن محمد ﴾ (۲۸)	۳۲	(۱۲) ﴿ البراء بن عازب ﴾
۴۱	﴿ امام اصمعی ﴾ (۲۹)	۳۳	(۱۳) ﴿ محمود بن غیلان ﴾
۴۱	﴿ جمیع بن عمیر الہجلی ﴾ (۳۰)	۳۳	(۱۴) ﴿ وکیع ﴾
۴۲	﴿ ام المومنین حضرت خدیجہ ﴾ (۳۱)	۳۳	(۱۵) ﴿ سفیان ثوری ﴾

صفحہ نمبر	راویان حدیث	صفحہ نمبر	راویان حدیث
۵۱	(۵۴) ﴿یزید بن ہارون﴾	۴۳	(۳۲) ﴿حضرت حسن﴾
۵۱	(۵۵) ﴿سعید الجری﴾	۴۴	(۳۳) ﴿ہند بن ابی ہالہ﴾
۵۱	(۵۶) ﴿ابو الطفیل﴾	۴۴	(۳۴) ﴿ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ﴾
۵۲	(۵۷) ﴿عبداللہ بن عبدالرحمن﴾	۴۴	(۳۵) ﴿محمد بن جعفر﴾
۵۲	(۵۸) ﴿ابراہیم بن المنذر الخزائی﴾	۴۵	(۳۶) ﴿شعبۃ﴾
۵۲	(۵۹) ﴿عبد العزیز بن ثابت زہری﴾	۴۵	(۳۷) ﴿ساک بن حرب﴾
۵۳	(۶۰) ﴿اسماعیل بن ابراہیم الاسدی﴾	۴۵	(۳۸) ﴿جابر بن سمرہ﴾
۵۳	(۶۱) ﴿موسیٰ بن عقبہ﴾	۴۵	(۳۹) ﴿ہناد بن سری﴾
۵۳	(۶۲) ﴿کریم﴾	۴۶	(۴۰) ﴿عمر بن قاسم﴾
۵۳	(۶۳) ﴿حضرت عبداللہ بن عباس﴾	۴۶	(۴۱) ﴿اشعث﴾
۵۴	(۶۴) ﴿حاتم بن اسماعیل﴾	۴۶	(۴۲) ﴿حمید بن عبدالرحمن الرواسی﴾
۵۴	(۶۵) ﴿جعفر بن عبدالرحمن﴾	۴۷	(۴۳) ﴿زہیر﴾
۵۴	(۶۶) ﴿سائب بن یزید﴾	۴۷	(۴۴) ﴿ابوداؤد المصاحفی﴾
۵۵	(۶۷) ﴿سعید بن یعقوب الطالقانی﴾	۴۷	(۴۵) ﴿الضر﴾
۵۵	(۶۸) ﴿ایوب بن جابر﴾	۴۸	(۴۶) ﴿صالح﴾
۵۵	(۶۹) ﴿ساک بن حرب﴾	۴۸	(۴۷) ﴿ابن شہاب﴾
۵۵	(۷۰) ﴿ابو مصعب المدنی﴾	۴۹	(۴۸) ﴿ابو سلمہ﴾
۵۶	(۷۱) ﴿یوسف بن الما جئون﴾	۴۹	(۴۹) ﴿ابو ہریرہ﴾
۵۶	(۷۲) ﴿عن ابیہ﴾	۴۹	(۵۰) ﴿قنیہ﴾
۵۶	(۷۳) ﴿عاصم بن عمر بن قتادہ﴾	۴۹	(۵۱) ﴿اللیث بن سعد﴾
۵۷	(۷۴) ﴿حضرت رمیثہ﴾	۵۰	(۵۲) ﴿ابو زبیر﴾
۵۷	(۷۵) ﴿ابو عاصم﴾	۵۰	(۵۳) ﴿جابر بن عبداللہ﴾

صفحہ نمبر	راویان حدیث	صفحہ نمبر	راویان حدیث
۶۴	(۹۸) ﴿ابوقطن﴾	۵۷	(۷۶) ﴿عزرة بن ثابت بن ابی زید الانصاری﴾
۶۴	(۹۹) ﴿وہب بن جریر﴾	۵۷	(۷۷) ﴿علباء ابن احمر الشکری﴾
۶۴	(۱۰۰) ﴿حدثنی ابی﴾	۵۸	(۷۸) ﴿عمر ابن الخطاب الانصاری﴾
۶۵	(۱۰۱) ﴿حضرت قتادہ﴾	۵۸	(۷۹) ﴿ابوعمار الحسین﴾
۶۶	(۱۰۲) ﴿محمد بن یحییٰ بن ابی عمر﴾	۵۸	(۸۰) ﴿علی بن حسین بن واقد﴾
۶۶	(۱۰۳) ﴿سفیان بن عیینہ﴾	۵۸	(۸۱) ﴿حدثنی ابی﴾
۶۶	(۱۰۴) ﴿ابن ابی نجیح﴾	۵۹	(۸۲) ﴿عبداللہ بن بریدہ﴾
۶۶	(۱۰۵) ﴿مجاہد﴾	۵۹	(۸۳) ﴿حضرت بریدہ﴾
۶۷	(۱۰۶) ﴿ام حانئ﴾	۵۹	(۸۴) ﴿بشر بن الوضاح﴾
۶۷	(۱۰۷) ﴿سوید بن نصر﴾	۵۹	(۸۵) ﴿ابوعقیل﴾
۶۸	(۱۰۸) ﴿عبداللہ بن مبارک﴾	۶۰	(۸۶) ﴿ابونضرہ﴾
۶۸	(۱۰۹) ﴿معمّر﴾	۶۰	(۸۷) ﴿حضرت ابوسعید الخدری﴾
۶۸	(۱۱۰) ﴿ثابت﴾	۶۰	(۸۸) ﴿ابوالاسنہ احمد بن مقدام﴾
۶۸	(۱۱۱) ﴿یونس بن یزید﴾	۶۱	(۸۹) ﴿حماد بن زید﴾
۶۹	(۱۱۲) ﴿عبید اللہ﴾	۶۱	(۹۰) ﴿عاصم الاحول﴾
۶۹	(۱۱۳) ﴿عبدالرحمن بن مہدی﴾	۶۱	(۹۱) ﴿عبداللہ بن سرجس﴾
۶۹	(۱۱۴) ﴿ابراہیم بن نافع المکی﴾	۶۲	(۹۲) ﴿اسماعیل بن ابراہیم﴾
۶۹	(۱۱۵) ﴿الحق بن موسیٰ﴾	۶۲	(۹۳) ﴿عبدالرحمن﴾
۷۰	(۱۱۶) ﴿معن بن عیسیٰ﴾	۶۲	(۹۴) ﴿ہشام بن عروہ﴾
۷۰	(۱۱۷) ﴿یوسف بن عیسیٰ﴾	۶۲	(۹۵) ﴿عن ابیہ﴾
۷۰	(۱۱۸) ﴿ربیع بن صبیح﴾	۶۳	(۹۶) ﴿ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ﴾
۷۱	(۱۱۹) ﴿یزید بن ابان﴾	۶۴	(۹۷) ﴿احمد بن منیع﴾

صفحہ نمبر	راویان حدیث	صفحہ نمبر	راویان حدیث
۷۸	(۱۳۲) ﴿نافعؓ﴾	۷۱	(۱۲۰) ﴿ابوالاحوصؓ﴾
۷۸	(۱۳۳) ﴿عبداللہ بن عمرؓ﴾	۷۱	(۱۲۱) ﴿اشعثؓ﴾
۷۸	(۱۳۴) ﴿عاصم ابن عمرؓ﴾	۷۲	(۱۲۲) ﴿عن ابیہؓ﴾
۷۹	(۱۳۵) ﴿ابو کریبؓ﴾	۷۲	(۱۲۳) ﴿مسروق بن الابدعؓ﴾
۷۹	(۱۳۶) ﴿معاویہ بن ہشامؓ﴾	۷۲	(۱۲۴) ﴿یحییٰ بن سعیدؓ﴾
۷۹	(۱۳۷) ﴿شیبانؓ﴾	۷۳	(۱۲۵) ﴿حشام بن حسانؓ﴾
۷۹	(۱۳۸) ﴿عکرمہؓ﴾	۷۳	(۱۲۶) ﴿حسن بصریؓ﴾
۸۰	(۱۳۹) ﴿محمد بن بشرؓ﴾	۷۴	(۱۲۷) ﴿عبداللہ بن مغفلؓ﴾
۸۰	(۱۵۰) ﴿علی بن صالحؓ﴾	۷۴	(۱۲۸) ﴿حسن بن عرفہؓ﴾
۸۰	(۱۵۱) ﴿ابو جحیفہؓ﴾	۷۴	(۱۲۹) ﴿عبدالسلام بن حربؓ﴾
۸۰	(۱۵۲) ﴿شعیب بن صفوانؓ﴾	۷۴	(۱۳۰) ﴿یزید بن ابی خالدؓ﴾
۸۰	(۱۵۳) ﴿عبدالملک بن عمیرؓ﴾	۷۵	(۱۳۱) ﴿ابوالعلاء الودیؓ﴾
۸۱	(۱۵۴) ﴿ایاد بن لقیطؓ﴾	۷۵	(۱۳۲) ﴿حمید بن عبدالرحمنؓ﴾
۸۱	(۱۵۵) ﴿بورمٹہؓ﴾	۷۵	(۱۳۳) ﴿ابوداؤد الطیالسیؓ﴾
۸۱	(۱۵۶) ﴿سرتج بن النعمانؓ﴾	۷۵	(۱۳۴) ﴿ہامؓ﴾
۸۱	(۱۵۷) ﴿حماد بن سلمہؓ﴾	۷۶	(۱۳۵) ﴿الحق بن منصورؓ﴾
۸۲	(۱۵۸) ﴿ہشیمؓ﴾	۷۶	(۱۳۶) ﴿یحییٰ بن موسیٰؓ﴾
۸۲	(۱۵۹) ﴿عثمان بن مویہؓ﴾	۷۶	(۱۳۷) ﴿عبدالرزاقؓ﴾
۸۲	(۱۶۰) ﴿ابوعوانہؓ﴾	۷۷	(۱۳۸) ﴿محمد بن عمرؓ﴾
۸۲	(۱۶۱) ﴿ام المؤمنین ام سلمہؓ﴾	۷۷	(۱۳۹) ﴿یحییٰ بن آدمؓ﴾
۸۳	(۱۶۲) ﴿ابراہیم بن ہارونؓ﴾	۷۷	(۱۴۰) ﴿شریکؓ﴾
۸۳	(۱۶۳) ﴿النضر بن زرارہؓ﴾	۷۷	(۱۴۱) ﴿عبید اللہ بن عمرؓ﴾

صفحه نمبر	راویان حدیث	صفحه نمبر	راویان حدیث
۹۰	﴿الفضل بن موسیٰ﴾ (۱۸۶)	۸۳	﴿ابو جناب﴾ (۱۶۳)
۹۰	﴿ابو تمیلة﴾ (۱۸۷)	۸۳	﴿الجهنمی﴾ (۱۶۵)
۹۱	﴿زید بن حباب﴾ (۱۸۸)	۸۴	﴿بشیر ابن الخصاصیہ﴾ (۱۶۶)
۹۱	﴿عبد المؤمن ابن خالد﴾ (۱۸۹)	۸۴	﴿عبد اللہ بن عبد الرحمن﴾ (۱۶۷)
۹۱	﴿زیاد بن ایوب البغدادی﴾ (۱۹۰)	۸۴	﴿عمرو ابن عاصم﴾ (۱۶۸)
۹۲	﴿امہ﴾ (۱۹۱)	۸۴	﴿عبد اللہ بن محمد بن عقیل﴾ (۱۶۹)
۹۲	﴿عبد اللہ بن محمد بن الحجاج﴾ (۱۹۲)	۸۵	﴿محمد بن حمید الرازی﴾ (۱۷۰)
۹۲	﴿معاذ بن هشام﴾ (۱۹۳)	۸۵	﴿عباد بن منصور﴾ (۱۷۱)
۹۲	﴿ابی﴾ (۱۹۴)	۸۵	﴿عبد اللہ بن صباح الهاشمی﴾ (۱۷۲)
۹۳	﴿بدیل﴾ (۱۹۵)	۸۶	﴿عبید اللہ بن موسیٰ﴾ (۱۷۳)
۹۳	﴿شہر بن حوشب﴾ (۱۹۶)	۸۶	﴿اسرائیل﴾ (۱۷۴)
۹۳	﴿حضرت اسماء﴾ (۱۹۷)	۸۶	﴿محمد بن یزید﴾ (۱۷۵)
۹۴	﴿عروہ بن عبد اللہ بن قثیر﴾ (۱۹۸)	۸۶	﴿محمد بن اسحاق﴾ (۱۷۶)
۹۴	﴿معاویہ بن قرۃ﴾ (۱۹۹)	۸۷	﴿محمد بن المنکدر﴾ (۱۷۷)
۹۴	﴿ابیہ﴾ (۲۰۰)	۸۷	﴿حضرت جابر﴾ (۱۷۸)
۹۴	﴿عبد بن حمید﴾ (۲۰۱)	۸۷	﴿بشر بن الفضل﴾ (۱۷۹)
۹۵	﴿محمد بن الفضل﴾ (۲۰۲)	۸۸	﴿عبد اللہ بن عثمان﴾ (۱۸۰)
۹۵	﴿حبیب بن اشہد﴾ (۲۰۳)	۸۸	﴿سعید بن جبیر﴾ (۱۸۱)
۹۵	﴿سعید بن ایاس البحریری﴾ (۲۰۴)	۸۹	﴿ابراہیم بن الستر﴾ (۱۸۲)
۹۵	﴿ہشام بن یونس﴾ (۲۰۵)	۸۹	﴿عثمان بن عبد الملک﴾ (۱۸۳)
۹۶	﴿القاسم بن مالک المزنی﴾ (۲۰۶)	۸۹	﴿سالم﴾ (۱۸۴)
۹۶	﴿عون بن ابی حنیفہ﴾ (۲۰۷)	۹۰	﴿ابن عمر﴾ (۱۸۵)

صفحہ نمبر	راویان حدیث	صفحہ نمبر	راویان حدیث
۱۰۳	(۲۳۰) ﴿الحسن بن عیاش﴾	۹۶	(۲۰۸) ﴿علی بن خشرم﴾
۱۰۴	(۲۳۱) ﴿خالد الخذاء﴾	۹۶	(۲۰۹) ﴿عبد اللہ بن ایاذ﴾
۱۰۴	(۲۳۲) ﴿یعقوب بن ابراہیم﴾	۹۷	(۲۱۰) ﴿عفان بن مسلم﴾
۱۰۴	(۲۳۳) ﴿ابو احمد الزبیری﴾	۹۷	(۲۱۱) ﴿عبد اللہ بن حسان العمری﴾
۱۰۵	(۲۳۴) ﴿عیسیٰ بن طہمان﴾	۹۷	(۲۱۲) ﴿دحیہ﴾
۱۰۵	(۲۳۵) ﴿سعید بن ابی سعید المقبری﴾	۹۷	(۲۱۳) ﴿علیہ﴾
۱۰۵	(۲۳۶) ﴿عبید بن جریج﴾	۹۸	(۲۱۴) ﴿قبیلہ بنت خرمہ﴾
۱۰۶	(۲۳۷) ﴿ابن ابی ذئب﴾	۹۸	(۲۱۵) ﴿حبیب بن ابی ثابت﴾
۱۰۶	(۲۳۸) ﴿صالح﴾	۹۹	(۲۱۶) ﴿سمرة بن جندب﴾
۱۰۶	(۲۳۹) ﴿اسدی﴾	۹۹	(۲۱۷) ﴿یحییٰ بن زکریا﴾
۱۰۷	(۲۴۰) ﴿من سع﴾	۱۰۰	(۲۱۸) ﴿ابی﴾
۱۰۷	(۲۴۱) ﴿عمر بن حریش﴾	۱۰۰	(۲۱۹) ﴿مصعب بن شیبہ﴾
۱۰۷	(۲۴۲) ﴿الاعرج﴾	۱۰۰	(۲۲۰) ﴿صفیہ﴾
۱۰۷	(۲۴۳) ﴿محمد بن مرزوق ابو عبد اللہ﴾	۱۰۰	(۲۲۱) ﴿الشعمی﴾
۱۰۸	(۲۴۴) ﴿عبد الرحمن بن قیس ابو معاویہ﴾	۱۰۱	(۲۲۲) ﴿عروہ﴾
۱۰۸	(۲۴۵) ﴿عبد اللہ بن وہب﴾	۱۰۱	(۲۲۳) ﴿ابیہ﴾
۱۰۸	(۲۴۶) ﴿ابو عوانہ﴾	۱۰۱	(۲۲۴) ﴿ایوب السخیتی﴾
۱۰۸	(۲۴۷) ﴿ابو بشر﴾	۱۰۲	(۲۲۵) ﴿محمد بن سیرین﴾
۱۰۹	(۲۴۸) ﴿حفص بن عمر بن عبید الطنافسی﴾	۱۰۲	(۲۲۶) ﴿جعفر بن سلیمان الفصیحی﴾
۱۰۹	(۲۴۹) ﴿محمد بن عبد اللہ الانصاری﴾	۱۰۲	(۲۲۷) ﴿مالک بن دینار﴾
۱۰۹	(۲۵۰) ﴿ابی یعنی عبد اللہ بن المشی﴾	۱۰۳	(۲۲۸) ﴿دھم بن صالح﴾
۱۰۹	(۲۵۱) ﴿ثمامہ﴾	۱۰۳	(۲۲۹) ﴿حجیر بن عبد اللہ﴾

صفحہ نمبر	راویان حدیث	صفحہ نمبر	راویان حدیث
۱۱۴	(۲۷۴) ﴿ایوب بن موسیٰ﴾	۱۱۰	(۲۵۲) ﴿نصر بن علی الجعفی﴾
۱۱۴	(۲۷۵) ﴿محمد بن عیسیٰ﴾	۱۱۰	(۲۵۳) ﴿نوح بن قیس﴾
۱۱۵	(۲۷۶) ﴿عباد بن العوام﴾	۱۱۰	(۲۵۴) ﴿خالد بن قیس﴾
۱۱۵	(۲۷۷) ﴿سعید بن عروبہ﴾	۱۱۱	(۲۵۵) ﴿سعید بن عامر﴾
۱۱۵	(۲۷۸) ﴿محمد بن عبید الحارثی﴾	۱۱۱	(۲۵۶) ﴿حجاج بن منہال﴾
۱۱۵	(۲۷۹) ﴿عبد العزیز بن ابی حازم﴾	۱۱۱	(۲۵۷) ﴿ابن جریج﴾
۱۱۵	(۲۸۰) ﴿سعید بن ابی الحسن﴾	۱۱۲	(۲۵۸) ﴿عبداللہ بن نمیر﴾
۱۱۶	(۲۸۱) ﴿ابو جعفر محمد بن صدران البصری﴾	۱۱۲	(۲۵۹) ﴿محمد بن سہل البغدادی﴾
۱۱۶	(۲۸۲) ﴿طالب بن حمیر﴾	۱۱۲	(۲۶۰) ﴿یحییٰ ابن حسان﴾
۱۱۶	(۲۸۳) ﴿ہود بن عبداللہ﴾	۱۱۲	(۲۶۱) ﴿سلیمان بن بلال﴾
۱۱۶	(۲۸۴) ﴿جدہ﴾	۱۱۲	(۲۶۲) ﴿شریک بن عبداللہ﴾
۱۱۶	(۲۸۵) ﴿محمد بن شجاع البغدادی﴾	۱۱۲	(۲۶۳) ﴿ابراہیم بن عبداللہ﴾
۱۱۷	(۲۸۶) ﴿ابو عبیدہ الحدادی﴾	۱۱۲	(۲۶۴) ﴿عن ابیہ﴾
۱۱۷	(۲۸۷) ﴿عثمان بن سعد﴾	۱۱۳	(۲۶۵) ﴿احمد بن صالح﴾
۱۱۷	(۲۸۸) ﴿ابو سعید عبداللہ بن سعید الاربعی﴾	۱۱۳	(۲۶۶) ﴿ابو رافع﴾
۱۱۷	(۲۸۹) ﴿یونس بن کثیر﴾	۱۱۳	(۲۶۷) ﴿ابراہیم بن الفضل﴾
۱۱۸	(۲۹۰) ﴿یحییٰ بن عباد﴾	۱۱۳	(۲۶۸) ﴿ابو الخطاب﴾
۱۱۸	(۲۹۱) ﴿ابیہ﴾	۱۱۳	(۲۶۹) ﴿عبداللہ بن میمون﴾
۱۱۸	(۲۹۲) ﴿جدہ عبداللہ بن الزبیر﴾	۱۱۳	(۲۷۰) ﴿جعفر بن محمد﴾
۱۱۹	(۲۹۳) ﴿الزبیر بن العوام﴾	۱۱۴	(۲۷۱) ﴿عن ابیہ﴾
۱۱۹	(۲۹۴) ﴿یزید بن حصیفہ﴾	۱۱۴	(۲۷۲) ﴿الصلت بن عبداللہ﴾
۱۱۹	(۲۹۵) ﴿مساور الوراق﴾	۱۱۴	(۲۷۳) ﴿ابن ابی عمر﴾

صفحہ نمبر	راویان حدیث	صفحہ نمبر	راویان حدیث
۱۲۶	(۳۱۸) ﴿عباس بن محمد الدوری﴾	۱۲۰	(۲۹۶) ﴿جعفر بن عمرو﴾
۱۲۶	(۳۱۹) ﴿عبدالرحمن بن ابی بکر﴾	۱۲۰	(۲۹۷) ﴿ہارون ابن اسحاق احمدانی﴾
۱۲۶	(۳۲۰) ﴿ابیہ﴾	۱۲۰	(۲۹۸) ﴿یحییٰ بن محمد المدنی﴾
۱۲۶	(۳۲۱) ﴿علی بن الاقمر﴾	۱۲۰	(۲۹۹) ﴿عبدالعزیز بن محمد﴾
۱۲۶	(۳۲۲) ﴿محمد بن المبارک﴾	۱۲۱	(۳۰۰) ﴿عبید اللہ بن عمر﴾
۱۲۷	(۳۲۳) ﴿عطاء بن مسلم﴾	۱۲۱	(۳۰۱) ﴿ابوسلیمان عبدالرحمن بن الغیل﴾
۱۲۷	(۳۲۴) ﴿جعفر بن برقان﴾	۱۲۱	(۳۰۲) ﴿حمید بن حلال﴾
۱۲۷	(۳۲۵) ﴿عطاء بن ابی رباح﴾	۱۲۲	(۳۰۳) ﴿ابو بردہ﴾
۱۲۷	(۳۲۶) ﴿فضل بن عباس﴾	۱۲۲	(۳۰۴) ﴿ابیہ﴾
۱۲۸	(۳۲۷) ﴿سعد بن ابراہیم﴾	۱۲۲	(۳۰۵) ﴿موسیٰ بن عبیدہ﴾
۱۲۸	(۳۲۸) ﴿ابن کعب بن مالک﴾	۱۲۳	(۳۰۶) ﴿ایاس بن سلمہ﴾
۱۲۸	(۳۲۹) ﴿عن ابیہ﴾	۱۲۳	(۳۰۷) ﴿سلم بن نذیر﴾
۱۲۹	(۳۳۰) ﴿الحسن بن علی الخلال﴾	۱۲۳	(۳۰۸) ﴿حذیفہ بن الیمان﴾
۱۲۹	(۳۳۱) ﴿حسین بن علی بن زید الصلتی﴾	۱۲۳	(۳۰۹) ﴿ابن لہیعہ﴾
۱۲۹	(۳۳۲) ﴿یعقوب بن اسحاق الحضرمی﴾	۱۲۴	(۳۱۰) ﴿ابویوس﴾
۱۲۹	(۳۳۳) ﴿عبدالرحمن بن یزید﴾	۱۲۴	(۳۱۱) ﴿سعید بن عبدالرحمن المخزومی﴾
۱۲۹	(۳۳۴) ﴿اسود بن یزید﴾	۱۲۴	(۳۱۲) ﴿عباد بن تمیم﴾
۱۳۰	(۳۳۵) ﴿یحییٰ بن ابی بکر﴾	۱۲۵	(۳۱۳) ﴿عمہ﴾
۱۳۰	(۳۳۶) ﴿حریر بن عثمان﴾	۱۲۵	(۳۱۴) ﴿سلمہ بن شبيب﴾
۱۳۰	(۳۳۷) ﴿سليم بن عامر﴾	۱۲۵	(۳۱۵) ﴿عبداللہ بن ابراہیم المثنی﴾
۱۳۱	(۳۳۸) ﴿ابو امامۃ الباہلی﴾	۱۲۵	(۳۱۶) ﴿اسحاق بن محمد الانصاری﴾
۱۳۱	(۳۳۹) ﴿عبداللہ بن معاویۃ الجمحی﴾	۱۲۵	(۳۱۷) ﴿ربیع بن عبدالرحمن﴾

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۳۷	﴿الحسن بن محمد الزعفرانی﴾ (۳۶۲)	۱۳۱	﴿ہلال بن خباب﴾ (۳۴۰)
۱۳۷	﴿حجاج بن محمد﴾ (۳۶۳)	۱۳۱	﴿عبد اللہ بن عبد المجید الحنفی﴾ (۳۴۱)
۱۳۸	﴿ابن جریج﴾ (۳۶۴)	۱۳۱	﴿عبدالرحمن بن عبد اللہ بن دینار﴾ (۳۴۲)
۱۳۸	﴿محمد بن یوسف﴾ (۳۶۵)	۱۳۲	﴿ابو حازم﴾ (۳۴۳)
۱۳۸	﴿عطاء بن یسار﴾ (۳۶۶)	۱۳۲	﴿سهل ابن سعد﴾ (۳۴۴)
۱۳۸	﴿مسعر﴾ (۳۶۷)	۱۳۲	﴿عباد بن عباد المہلبی﴾ (۳۴۵)
۱۳۹	﴿ابو صخرہ﴾ (۳۶۸)	۱۳۲	﴿المجالد﴾ (۳۴۶)
۱۳۹	﴿المغیرہ بن عبد اللہ﴾ (۳۶۹)	۱۳۳	﴿الشعبی﴾ (۳۴۷)
۱۳۹	﴿واصل بن عبدالاعلی﴾ (۳۷۰)	۱۳۳	﴿عبد اللہ بن عمرو ابو معمر﴾ (۳۴۸)
۱۳۹	﴿محمد بن فضیل﴾ (۳۷۱)	۱۳۳	﴿عبدالوارث﴾ (۳۴۹)
۱۴۰	﴿ابو حیان التیمی﴾ (۳۷۲)	۱۳۴	﴿ابو قلابہ﴾ (۳۵۰)
۱۴۰	﴿ابوزرعہ﴾ (۳۷۳)	۱۳۴	﴿زہد﴾ (۳۵۱)
۱۴۰	﴿زہیر﴾ (۳۷۴)	۱۳۴	﴿سفینہ﴾ (۳۵۲)
۱۴۰	﴿سعید بن عیاض﴾ (۳۷۵)	۱۳۵	﴿القاسم التیمی﴾ (۳۵۳)
۱۴۱	﴿عبد اللہ بن مسعود﴾ (۳۷۶)	۱۳۵	﴿عبد اللہ بن عیسی﴾ (۳۵۴)
۱۴۱	﴿مسلم بن ابراہیم﴾ (۳۷۷)	۱۳۵	﴿عطاء الساحلی﴾ (۳۵۵)
۱۴۱	﴿ابان یزید﴾ (۳۷۸)	۱۳۵	﴿ابی اسید الانصاری﴾ (۳۵۶)
۱۴۲	﴿ابو عبید﴾ (۳۷۹)	۱۳۶	﴿حفص بن غیاث﴾ (۳۵۷)
۱۴۲	﴿فلیح بن سلیمان﴾ (۳۸۰)	۱۳۶	﴿اسماعیل بن خالد﴾ (۳۵۸)
۱۴۲	﴿عبدالوہاب بن یحیی بن عباد﴾ (۳۸۱)	۱۳۶	﴿حکیم بن جابر﴾ (۳۵۹)
۱۴۲	﴿شیخا من فہم﴾ (۳۸۲)	۱۳۶	﴿احمد بن ابراہیم الدورقی﴾ (۳۶۰)
۱۴۳	﴿ابو بکر بن عیاش﴾ (۳۸۳)	۱۳۷	﴿ابو اسامہ حماد بن اسامہ﴾ (۳۶۱)

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۳۸	﴿بشر بن السری﴾ (۴۰۶)	۱۳۳	﴿ثابت ابی حمزہ﴾ (۳۸۴)
۱۳۹	﴿طلحہ بن یحییٰ﴾ (۴۰۷)	۱۳۳	﴿ام ہانی﴾ (۳۸۵)
۱۳۹	﴿عائشہ بنت طلحہ﴾ (۴۰۸)	۱۳۳	﴿عمرو بن مرہ﴾ (۳۸۶)
۱۳۹	﴿عمر بن حفص بن غیاث﴾ (۴۰۹)	۱۳۳	﴿عبداللہ بن عبدالرحمن﴾ (۳۸۷)
۱۳۹	﴿محمد ابن ابی یحییٰ الاسلمی﴾ (۴۱۰)	۱۳۳	﴿عبدالعزیز بن محمد﴾ (۳۸۸)
۱۵۰	﴿یزید بن امیہ الاعور﴾ (۴۱۱)	۱۳۳	﴿سہیل بن ابی صالح﴾ (۳۸۹)
۱۵۰	﴿یوسف بن عبداللہ بن سلام﴾ (۴۱۲)	۱۳۳	﴿ابیہ﴾ (۳۹۰)
۱۵۰	﴿سعید بن سلیمان﴾ (۴۱۳)	۱۳۵	﴿وائل بن داؤد﴾ (۳۹۱)
۱۵۰	﴿عمرو بن دینار﴾ (۴۱۴)	۱۳۵	﴿بکر بن وائل بن داؤد التیمی﴾ (۳۹۲)
۱۵۱	﴿سعید بن الحویرث﴾ (۴۱۵)	۱۳۵	﴿صفیہ﴾ (۳۹۳)
۱۵۱	﴿قیس بن الربیع﴾ (۴۱۶)	۱۳۶	﴿الحسین بن محمد البصری﴾ (۳۹۴)
۱۵۱	﴿عبدالکریم بن محمد الجرجانی﴾ (۴۱۷)	۱۳۶	﴿الفضیل بن سلیمان﴾ (۳۹۵)
۱۵۱	﴿ابو ہاشم﴾ (۴۱۸)	۱۳۶	﴿ہاشم مولیٰ عید اللہ بن علی﴾ (۳۹۶)
۱۵۲	﴿زاذان﴾ (۴۱۹)	۱۳۶	﴿مولیٰ رسول ﷺ﴾ (۳۹۷)
۱۵۲	﴿یزید بن ابی حبیب﴾ (۴۲۰)	۱۳۷	﴿سلمی﴾ (۳۹۸)
۱۵۲	﴿راشد بن جندل الیافعی﴾ (۴۲۱)	۱۳۷	﴿الا سود بن قیس﴾ (۳۹۹)
۱۵۲	﴿حبیب بن اوس﴾ (۴۲۲)	۱۳۷	﴿نبیح العنزی﴾ (۴۰۰)
۱۵۳	﴿ابو ایوب الانصاری﴾ (۴۲۳)	۱۳۷	﴿عبداللہ بن محمد بن عقیل﴾ (۴۰۱)
۱۵۳	﴿ہشام الدستوائی﴾ (۴۲۴)	۱۳۸	﴿یونس بن محمد﴾ (۴۰۲)
۱۵۳	﴿عبداللہ بن عید بن عمیر﴾ (۴۲۵)	۱۳۸	﴿عثمان بن عبدالرحمن﴾ (۴۰۳)
۱۵۳	﴿ام کلثوم﴾ (۴۲۶)	۱۳۸	﴿یعقوب بن ابی یعقوب﴾ (۴۰۴)
۱۵۳	﴿عبد الا علی﴾ (۴۲۷)	۱۳۸	﴿ام المنذر﴾ (۴۰۵)

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۶۰	(۳۵۰) ﴿ابیہ﴾	۱۵۴	(۳۲۸) ﴿عمر بن ابی سلمہ﴾
۱۶۰	(۳۵۱) ﴿عن جدہ﴾	۱۵۴	(۳۲۹) ﴿اسماعیل بن رباح﴾
۱۶۰	(۳۵۲) ﴿محمد بن طریف الکوفی﴾	۱۵۴	(۳۳۰) ﴿ریاح عبیدہ﴾
۱۶۰	(۳۵۳) ﴿الاعمش﴾	۱۵۵	(۳۳۱) ﴿ثور بن یزید﴾
۱۶۱	(۳۵۴) ﴿عبدالملک بن میسرہ﴾	۱۵۵	(۳۳۲) ﴿خالد بن معدان﴾
۱۶۱	(۳۵۵) ﴿النزال بن سبرہ﴾	۱۵۵	(۳۳۳) ﴿ابو بکر محمد بن ابان﴾
۱۶۱	(۳۵۶) ﴿یوسف بن حماد﴾	۱۵۶	(۳۳۴) ﴿ابو اسامہ﴾
۱۶۱	(۳۵۷) ﴿عبدالوارث بن سعید﴾	۱۵۶	(۳۳۵) ﴿زکریا بن ابی زائدہ﴾
۱۶۲	(۳۵۸) ﴿ابی عاصم﴾	۱۵۶	(۳۳۶) ﴿سعید بن ابی بردہ﴾
۱۶۲	(۳۵۹) ﴿رشدین بن کریب﴾	۱۵۶	(۳۳۷) ﴿الحسین بن الاسود البغدادی﴾
۱۶۲	(۳۶۰) ﴿عن ابیہ﴾	۱۵۷	(۳۳۸) ﴿عمرو بن محمد﴾
۱۶۲	(۳۶۱) ﴿یزید بن یزید﴾	۱۵۷	(۳۳۹) ﴿اسماعیل بن موسیٰ الغزالی﴾
۱۶۲	(۳۶۲) ﴿کبشہ﴾	۱۵۷	(۳۴۰) ﴿محمد بن عبدالعزیز﴾
۱۶۳	(۳۶۳) ﴿عبدالکریم الجزری﴾	۱۵۷	(۳۴۱) ﴿عبداللہ بن یزید بن الصلت﴾
۱۶۳	(۳۶۴) ﴿احمد بن نصر النسابوری﴾	۱۵۸	(۳۴۲) ﴿یزید بن رومان﴾
۱۶۳	(۳۶۵) ﴿اسحق بن محمد﴾	۱۵۸	(۳۴۳) ﴿ابراہیم بن المختار﴾
۱۶۳	(۳۶۶) ﴿عبیدہ بنت نائل﴾	۱۵۸	(۳۴۴) ﴿ابوعیقن محمد بن عمار بن بسر﴾
۱۶۳	(۳۶۷) ﴿عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص﴾	۱۵۸	(۳۴۵) ﴿الربیع بنت معوذ الانصاریہ﴾
۱۶۳	(۳۶۸) ﴿ابیہا﴾	۱۵۹	(۳۴۶) ﴿علی بن زید﴾
۱۶۳	(۳۶۹) ﴿محمد بن رافع﴾	۱۵۹	(۳۴۷) ﴿عمر هو ابن ابی حرملة﴾
۱۶۳	(۳۷۰) ﴿شیان﴾	۱۵۹	(۳۴۸) ﴿الحسین المعلم﴾
۱۶۵	(۳۷۱) ﴿عبداللہ بن الحارث﴾	۱۵۹	(۳۴۹) ﴿عمرو بن شعیب﴾

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۶۹	﴿یحییٰ بن اسحاق السیلعانی﴾ (۳۹۴)	۱۶۵	﴿موسیٰ بن انس﴾ (۳۷۲)
۱۶۹	﴿المعروور بن سويد﴾ (۳۹۵)	۱۶۵	﴿ابن ابی فدیك﴾ (۳۷۳)
۱۶۹	﴿ابوذر﴾ (۳۹۶)	۱۶۵	﴿عبداللہ بن مسلم﴾ (۳۷۴)
۱۶۹	﴿ابراہیم﴾ (۳۹۷)	۱۶۵	﴿عن ابیہ﴾ (۳۷۵)
۱۶۹	﴿عبیدہ﴾ (۳۹۸)	۱۶۵	﴿ابوداؤد الحنفی﴾ (۳۷۶)
۱۷۰	﴿علی بن ربیعہ﴾ (۳۹۹)	۱۶۵	﴿عن رجل﴾ (۳۷۷)
۱۷۰	﴿عبداللہ بن عون﴾ (۵۰۰)	۱۶۶	﴿محمد بن خلیفہ﴾ (۳۷۸)
۱۷۰	﴿محمد بن محمد بن الاسود﴾ (۵۰۱)	۱۶۶	﴿حجاج الصواف﴾ (۳۷۹)
۱۷۰	﴿عامر بن سعد﴾ (۵۰۲)	۱۶۶	﴿حنان﴾ (۳۸۰)
۱۷۱	﴿ابو التیاح﴾ (۵۰۳)	۱۶۶	﴿ابو عثمان التھدی﴾ (۳۸۱)
۱۷۱	﴿علی بن الحسن بن شقیق﴾ (۵۰۴)	۱۶۶	﴿عمر بن اسماعیل الہمدانی﴾ (۳۸۲)
۱۷۱	﴿خالد بن عبداللہ﴾ (۵۰۵)	۱۶۶	﴿ابی اسمعیل الہمدانی ابو عمر الکوفی﴾ (۳۸۳)
۱۷۱	﴿المبارک بن فضالہ﴾ (۵۰۶)	۱۶۷	﴿بیان﴾ (۳۸۴)
۱۷۲	﴿الحسن﴾ (۵۰۷)	۱۶۷	﴿قیس بن ابی حازم﴾ (۳۸۵)
۱۷۲	﴿المقدام بن شریح﴾ (۵۰۸)	۱۶۷	﴿جریر بن عبداللہ﴾ (۳۸۶)
۱۷۲	﴿عن ابیہ﴾ (۵۰۹)	۱۶۷	﴿حمید بن مسعدہ﴾ (۳۸۷)
۱۷۲	﴿ابن رواحہ﴾ (۵۱۰)	۱۶۷	﴿أسامة بن زید﴾ (۳۸۸)
۱۷۳	﴿جندب بن سفیان﴾ (۵۱۱)	۱۶۷	﴿ابو قتیبہ سلم بن قتیبہ﴾ (۳۸۹)
۱۷۳	﴿یحییٰ بن سعید﴾ (۵۱۲)	۱۶۷	﴿الحجاج﴾ (۳۹۰)
۱۷۳	﴿حسن بن صباح البزار﴾ (۵۱۳)	۱۶۸	﴿عبید اللہ بن المغیرہ﴾ (۳۹۱)
۱۷۴	﴿ابو النصر﴾ (۵۱۴)	۱۶۸	﴿عبد اللہ بن الحارث﴾ (۳۹۲)
۱۷۴	﴿ابو عقیل الثقفی عبد اللہ بن عقیل﴾ (۵۱۵)	۱۶۸	﴿احمد بن خالد بن الخلال﴾ (۳۹۳)

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۸۰	(۵۳۸) ﴿ابو المتوکل﴾	۱۷۴	(۵۱۶) ﴿اخیه عبد اللہ﴾
۱۸۰	(۵۳۹) ﴿ابی وائل﴾	۱۷۴	(۵۱۷) ﴿عبد اللہ بن یزید﴾
۱۸۰	(۵۴۰) ﴿عبد اللہ بن شقیق﴾	۱۷۵	(۵۱۸) ﴿ربیع بن حراش﴾
۱۸۱	(۵۴۱) ﴿المطلب بن ابی وداعہ﴾	۱۷۵	(۵۱۹) ﴿المفضل بن فضالہ﴾
۱۸۱	(۵۴۲) ﴿حفصہ بنت عمر بن الخطاب﴾	۱۷۵	(۵۲۰) ﴿عقیل﴾
۱۸۱	(۵۴۳) ﴿عثمان ابن ابی سلیمان﴾	۱۷۶	(۵۲۱) ﴿حسین بن محمد الجریوی﴾
۱۸۱	(۵۴۴) ﴿میمون بن مهران﴾	۱۷۶	(۵۲۲) ﴿سلیمان بن حرب﴾
۱۸۲	(۵۴۵) ﴿ابو سلمہ یحیٰ بن خلف﴾	۱۷۶	(۵۲۳) ﴿عبد اللہ بن ربیع﴾
۱۸۲	(۵۴۶) ﴿عاصم بن ضمرہ﴾	۱۷۶	(۵۲۴) ﴿بشر بن معاذ﴾
۱۸۲	(۵۴۷) ﴿یزید الرشک﴾	۱۷۷	(۵۲۵) ﴿ابو عوانہ﴾
۱۸۳	(۵۴۸) ﴿معاذہ﴾	۱۷۷	(۵۲۶) ﴿زیاد بن علاقہ﴾
۱۸۳	(۵۴۹) ﴿حکیم بن معاویہ﴾	۱۷۷	(۵۲۷) ﴿عینی بن عثمان الرملی﴾
۱۸۳	(۵۵۰) ﴿زیاد بن عبید اللہ﴾	۱۷۷	(۵۲۸) ﴿ابو جمرہ﴾
۱۸۳	(۵۵۱) ﴿عبد الرحمن بن ابی لیلی﴾	۱۷۸	(۵۲۹) ﴿زرارہ بن ابی اوفی﴾
۱۸۳	(۵۵۲) ﴿امّ ہانی﴾	۱۷۸	(۵۳۰) ﴿سعد بن ہشام﴾
۱۸۵	(۵۵۳) ﴿محمد بن ربیعہ الکلابی﴾	۱۷۸	(۵۳۱) ﴿عبد اللہ بن ابی بکر﴾
۱۸۵	(۵۵۴) ﴿فضیل بن مرزوق﴾	۱۷۸	(۵۳۲) ﴿ابیہ﴾
۱۸۵	(۵۵۵) ﴿عطیہ﴾	۱۷۹	(۵۳۳) ﴿عبد اللہ بن قیس بن مخرمہ﴾
۱۸۵	(۵۵۶) ﴿عبیدہ و ابراہیم﴾	۱۷۹	(۵۳۴) ﴿زید بن الخالد الجہنی﴾
۱۸۶	(۵۵۷) ﴿سہم بن منجاب﴾	۱۷۹	(۵۳۵) ﴿ابو حمزہ﴾
۱۸۶	(۵۵۸) ﴿قرئع﴾	۱۷۹	(۵۳۶) ﴿ابوبکر محمد بن نافع البصری﴾
۱۸۶	(۵۵۹) ﴿قرعہ﴾	۱۸۰	(۵۳۷) ﴿عبد الصمد بن عبد الوارث﴾

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۹۱	﴿یحییٰ بن سعید الاموی﴾ (۵۸۲)	۱۸۶	﴿محمد بن مسلم﴾ (۵۶۰)
۱۹۱	﴿ابو العلاء العبدی﴾ (۵۸۳)	۱۸۶	﴿عبد الکریم الجزری﴾ (۵۶۱)
۱۹۲	﴿یحییٰ بن جعدہ﴾ (۵۸۴)	۱۸۷	﴿عبد اللہ بن السائب﴾ (۵۶۲)
۱۹۲	﴿نوح بن قیس الحدانی﴾ (۵۸۵)	۱۸۷	﴿عمر بن علی المقدمی﴾ (۵۶۳)
۱۹۲	﴿حسام بن مصک﴾ (۵۸۶)	۱۸۷	﴿عباس العنبری﴾ (۵۶۴)
۱۹۲	﴿مطرف﴾ (۵۸۷)	۱۸۷	﴿معاویہ بن صالح﴾ (۵۶۵)
۱۹۲	﴿ابیہ﴾ (۵۸۸)	۱۸۸	﴿العلاء بن الحارث﴾ (۵۶۶)
۱۹۳	﴿عطاف بن السائب الثقفی الکوفی﴾ (۵۸۹)	۱۸۸	﴿حرام بن معاویہ﴾ (۵۶۷)
۱۹۳	﴿ابیہ﴾ (۵۹۰)	۱۸۸	﴿عبد اللہ بن سعد﴾ (۵۶۸)
۱۹۳	﴿عاصم بن عبید اللہ﴾ (۵۹۱)	۱۸۸	﴿اسماعیل بن جعفر﴾ (۵۶۹)
۱۹۳	﴿قاسم بن محمد﴾ (۵۹۲)	۱۸۸	﴿منصور﴾ (۵۷۰)
۱۹۴	﴿حضرت عثمان بن مظعون﴾ (۵۹۳)	۱۸۹	﴿سالم بن ابی الجعد﴾ (۵۷۱)
۱۹۴	﴿ابو عامر﴾ (۵۹۴)	۱۸۹	﴿عبدہ﴾ (۵۷۲)
۱۹۴	﴿ہلال بن علی﴾ (۵۹۵)	۱۸۹	﴿محمد بن عمرو بن العطاف﴾ (۵۷۳)
۱۹۴	﴿علی بن مسہر﴾ (۵۹۶)	۱۸۹	﴿طلق بن غنام﴾ (۵۷۴)
۱۹۵	﴿سعید بن عبد الرحمن المحزومی﴾ (۵۹۷)	۱۸۹	﴿زر بن حبیش﴾ (۵۷۵)
۱۹۵	﴿عبید اللہ﴾ (۵۹۸)	۱۹۰	﴿عبد اللہ بن داؤد﴾ (۵۷۶)
۱۹۵	﴿سوید بن عبد العزیز﴾ (۵۹۹)	۱۹۰	﴿ربیعہ الجرشی﴾ (۵۷۷)
۱۹۵	﴿مسلم الاعور﴾ (۶۰۰)	۱۹۰	﴿عبد اللہ صالح﴾ (۵۷۸)
۱۹۶	﴿ابو داؤد الحفری﴾ (۶۰۱)	۱۹۱	﴿عمرو بن قیس﴾ (۵۷۹)
۱۹۶	﴿لربیع بن صبیح﴾ (۶۰۲)	۱۹۱	﴿عوف بن مالک الاشجعی﴾ (۵۸۰)
۱۹۶	﴿محمد بن عبد اللہ بن ربیع﴾ (۶۰۳)	۱۹۱	﴿یعلیٰ بن مملک﴾ (۵۸۱)

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۲۰۲	(۶۲۶) ﴿ابن ابی لیلیٰ﴾	۱۹۶	(۶۰۴) ﴿یحییٰ بن ابی الہیثم﴾
۲۰۲	(۶۲۷) ﴿عبدالقدوس بن محمد﴾	۱۹۶	(۶۰۵) ﴿یوسف بن عبد اللہ بن سلام﴾
۲۰۲	(۶۲۸) ﴿آدم بن ابی یاس﴾	۱۹۷	(۶۰۶) ﴿عمرو﴾
۲۰۳	(۶۲۹) ﴿خالد بن عمیر﴾	۱۹۷	(۶۰۷) ﴿عبد اللہ بن یزید المقرئ﴾
۲۰۳	(۶۳۰) ﴿شوہب ابو الرقاد﴾	۱۹۷	(۶۰۸) ﴿لیث بن سعد﴾
۲۰۳	(۶۳۱) ﴿روح بن اسلم﴾	۱۹۸	(۶۰۹) ﴿خارجہ بن زید﴾
۲۰۳	(۶۳۲) ﴿مسلم بن جندب﴾	۱۹۸	(۶۱۰) ﴿زیاد بن ابی زیاد﴾
۲۰۴	(۶۳۳) ﴿روح بن عبادہ﴾	۱۹۸	(۶۱۱) ﴿محمد بن کعب القرظی﴾
۲۰۴	(۶۳۴) ﴿زکریا بن اسحق﴾	۱۹۸	(۶۱۲) ﴿عمرو بن العاص﴾
۲۰۴	(۶۳۵) ﴿عمرو بن دینار﴾	۱۹۹	(۶۱۳) ﴿سلم العلوی﴾
۲۰۴	(۶۳۶) ﴿عامر بن سعد﴾	۱۹۹	(۶۱۴) ﴿ابی عبد اللہ الجدلئی﴾
۲۰۵	(۶۳۷) ﴿جریر﴾	۱۹۹	(۶۱۵) ﴿فضیل بن عیاض﴾
۲۰۵	(۶۳۸) ﴿حسین بن مہدی﴾	۲۰۰	(۶۱۶) ﴿عبد اللہ بن عمران﴾
۲۰۵	(۶۳۹) ﴿یعقوب بن ابراہیم﴾	۲۰۰	(۶۱۷) ﴿ابراہیم بن سعد﴾
۲۰۵	(۶۴۰) ﴿اسماعیل بن علیہ﴾	۲۰۰	(۶۱۸) ﴿عبید اللہ﴾
۲۰۶	(۶۴۱) ﴿الحسن﴾	۲۰۰	(۶۱۹) ﴿ہارون بن موسیٰ﴾
۲۰۶	(۶۴۲) ﴿دغفل بن حنظلہ﴾	۲۰۰	(۶۲۰) ﴿ابی﴾
۲۰۶	(۶۴۳) ﴿حمید بن مسعدہ﴾	۲۰۱	(۶۲۱) ﴿ہشام بن سعد﴾
۲۰۶	(۶۴۴) ﴿سلیم بن اخضر﴾	۲۰۱	(۶۲۲) ﴿عبد اللہ بن ابی عتبہ﴾
۲۰۷	(۶۴۵) ﴿عبد اللہ ابن عون﴾	۲۰۱	(۶۲۳) ﴿موسیٰ بن عبد اللہ﴾
۲۰۷	(۶۴۶) ﴿ابراہیم﴾	۲۰۱	(۶۲۴) ﴿ورقاء بن عمر﴾
۲۰۷	(۶۴۷) ﴿ابن الہادی﴾	۲۰۱	(۶۲۵) ﴿ابی جمیلہ﴾

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۲۱۲	﴿عمرو بن الحارث﴾ (۶۶۸)	۲۰۷	﴿موسیٰ بن سرجس﴾ (۶۳۸)
۲۱۲	﴿یحییٰ بن کثیر العنبری﴾ (۶۶۹)	۲۰۷	﴿مبشر بن اسماعیل﴾ (۶۳۹)
۲۱۲	﴿ابی البختری﴾ (۶۷۰)	۲۰۸	﴿العلاء بن اللجلاج﴾ (۶۵۰)
۲۱۲	﴿حسن بن علی الخلال﴾ (۶۷۱)	۲۰۸	﴿عبد الرحمن ابن ابی بکر﴾ (۶۵۱)
۲۱۳	﴿بشر بن عمر﴾ (۶۷۲)	۲۰۸	﴿عباس العنبری﴾ (۶۵۲)
۲۱۳	﴿مالک بن اوس بن الحدثان﴾ (۶۷۳)	۲۰۸	﴿سوار بن عبد اللہ﴾ (۶۵۳)
۲۱۳	﴿عاصم بن بھدلہ﴾ (۶۷۴)	۲۰۸	﴿موسیٰ بن ابی عائشہ الحملانی﴾ (۶۵۴)
۲۱۳	﴿ابی حصین﴾ (۶۷۵)	۲۰۹	﴿مرحوم بن عبد العزیز العطار﴾ (۶۵۵)
۲۱۴	﴿خلف بن خلیفہ﴾ (۶۷۶)	۲۰۹	﴿یزید بن بابنوس﴾ (۶۵۶)
۲۱۴	﴿ابی مالک الاشجعی﴾ (۶۷۷)	۲۰۹	﴿محمد بن حاتم﴾ (۶۵۷)
۲۱۴	﴿ابیہ طارق بن اشیم﴾ (۶۷۸)	۲۰۹	﴿عامر بن صالح﴾ (۶۵۸)
۲۱۴	﴿عبد الواحد بن زیاد﴾ (۶۷۹)	۲۰۹	﴿سلمہ بن نییط﴾ (۶۵۹)
۲۱۵	﴿عاصم بن کلیب﴾ (۶۸۰)	۲۱۰	﴿نعیم بن ابی ہند﴾ (۶۶۰)
۲۱۵	﴿ابن ابی عدی﴾ (۶۸۱)	۲۱۰	﴿نییط بن شریط﴾ (۶۶۱)
۲۱۵	﴿عوف بن ابی جمیلہ﴾ (۶۸۲)	۲۱۰	﴿سالم بن عبید﴾ (۶۶۲)
۲۱۵	﴿یزید الفارسی﴾ (۶۸۳)	۲۱۱	﴿عبد اللہ بن الربیر﴾ (۶۶۳)
۲۱۶	﴿ابن اخی ابن شہاب الزہری﴾ (۶۸۴)	۲۱۱	﴿ابو الخطاب زیاد بن یحییٰ﴾ (۶۶۴)
۲۱۶	﴿معلیٰ بن اسد﴾ (۶۸۵)	۲۱۱	﴿عبد ربہ بن باریق الحنفی﴾ (۶۶۵)
۲۱۶	﴿عبد العزیز بن المختار﴾ (۶۸۶)	۲۱۱	﴿جدی ابا امی سماک بن الولید﴾ (۶۶۶)
=====		۲۱۱	﴿حسین بن محمد﴾ (۶۶۷)



علم اسماء رجال اور سند کا اہتمام

رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث صحابہ کرامؓ سے ہو کر چند راویوں کے واسطے سے بتدریج کسی شیخ پر منتہی ہوتی ہے، اس سلسلہ روایت کو اس حدیث کی سند کہتے ہیں۔ کسی شیخ سے یہاں مراد وہ شیوخ حدیث ہیں جو سلسلہ سند میں سبب میل کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں اور جن کے ہاتھوں امت مسلمہ میں احادیث رسول کے مجموعوں کی جمع و تدوین کا عظیم کارنامہ صدرِ اول میں انجام پا چکا ہے۔ جیسے امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام مسلم (رحمہم اللہ) وغیرہ کتب حدیث کی تدوین کے بعد روایت حدیث کی سند کے لئے ان اکابر کو شیخ ماننا حدیث کے طالب علموں کے لئے ناگزیر ہے۔

سلسلہ روایت میں صحابہ کرامؓ کی جو حیثیت اور مرتبہ و مقام مسلم ہے۔ صحابہؓ بہر حال اس امت کے گل سرسبد ہیں۔ ان کے متعلق یہ طے ہے کہ وہ جرح و تنقید سے قطعی بالاتر ہیں اور محدثین کا یہ اصول کہ ”الصحابۃ کلہم عدول“ (تمام صحابہؓ جرح و تعدیل سے بالاتر ہے) ان کے بارے میں بالکل ٹھیک ہے اس لئے کہ صحابہؓ کا یہ منصب جو بیان ہوا ہے کہ :

عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ، اصحابي كالنجوم فباہم

اقتلیم اہتلیتم (مشکوۃ المصابیح ، باب مناقب الصحابة)

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے صحابی ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کسی کی بھی پیروی کرو گے راہِ یاب ہو گے۔

اس کا یہ تقاضا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ان کی منسوب کردہ حدیث کے بارے میں یہ رائے رکھیں کہ وہ پوری امانت و دیانت کے ساتھ روایت کی گئی ہے اور اس کے بارے میں بلاوجہ کسی شبہ میں نہ پڑیں جہاں تک سلسلہ روایت کے باقی راویوں کا تعلق ہے وہ سب کے سب تنقید کی زد میں آتے

ہیں۔ ان سب کی امانت و دیانت، علمی مرتبہ، حافظہ، دین پر عمل ہر چیز کو پرکھا جاتا ہے اور ائمہ فن کی ان کے بارے میں آراء کو جمع کیا جاتا ہے اس اہتمام کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ روایت حدیث میں کوئی خرابی راہ نہ پائے۔ اسی اہم ضرورت نے فن اسماء الرجال کی راہ ہموار کی۔

علم حدیث کی حفاظت کے لئے سند کا باقاعدہ اہتمام اور فن اسماء الرجال کی ایجاد مسلمانوں کا ایک کارنامہ ہے جس میں کوئی قوم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی جرح و تعدیل کا یہ فن مسلمانوں کا خاص فن ہے جن لوگوں نے نبی کریم ﷺ کے اقوال و احوال کی روایت، تحریر و تدوین کا کام سرانجام دیا ان راویان حدیث میں صحابہ کرامؓ تابعینؓ تبع تابعینؓ اور بعد کے تیسری صدی ہجری تک کے لوگ شامل ہیں۔ جن کی تعداد ایک محتاط اندازے کے مطابق لاکھوں تک پہنچتی ہے۔ صرف نبی ﷺ کے دیکھنے اور ملنے والوں میں سے کم و بیش بارہ ہزار اشخاص کے نام اور حالات ہمیں ملتے ہیں۔ ان تمام روایت حدیث کے حالات معلوم کرنے اور ان کے طبقات قائم کرنے میں ہزاروں اکابرین امت نے اپنی عمریں کھپا دیں وہ قریہ بہ قریہ پہنچے راویوں سے ملے، ان کے متعلق ہر قسم کی معلومات مہیا کیں اور جو لوگ خود ان کے عہد میں بقید حیات نہیں تھے ان کے ملنے والوں سے یا ان کے توسط سے ان سے اوپر کے لوگوں سے ان کے حالات دریافت کیے اور جس حد تک انسانی امکان میں ہو سکتا تھا ان حاصل شدہ معلومات کی چھان پھٹک کی۔ اس طرح سے وہ عظیم الشان اور فقید المثال فن معرض وجود میں آیا جسے فن اسماء الرجال کہا جاتا ہے اس کے تحت اصحاب روایت حدیث و آثار کے اسماء، القاب، سوانح، سیرت و امانت و دیانت کا حال قلم بند کیا گیا ائمہ محدثین کی ان کے بارے میں رائیں جمع کی گئیں۔ ان کی جرح و تعدیل کی گئی اور ان کے طبقات کی تعیین کی گئی گویا جس کسی نے رسول اللہ ﷺ کی نسبت کے ساتھ کوئی بات کہنے کی جرات کی اس کی ساری زندگی نہایت بے لاگ اور بے رحم نقادوں کا ہدف بن گئی۔ اور آخرت سے پہلے اس کو سارا حساب اسی دنیا میں دینا پڑ گیا۔

اس فن میں اگر کوئی قوم مسلمانوں کی حریف ہو سکتی تھی تو وہ اہل کتاب ہو سکتے تھے لیکن ان کا

حال یہ ہے کہ اس طرح کا انتظام اپنے نبیوں کے اقوال کی حفاظت کے لئے تو درکنار انہوں نے اپنے آسمانی صحیفوں تک کے لئے نہیں کیا وہ اس میدان میں نہایت ہی پیچ نکلے۔ ان کی مذہبی کتابوں کی تو وہ حیثیت بھی نہیں ہے جو ہمارے ہاں ہماری تاریخ کی کتابوں کی ہے۔ ہمارے ہاں تاریخ کی بھی روایت ملے گی تو اس کی سند موجود ہوگی۔ اور اس کے لئے کوئی معیار بہر حال مطلوب ہوگا۔ لیکن ان کے ہاں ان کی سب سے بڑی کتاب، کتاب مقدس کے لئے بھی یہ اہتمام نہیں ملتا اسی طرح انجیلیں حضرت مسیح علیہ السلام کے بعض حواریوں جیسے لوقا، یوحنا، مرقس وغیرہ سے منسوب تو ہیں لیکن ان کے اولین راویوں تک کے اپنے حالات کسی کو معلوم نہیں۔ انجیلوں کی روایت حواریوں سے کس کس نے کی اس کا تو سرے سے تذکرہ ہی نہیں ملتا۔ جن قوموں نے اپنے آسمانی صحیفوں کی حفاظت میں کمزوری دکھائی وہ اپنے رسولوں کے اقوال کی حفاظت کا بھلا کیا اہتمام کرتیں۔ یہاں یہ نکتہ نہایت اہم اور قابل توجہ ہے کہ اس زمانہ میں حدیث کے طالب علموں کو جملہ رواۃ حدیث کے بارے میں جرح و تعدیل کے لئے بہر حال سلف کی تحقیقات پر ہی قناعت کرنی پڑے گی اور مجرد ان ہی کی تحقیقات کی کسوٹی پر کسی سند کے راویوں کا درجہ متعین کیا جائے گا۔ چنانچہ اب کسی حدیث کی سند کو متقدمین کی فراہم کردہ انہی معلومات کی روشنی میں جانچا پرکھا جائے گا۔ اس لئے کہ ذرائع تحقیق مرور زمانہ سے اب معدوم ہو چکے ہیں۔ اس میں ہمارے ان اکابرین فن نے تحقیق کی معراج کی بلند یوں کو چھوا ہے۔ اور انسانی امکان کی حد تک اس فن کی خدمت کی ہے۔

سند کو کسی حدیث کے صدق و کذب کے فیصلہ میں ایک اہم بلکہ اولین عامل کی حیثیت حاصل ہے ظاہر ہے کہ کسی حدیث کی تحقیق کے لئے سب سے پہلے اس کی سند پر نظر پڑے گی۔ اور اس کے متن پر غور کرنے سے پہلے اس کی جانچ کرنا پڑے گی۔ اس جائزے کی روشنی میں اس روایت کا درجہ متعین کیا جائے گا۔ سند کی اس اہمیت سے انکار کی کسی کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے لیکن حدیث کے بعض غالی حامیوں کا یہ خیال ہے کہ کسی حدیث کی صحت کے ثبوت کے لئے مجرد اس کی سند کا علم اصول

کے معیار پر پورا ہونا کافی ہے یعنی ان کے نزدیک صحت حدیث کے لئے صرف سند کی صحت اور اس کا قابل اعتماد ہونا فیصلہ کن امر ہے۔ ہمارے نزدیک ان کا یہ خیال صحیح نہیں ہے۔ یہ غلو پر مبنی اور محض حسن ظن ہے یہ سلف کی ساری تحقیقات جن کا ہم نے اوپر اجمالی خاکہ پیش کیا، کو گہنا دیتا ہے اس لئے اس مسئلے پر ہم ذرا تفصیلی بحث کریں گے۔ سند کے تمام محاسن لطائف عظمت اہمیت اور اس کے مطابق معیار ہونے کے باوجود اس میں بعض ایسے فطری خللارہ جاتے ہیں جن کی تلافی کے لئے ضروری ہے کہ حدیث کی صحت کو جانچنے کے لئے سند کے سوا بعض دوسرے طریقے بھی اختیار کیے جائیں۔ مجرد سند پر اعتبار کر کے کسی روایت کی صحت اور حسن و قبح کے متعلق پوری طرح سے اطمینان نہیں کیا جاسکتا اس کو مثال سے آپ یوں سمجھ سکتے ہیں کہ جب ہمیں کسی درخت کی تحقیق مقصود ہو تو محض اس کی جڑ کی کیفیت کا مطالعہ کافی نہیں ہوگا۔ بلکہ جڑ کے علاوہ اس کے تنے ٹہنیوں پتوں اور پھل پھول وغیرہ کا بھی مکمل جائزہ لینا پڑے گا تب کہیں جا کر اس درخت کے متعلق ہم جامع اور حتمی رائے قائم کر سکیں گے۔

سند کی تحقیق میں جو خلا باقی رہ جاتے ہیں وہ معمولی غور و تدبر سے سمجھ میں آ جاتے ہیں مثلاً پہلا خلا اس میں یہ ہے کہ اپنے تعلق و علاقہ سے بعید ہزاروں بلکہ لاکھوں آدمیوں کے عقیدہ و کردار ان کے علم و عمل اور ان کے تعلقات و معاملات کی ایسی تحقیق کہ ان کے متعلق یہ طے کیا جاسکے کہ علم رسول کے حمل و نقل کے باب میں ان پر اطمینان کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔ کوئی آسان کام نہیں ہے بے شک محدثین نے اس میدان میں بڑی جاں فشائیاں کی ہیں۔ لیکن یہ کام ہے بہت مشکل۔ اس نوعیت کی تحقیق اگر ہم اپنے گاؤں یا قصبہ یا شہر کے لوگوں کے بارے میں کرنا چاہیں تو چنداں آسان نہیں۔ چہ جائے کہ ہزاروں میل دور کے لوگوں کے بارے میں جو مختلف ادوار میں پھیلے ہوئے ہوں اس قسم کی تحقیق کے بارے میں محتاط رائے یہ ہو سکتی ہے کہ فی الجملہ ہمیں ان لوگوں کے کوائف معلوم ہیں اور اب ان کے شخصیات مجہول نہیں رہی۔ ان کے بارے میں کسی رائے کو حتمی یا قطعی کہنا مشکل اور غالباً اپنی معلومات پر ضرورت سے زیادہ اعتماد ہے آدمی کے کردار و اخلاق کے معاملہ میں قابل اطمینان رائے

اسی صورت میں قائم کی جاسکتی ہے جب معاملات میں اس سے عملاً سابقہ پڑا ہو۔

حضرت عمرؓ جیسے صاحب علم و فراست کی رائے یہی ہے ان کی نسبت مشہور ہے کہ ایک صاحب نے ان کے سامنے کسی دوسرے شخص کی تعریف کی تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارا اس کے ساتھ کبھی پڑوس رہا ہے انہوں نے جواب دیا کہ نہیں تب انہوں نے پوچھا کیا تم نے اس کے ساتھ کوئی تجارتی سفر کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تب تمہیں اس کا حال کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ کیسا آدمی ہے؟ مطلب یہ ہے کہ جب تک آدمی کسی کے ساتھ کوئی معاملہ نہ کرے اس کے ساتھ کسی کاروبار یا تجارت میں شریک نہ رہا ہو۔ اس کے ساتھ سفر نہ کیا ہو اس کا پڑوس نہ رہا ہو مسجد میں ایک دوسرے سے میل ملاپ نہ رہا ہو دیگر دنیاوی معاملات میں ایک دوسرے سے تعاون نہ رہا ہو۔ ربط ضبط کا ماحول نہ رہا ہو۔ تو اس کے بارے میں واقعہ یہ ہے کہ آسانی کے ساتھ رائے نہیں قائم کی جاسکتی ان حالات میں بعض اوقات ایک ذہین و فطین آدمی بھی دھوکہ کھا سکتا ہے۔

سند کی تحقیق میں دوسرا خلا جرح و تعدیل کے کام کی نزاکت سے پیدا ہوتا ہے ہر محقق یہ نہیں جانتا کہ جرح کس چیز پر ہونی چاہئے یعنی یہ جاننا کہ کیا باتیں جرح کے حکم میں داخل ہیں اور کیا باتیں تعدیل کے مقتضیات میں سے ہیں ہر شخص کا کام نہیں ہے کردار کی اساسات کیا ہیں؟ بدکرداری کی بنیادیں کیا ہیں؟ یہ چیزیں اتنی آسان نہیں کہ ہر خاص و عام اس کا کما حقہ ادراک کر سکے۔ اس بے خبری کی مثالیں ماضی میں رہی ہیں اور خود مشائخ نے ان کا تذکرہ کیا ہے موجودہ دور کے غلوئے عقیدت و نفرت سے اس مشکل کا ایک پھر سری اندازہ کیا جاسکتا ہے جرح و تعدیل کا کام فقہات، بصیرت، تجربے اور معقولیت کا متقاضی ہے انسان ہمیشہ انسان ہی رہے ہیں فرشتے نہیں رہے ہیں فن اسماء الرجال کے ماہرین کا معیار اخلاق بصیرت و بصارت بے شک ہم سے اونچا رہا ہے لیکن وہ بہر حال آدمی ہی تھے رواۃ حدیث کے متعلق ان کی فراہم کردہ معلومات اور ان پر مبنی آراء عام انسانی جبلت میں موجود تعصب کے شائبہ سے پاک نہیں ہو سکتیں۔ جو حق یا مخالف دونوں صورتوں میں پایا جاتا ہے

جرح و تعدیل کے فن کے مقتضیات میں سے ہے کہ کسی کے متعلق معلومات فراہم کرنے والا شخص جچا تلا آدمی ہونا چاہیے۔ اور اس سے زیادہ جچا تلا، متوازن اور زیرک اس کو ہونا چاہئے جو جرح و تعدیل کرتا ہے ہمارے نزدیک جرح و تعدیل کے کام کی مشکلات کا لحاظ کرتے ہوئے محتاط طرز عمل یہ ہے کہ سلسلہ روایت یعنی سند کے راویوں کے متعلق اس فن کی فراہم کردہ معلومات کی روشنی میں فی الجملہ ایک رائے قائم کی جائے لیکن اس رائے کو قطعیت کا یہ رنگ نہیں دیا جاسکتا کہ کسی حدیث کی صحت کا معیار اسی رائے کو ٹھہرا لیا جائے۔

سند کی تحقیق میں تیسرا خلا یہ ہے کہ ہمارے آئمہ نے اہل بدعت خصوصاً شیعہ اور روافض سے روایات لینے میں بڑی مسامحت برتی ہے۔ یہ لوگ دوسرے معاملات میں تو بڑے بیدار ثابت ہوئے لیکن صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس معاملہ میں انہوں نے واقعی چشم پوشی سے کام لیا امام مالکؒ سے متعلق تو بے شک اس معاملے میں احتیاط منقول ہے لیکن دوسرے حضرات اہل بدعت سے روایات لینے میں کوئی قباحت نہیں خیال کرتے تھے بس اتنی احتیاط فرماتے تھے کہ ان کے خیال میں وہ اپنی بدعت کا باقاعدہ داعی نہ ہو۔ گویا ان کے نزدیک محض مبتدع سے روایات لینے میں کوئی قباحت نہیں تھی۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ از روئے قرآن، از روئے حدیث اور حدیث کے مجموعی مزاج کے تقاضے کے لحاظ سے مجرد اہل بدعت کے گروہ سے ہونا ضعف کے لئے کافی ہے اگرچہ راوی اپنی بدعت کا داعی نہ رہا ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ شیعیت، رفض، باطنیت اور اس قبیل کے دوسرے مذاہب اصل دین سے انحراف پر قائم ہیں اپنے مذہب کو ثابت کرنے کی خاطر جب تک یہ اصل دین میں جھوٹ نہ بولیں تو اپنا گروہی فریضہ نہیں ادا کرتے۔ انہیں اپنی بدعت کے حق میں دلیل فراہم کرنے کے لئے روایات کے سہارے کی ضرورت پڑتی ہے اور ان کے لئے روایات میں خیانت کے سوا کوئی چارہ نہیں کیونکہ ان کے مذاہب بہر حال بدعت ہی کے اوپر قائم ہے کسی ماثر حقیقت کے اوپر قائم نہیں سوا امت سے ان فرقوں کا احتمال کسی ایک آدھ آیت یا چند حدیثوں کی توجیہ میں نہیں ہے بلکہ بیشتر دین کے مآخذ میں

اختلاف ہے جس سے ان کا مذہب بالکل الگ ہو گیا ہے اب اگر کسی کو ان فرقوں کے ساتھ صلح کل کے فلسفے کو نبھانا اور بھائی چارہ اور دوستی قائم کرنا ہو تو وہ ضرور ایسا کرے لیکن دین کے معاملے میں اس باطل فلسفے کو راہ نہیں دی جاسکتی ہمارے نزدیک اہل بدعت کی روایات قبول کرنے کی یہ گنجائش فتنوں کا دروازہ کھولنے کے مترادف ہے اور ماضی میں اس کا باعث بنی ہے مجر کسی کا مبتدع ہونا اس کے ساقط الروایۃ ہونے کے لئے کافی ہے اور ان فرقوں میں سے کسی کی روایت قابل قبول نہیں ہونی چاہیے خواہ وہ قسم کھا کے روایت کرے کہ میں سچ ہی روایت کروں گا ہمارے نزدیک یہی صحیح مسلک ہے جو قرآن و سنت کے مطابق ہے۔

سند کی تحقیق میں چوتھا خلا یہ ہے کہ ہمارے اکابر حدیث نے حلال و حرام کے متعلق حدیثیں قبول کرنے میں فی الجملہ احتیاط برتی ہے لیکن ترغیب و ترہیب اور فضائل وغیرہ کی روایات میں انہوں نے عمداً تسامح برتا ہے الکفایۃ فی علم الروایۃ میں امام احمد بن حنبلؒ کا قول نقل ہوا ہے -

وہ فرماتے ہیں۔ اذا روينا عن رسول الله ﷺ في الحلال والحرام والسنن والاحكام تشددنا في الاسانيد واذا روينا عن النبي ﷺ في فضائل الاعمال ومالا يوضح حكماً ولا يرفع له تساهلنا في الاسانيد (جب ہم رسول اللہ ﷺ سے حلال و حرام اور سنن و احکام کے بارے میں روایت کرتے ہیں تو سند کے معاملے میں پوری احتیاط برتتے ہیں لیکن اگر معاملہ فضائل اعمال وغیرہ کا ہو جس سے نہ کوئی حکم قائم ہوتا ہو، نہ کوئی حکم منسوخ ہوتا ہو تو اس کی سند میں ہم تسامح برتتے ہیں) (الکفایۃ فی علم الروایۃ باب التشدد فی احادیث الاحکام والتجوز فی فضائل الاعمال ص ۱۳۳) گویا محدثین نے سند کی صحت کو صرف ان روایات کی ضمن میں درخور اعتناء سمجھا جن میں کسی نوعیت کے احکام تھے ترغیب و ترہیب کی کمزور روایت کو مفید سمجھا گیا کہ ان کے باعث لوگ نیکی کی طرف رجوع کریں۔ فضائل کی روایات سے بھی نیکی کے عمل کو مہیز ملتی تھی اس لئے ان کو سند کے ضعف کے باوجود کتابوں میں جگہ دیدی گئی۔ تذکرہ راویان شمال ترمذی میں عربی عبارات کے ترجمہ پر اس لئے بھی کم توجہ دی گئی کہ یہ علماء اور ارباب فن ہی کے لئے ہے عام اردو خوان طبقہ غلط فہمی میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ (عبدالقیوم حقانی)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تذکرہ راویان شام ترمذی

﴿ قتیبة ﴾

(۱)

آپ کا نام علیٰ لقب قتیبة کنیت ابورجاء والد کا نام سعید اور دادا کا نام عبد اللہ ثقفی تھا۔ بلخ کے ایک گاؤں بغلان کے رہنے والے تھے سن پیدائش ۱۳۸ھ اور سن وفات ۲۴۰ھ ہے ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں ثقة ثبت من مشائخ البخاری ومسلم۔ رحل الى العراق والمدينة ومكة والشام ومصر وسمع مالک بن انس وخلقاً كثيراً من الاعلام روى عنه البخاری والترمذی وخلق كثير من الأئمة (جمع ۱۱) ابن ماجہ کے سوا باقی تقریباً تمام ائمہ نے آپ سے حدیث کا علم اخذ کیا وکان ماموناً حافظاً عالماً صاحب سنن (مناوی ص ۱۱)

﴿ مالک بن انس ﴾

(۲)

یہ معروف فقہی دبستان کے بانی حضرت امام مالک بن انسؒ ہیں وہو من كبار اتباع التابعین ۹۵ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۹ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔ (الاكمال فی اسماء الرجال) نو سو علماء و مشاہیر اہل علم سے حدیث حاصل کی بلغ مشائخه تسع مائة (جمع ۱۲)

وقال البخاری اصح الاسانید مالک عن نافع عن ابن عمر فاذا قال الشافعی حدثنا مالک عن نافع عن ابن عمر كانت سلسلة الذهب كما قال شيخنا (م ۷) امام مالکؒ نے ایک ہزار

حدیث اپنے ہاتھ سے لکھی امام شافعیؒ فرماتے ہیں ملتحہ السماء اصح من مؤطا تاہم محدثین کے نزدیک ان کا یہ ارشاد صحیحین کے وجود سے پہلے کا ہوگا کیونکہ صحیحین کا درجہ سب پر فائق ہے۔

﴿ ربیعہ ﴾

(۳)

ربیعہ لقب ابو عثمان القرشی المدنی کنیت اور فرخ نام ہے حافظ فقیہ ثبت مجتہد بصیر الرا۱ (مناوی ۱۲) مدینہ منورہ کے فقہاء میں سے ایک فقیہ تھے وقال مالک ذہبت حلوة الفقه بموته (مناوی ۱۲)

﴿ انس بن مالک ﴾

(۴)

ابن نصر خزرجی انصاری تھے حضور اقدس ﷺ کے خادم خاص تھے دس سال تک آنحضرتؐ کی خدمت کا شرف حاصل کیا آپ سے دو ہزار چھ سو چھتیس احادیث مروی ہیں آپؓ نے حضرت انسؓ کے مال و اولاد اور عمر میں برکت کی خصوصیت سے دعا فرمائی تھی ان کی زمین سال میں دو دفعہ فصل دیتی تھی۔ سو برس سے زائد عمر پائی صحابہ میں سب سے آخر میں ۹۳ھ میں وفات پائی وهو آخر صحابی مات بالبصرة (مناوی ص ۱۲)

﴿ حمید ﴾

(۵)

حامد کی تصغیر ہے سوائے امام بخاریؒ کے بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے ۲۴۴ھ میں ان کا انتقال ہوا (مناوی ص ۱۶) امام ترمذیؒ کے استاذ ہیں لفظ بھری حرف با کے فتح کسرہ اور ضمہ تینوں کے ساتھ پڑھا جاتا ہے تاہم بالکسر قلیل بلکہ اقل ہے (جمع ص ۱۶)

﴿ عبدالوہاب ﴾

(۶)

دوسرے راوی ہیں ابو محمد ان کی کنیت ہے بصرہ کے اشرف میں سے ہیں ثقہ اور جلیل ہیں۔ وفات سے تین برس قبل ضعف دماغ ہو گیا تھا ۱۰۸ھ ان کا سن پیدائش ہے اور ۱۹۴ھ میں وفات ہوئی۔ امام شافعیؒ امام احمد بن حنبلؒ اور امام ابن راہویہؒ جیسے اساطین علم نے ان سے روایت کی ہے آپ

عرب کے مشہور قبیلہ ثقیف سے تعلق رکھتے ہیں (مناوی ص ۱۶)

(۷) حمید الطویلؒ

یعنی ابو عبید الخزاعی البصری ہیں ان کو حمید الطویل کہتے ہیں چونکہ ان کا ہمسایہ حمید القصیر تھا اس لئے دونوں میں امتیاز کے لئے ان کو حمید الطویل کہا گیا انما قیل له الطویل لقصره و لطول یدہ او لکون جاره طویلاً (جمع ۱۶) طول ید میں طوالت کی بات بھی عجیب ہے جب وہ میت کے پاس آتے تو ان کا ایک ہاتھ میت کے سر پر ہوتا تو دوسرا ہاتھ پاؤں پر ہوتا تھا (مناوی ص ۱۶)

ان کے نام میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے شارحین حدیث نے ان کے کئی نام ذکر کیے ہیں جن میں تَبْرَوْنِہ، ذَاوْنِہ، طَرْحَان، مَہْرَان، عَبْدِاللہ، عَبْدِالرَحْمَنِ، مَخْلَدٌ وَغَیْرَہ مشہور ہیں (مناوی ص ۱۶)

علماء کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے ثقہ ہیں حجت ہیں تابعین میں سے ہیں الشیخ عبدالرؤف مناویؒ فرماتے ہیں ومن ترکہ فانما ترکہ لدخوله فی عمل السلطان (مناوی ص ۱۶) وعابہ رائدۃ لدخوله فی شئی من امر الامراء وهو من صفار التابعین (جمع ص ۱۶) ۱۳۲ھ یا ۱۳۳ھ نماز پڑھتے ہوئے ان کا انتقال ہوا مات وهو قائم یصلی (مناوی ص ۱۶)

(۸) محمد بن بشار عبدیؒ

امام ترمذیؒ کے استاذ ہیں کنیت ابو بکر ہے بندار سے معروف ہیں بندار کا عربی میں معنی سوق العلم ہوتا ہے مشہور و معروف محدث بلکہ اصحاب صحاح ستہ کے استاذ ہیں وهو من كبار الآخذین عن تبع التابعین (جمع ۱۸) حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں هو شیخ الائمة الستة (مناوی ص ۱۸) امام ابو داؤدؒ فرماتے ہیں کتبت عنه خمسين الف حدیث (مناوی ص ۱۸) مشاہیر ثقات میں ہیں علماء نے ان کے ثقہ ہونے پر اتفاق کیا ہے العبدی کی نسبت قبیلہ عبد قیس کی وجہ سے ہے رجب ۲۵۲ھ میں انتقال ہوا

(۹) محمد بن جعفرؒ

نام ہے ابو عبد اللہ کنیت ہے البصری الہذلی ہیں غندر سے مشہور ہیں حضرت ابن جریجؒ کی مجلس درس

میں بہت سوال کرتے تھے ایک روز انہوں نے آپ سے فرمایا ماترید یا غندر پس اسی روز سے اسی نام سے مشہور ہو گئے (مناوی ۱۸)

بڑے عابد زاهد ثقہ متدین اور عبادت گزار تھے ان کے حالات میں لکھا ہے ایک دن افطار ہوتا تھا اور ایک دن روزے سے ہوتے تھے یفطر یوماً ویصوم یوماً (مناوی ۱۸) ائمہ ستہ نے صحاح میں آپ سے تخریج کی ہے ستر برس کی عمر میں ۱۹۳ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

(۱۰) شعبہؒ

ابن حجاج امام ثوریؒ نے انہیں امیر المؤمنین فی الحدیث قرار دیا ہے ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کان اماماً من ائمة الدین و رکناً من ارکان الدین و هو من کبار اتباع التابعین (جمع ۱۹) امام شافعیؒ فرماتے ہیں لولا شعبۃ ما عرف الحدیث بالعراق امام احمد بن حنبلؒ کا ارشاد ہے لم یکن فی زمن شعبۃ مثله ۱۶۰ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

(۱۱) ابوالحقؒ

میرک شاہؒ فرماتے ہیں آپ کا نام عمرو بن عبداللہ السیعی الہمدانی الکوفی ہے مشہور تابعی ہیں کثیر الروایت ہیں حضرت علیؒ اور حضرت ابن عباسؓ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ بڑے زاهد عابد صائم اللہو اور قائم اللیل تھے بارہا جہاد میں شریک ہوئے۔

شیخ عابد غزوات کان صوماً قواماً (مناوی ص ۱۹) حضرت براء بن عازبؓ اور زید بن ارقمؓ سے سماع کیا اعمشؒ شعبہؒ اور ثوریؒ نے آپ سے روایت کی ہے ۱۲۷ھ یا ۱۲۹ھ میں انتقال ہوا (مناوی ۱۹)

(۱۲) البراء بن عازبؓ

ابو نمارہؒ کنیت ہے الانصاری الاوسی ہیں مشاہیر صحابہ کرامؓ سے ہیں جنگ خندق میں موجود تھے ۷۲ھ میں مصعب بن زبیرؓ کے دور میں کوفہ میں انتقال ہوا (مناوی جمع ۱۹)

﴿ محمود بن غیلان ﴾

(۱۳)

امام ترمذیؒ کے استاذ ہیں کنیت ابو احمد الروزی ہے بڑے اکابر اور تابعین نے ان سے حدیث اخذ کی ہے شیخینؒ اور صاحب المصنفؒ نے بھی ان سے تخریج کی ہے ثقة حافظ خرج له الشیخان والمصنف (مناوی ص ۱۴) رمضان المبارک ۲۳۹ھ میں انتقال ہوا (مناوی ص ۲۲)

﴿ وکیع ﴾

(۱۴)

وکیع ابن الجراح نام کنیت ابوسفیان الکوفی ثقة حافظ اور عابد تھے اکابرین طبقہ سابعہ میں سے ایک ہیں من کبار الطبقة السابعة ثقة حافظ عابد (جمع ۲۲) نیشاپور کے ایک قریہ کے رہنے والے ہیں امام الجرح والتعديل تھے وکیع نے امام ابو حنیفہؒ سے حدیث بھی پڑھی ہے اکثر ائمہ کے استاذ تھے ہمیشہ امام اعظم ابو حنیفہؒ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے وکان یفتی بقول ابی حنیفہؒ وکان قد سمع منه شیئاً کثیراً (جمع ۲۳) بغداد آئے تو وہاں حدیث بیان کرتے رہے۔

امام احمدؒ فرماتے ہیں مارایت اوعی للعلم منه ولا احفظ اور حماد بن زیدؒ نے کہا ہے لو شئت لقلت انه ارجح من سفیان (مناوی ۲۳) عاشوراء کے روز ۱۹۷ھ میں انتقال ہوا۔

﴿ سفیان ثوری ﴾

(۱۵)

نام سفیان بن سعید ثوری کنیت ابو عبد اللہ ہے ۹۶ھ یا ۹۷ھ یا ۹۹ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۶۰ھ میں انتقال ہوا صاحب الاکمال نے لکھا ہے کہ سفیان الثوری امام المسلمین اور اللہ کی مخلوق پر حجتہ ہیں والیہ المنتهی فی علم الحدیث تمام لوگوں نے آپ کے دین زہد ورع اور ثقہ ہونے پر اجماع کیا ہے کان اماماً عالمًا ثبًا حجة زاهدا ورعاً مجمعا علی صحة حدیثه وروایتہ (جمع ۲۳) اور اس میں کسی کو بھی اختلاف نہیں ہے فرماتے ہیں ”أحد اقطاب المسلمین اور احد الائمة المجتہلین“ خلق کثیر نے آپ سے سماع کیا عمرؒ، اوزاعیؒ، ابن جریجؒ، مالکؒ، شعبہؒ، ابن عیینہؒ، فضل بن عیاضؒ اور بہت لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔ ۱۶۱ھ میں بصرہ میں وفات پائی امام اعظم ابو حنیفہؒ کے معاصر تھے

آپ سے دس سال بعد وفات پائی، ابتداء میں امام ابوحنیفہؒ سے مخالفت تھی مگر جب ابوحنیفہؒ کے طریق علم، مسلک اور علمی و فقہی عظمت کا علم ہوا تو آپ کے مداح بن گئے ان کا اجتہاد بھی امام اعظم ابوحنیفہؒ کے ساتھ ملتا جلتا ہے۔

خود امام ترمذیؒ بھی آپ کی عظمت کے قائل ہیں بلکہ آپ کے اجتہاد کو ابوحنیفہؒ کے اجتہاد کے ساتھ ساتھ لاتے ہیں جگہ جگہ کہتے ہیں قال ثوری و اہل کوفۃ۔

سفیان ثوریؒ مقبولین الہی اور مستجاب الدعوات لوگوں میں سے تھے ملا علی قاریؒ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی بات پر خلیفہ ابو جعفر ان پر ناراض ہو گیا اور وہ سفر مکہ میں تھا جب ناراضگی اور کدورت بڑھی تو اس نے حکم دیا بلکہ آدمی بھیجے کہ میرے مکہ المکرمہ پہنچنے سے پہلے دو لکڑیاں کھڑی کر دی جائیں تاکہ ان پر میرے سامنے امام ثوریؒ کو سولی پر لٹکا یا جاسکے اس وقت سفیان بن عیینہ بھی مکہ مکرمہ میں موجود تھے بلکہ وہ سفیان (الثوری) کان مضطجعاً وراسه فی حجر فضیل بن عیاض ورجله فی حجر ابن عیینہ (جمع ۲۳) لوگوں نے انہیں مشورہ دیا کہ خلیفہ نے آپ کو سولی پر لٹکانے کا فیصلہ کیا ہے یا ابا عبد اللہ اختف ولا تشمت بنا اعداءنا فقام ودخل المسجد وتعلق باستار الکعبۃ وقال انا برئی منها ان دخل ابو جعفر مکہ (جمع ص ۲۳) خدا کی قدرت کہ ابو جعفر مکہ میں داخل ہی نہ ہو سکا کلمات ابو جعفر قبل ان یدخل مکہ (جمع ۲۳) اور اس طرح امام ثوریؒ سے یہ مصیبت ٹل گئی۔

﴿ محمد بن اسماعیل ﴾ (۱۶)

یہ معروف محدث صاحب صحیح امام بخاریؒ ہیں نام محمد کنیت ابو عبد اللہ ہے آپ کو الجعفی بھی کہا جاتا ہے کیونکہ آپ کے جد اعلیٰ مغیرہ (جو مجوسی تھے) یمن البخاری کے ہاتھ پر ایمان لائے یمن البخاری جعفی تھے۔ جعفی یمن میں ایک قبیلہ ہے جو جعفی بن سعد کے ساتھ منسوب ہے ۱۹۲ھ میں پیدا ہوئے ۲۵۶ھ میں قریہ خرننگ میں وفات پائی۔ دس سال کی عمر میں مکتب میں بیٹھے اٹھارہ (۱۸) سال کی عمر میں صاحب تصنیف ہوئے "قضايا الصحابة والتابعين" آپ کی پہلی تصنیف ہے پھر صحیح البخاری تصنیف

فرمائی جس نے کتاب اللہ کے بعد اصح الکتاب کا مقام پایا ادب المفرد، التاريخ الاوسط والصغير، جامع الکبیر، مسند الکبیر وغیرہ کتب بھی آپ کی تصنیف ہیں محمد بن اسحاقؒ فرماتے ہیں۔

ما رايت تحت اديم هذه السماء اعلم بالحديث من محمد بن اسماعيل البخاري، امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں ما اخرجت خراسان مثل محمد بن اسماعيل۔ روى الحاكم ابو عبد الله في تاريخ نيسابور باسناده عن احمد بن حنبل عن حماد بن حنبل قال جاء مسلم بن الحجاج الى البخاري فقبل بين عينيه وقال دعني اقبل رجلك يا استاذ الاستاذين ويا سيد المحدثين ويا طيب الحديث في علله (مقدمہ صحیح البخاری ۳) محدثین آپ کو امیر المومنین فی الحديث اور ناصر الحديث النبوی کے القاب سے یاد کرتے ہیں آپ نے صحیح البخاری میں تیس پاروں میں ترتیب دی چھ لاکھ احادیث صحیحہ سے سات ہزار دوسو پچھتر (۷۲۷۵) احادیث کا انتخاب فرمایا اگر مکررات کو حذف کر دیا جائے تو باقی چار ہزار حدیثیں رہ جاتی ہیں۔ علماء نے لکھا ہے کہ تو نے ہزار علماء نے بخاری شریف کی سند بلا واسطہ آپ سے حاصل کی ہے۔ شیخ ابراہیم البیجوریؒ فرماتے ہیں البخاری جبل الحفظ وامام الدنيا عمی فی صباء فابصر بدعاء امه (م ۵ او مناوی ۲۴)

عبدالواحد بن آدم طراویؒ نے حضور اقدس ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ مع جماعت صحابہؓ کے کھڑے انتظار کر رہے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سلام عرض کیا آپ ﷺ نے جواب مرحمت فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپؐ یہاں کیسے تشریف لائے ارشاد فرمایا انتظر محمد ابن اسماعيل البخاری بعد میں تحقیق سے ثابت ہوا کہ وہی وقت اور تاریخ امام بخاریؒ کے وصال کی تھی امام بخاریؒ کا ایک خاص وصف یہ بھی تھا کہ وہ دائیں اور بائیں دونوں ہاتھوں سے برابر لکھ سکتے تھے ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کان یکتب بالیمین والیسار و روى عنه انه قال احفظ مائة الف حديث صحيح ومائتي الف حديث غير صحيح (جمع ص ۲۴)

﴿ ابو نعیم ﴾

(۱۷)

نام الفضل بن دکن اور کنیت ابو نعیم ہے امام بخاریؒ کے اکابر شیوخ سے ہیں من کبار شیوخ

البخاری (جمع ۲۴) ۱۲۹ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۱۹ھ میں انتقال فرمایا ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے ذکر الرافعی فی کتاب التدوین انه رمی بالتشیع قیل وکان مزاحاً ذادعابة مع فقهه ودينه وکان فی غاية الاتقان والحفظ وهو حجة (جمع ص ۲۴)

(۱۸) ﴿المسعودی﴾

ان کا پورا نام عبدالرحمن بن عبداللہ بن عقبہ بن عبداللہ بن مسعود ہے المسعودی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ صحابی کی طرف نسبت ہے ابن مسعر نے کہلما اعلم احدا اعلم بعلم ابن مسعود منه (مناوی ص ۲۴) ۷۰ھ میں انتقال ہوا۔ موت سے قبل پریشان خیال ہو گئے تھے قال العصام صلوق اختلط قبل موته (جمع ۲۴) جن لوگوں نے آپ سے سماع اور روایت کی ہے وہ زمانہ پریشان خیالی سے قبل کا تھا اسلئے امام نسائیؒ فرماتے ہیں لا یاس به وهو من كبار اتباع التابعین (جمع ص ۲۴)

(۱۹) ﴿عثمان بن مسلم﴾

ملا علی قاریؒ تحریر فرماتے ہیں وعثمان هذا فيه لين اخرج حديثه الترمذی والنسائی فی مسند علی له (جمع ص ۲۴) امام مناویؒ لکھتے ہیں قال النسائی عثمان هذا ليس بذاک (مناوی ص ۲۴)

(۲۰) ﴿نافع بن جبیر بن مطعم﴾

یہ نام ہے القرشی البخاری ہیں جلیل القدر تابعی ہیں حضرت علیؓ سے سماع کیا ہے اور اپنے والد سے بھی حضرت ابوہریرہؓ اور دیگر بہت سے صحابہ کرامؓ سے روایت کرتے ہیں وهو تابعی جلیل سمع علیا وعلة من الاصحاب وابوه من كبار الصحابة (جمع ۲۴) امام زہریؒ وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں ۹۹ھ میں انتقال ہوا (مناوی ۲۴) ان کے والد جبیر بن مطعمؓ اکابر صحابہ میں سے تھے۔

(۲۱) ﴿علی بن ابی طالب﴾

امیر المومنین اور خلیفہ راشد و رابع ہیں ان کے تذکرہ سے پہلے یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ راویان

حدیث میں علی نام کے نو (۹) راوی ہیں اسلئے بعض شارحین حدیث نے کہا کہ یہاں حضرت علیؑ کے نام کے ساتھ امیر المومنین کہنا چاہئے تھا تا کہ التباس نہ ہوتا تاہم علماء محققین اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ اولاً تو طبقہ صحابہ کرامؓ میں حضرت علیؑ کے نام کا اور کوئی نہیں ہے دوسرے حضرات محدثین کی اصطلاح میں جب آخر سند میں مطلق علی لایا جائے گا تو اس سے امیر المومنین مراد ہوں گے جیسے جب مطلقاً عبداللہ بولا جائے تو مراد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہوتے ہیں اور جب روایت میں علی بن ابی طالب کی تصریح ہے تو پھر کیا اشتباہ رہا کہ ان تو جیہات کی ضرورت پڑے۔ حضرت علیؑ کی کنیت ابو الحسن اور ابو تراب ہے صاحب اکمال لکھتے ہیں وهو اول من اسلم من الذکور فی اکثر الاقوال (الاکمال فی اسماء الرجال) بعض حضرات کہتے ہیں کہ آپ نے پندرہ برس (۱۵) بعض کے نزدیک سولہ برس (۱۶) اور بعض حضرات کے ہاں دس برس (۱۰) کی عمر میں اسلام قبول کیا خوش نصیب اتنے کہ حضور اقدس ﷺ کی گود مبارک میں پرورش پائی سوائے غزوہ تبوک کے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ غزوہ تبوک میں حضور اقدس ﷺ نے جب آپ کو اپنا نائب بنا کر مدینہ منورہ میں ٹھہرایا تو ارشاد فرمایا انت منی بمنزلہ ہارون من موسیٰ۔ آپ عالم علوم نبوت، فقیہ اور عالم حکمت الہی تھے علم لدنی ملا تھا اور امام الاولیاء تھے۔ لاعطین الراية هذا رجلا يحبہ اللہ ورسولہ وحب اللہ ورسولہ چنانچہ یہ علم دوسرے روز حضرت علیؑ کو عطا فرمایا گیا عشرہ مبشرہ سے ہیں ۱۸ رمضان المبارک ۴۰ھ میں عبدالرحمن ابن ملجم مرادی خارجی نے جامع کوفہ میں محراب کے اندر آپ پر خنجر سے وار کیا شدید زخمی ہوئے اور تین روز بعد ۲۱ رمضان المبارک کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

﴿سفیان﴾

(۲۲)

وکیع باپ کا نام کنیت ابو محمد الرواسی الکوفی اپنے باپ اور مطلب بن زیاد سے روایت کرتے ہیں بعض حضرات نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے ۲۴۷ھ میں انتقال ہوا کان من المکثرین فی الحدیث (المواہب ۱۶) قال الذہبی ضعیف وقال غیرہ صدوق (مناوی ۲۷) اگر ضعیف کو تسلیم کر لیا جائے تو امام ترمذیؒ اس کو بطور متابع کے لائے ہیں جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

﴿احمد الفضیؒ﴾

(۲۳)

نام ہے والد کا نام عبدة (کطلحة) ہے بصرہ سے نسبت ہے بنی ضبة قبیلہ سے تعلق ہے امام ترمذیؒ کے استاذ ہیں ثقہ راوی ہیں جتہ ہیں چونکہ اس نام کے دور راوی ہیں لہذا دونوں میں تمیز کرنے کے لئے ایک کے ساتھ الفضی البصری اور دوسرے کے ساتھ الاہلی لکھتے ہیں ۲۳۵ھ میں انتقال ہوا کسی قدر ناصیت کی طرف مائل تھے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں رمی بالنصب یعنی بکونہ من الخوارج (جمع ۲۸)

﴿علی بن حجرؒ﴾

(۲۴)

ابو الحسن کنیت ہے مامون ہیں حافظ اور ثقہ ہیں امام بخاریؒ مسلمؒ اور نسائیؒ نے ان سے تخریج کی ہے ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں احداثہ الحدیث سمع کثیر امن ائمة الحدیث (جمع ص ۲۸) ۲۳۳ھ میں فوت ہوئے۔

﴿ابو جعفر محمد بن الحسینؒ﴾

(۲۵)

مقبول راوی ہیں سوائے مصنف کے کسی اور نے ان سے تخریج نہیں کی ہے مقبول لکن لم یخرج له الا المصنف (مناوی ۲۸) کسی عارضے میں مبتلا ہو گئے تھے مگر ان پر ضعیف کا حکم نہیں لگا ان کا تعلق ابن ابی حلیمہ کے خاندان سے ہے وہو ابن ابی حلیمہ خلاصہ یہ کہ مذکورہ تینوں راویان حدیث احمد الفضیؒ، علی بن حجرؒ، اور ابو جعفرؒ، امام ترمذیؒ کے اساتذہ ہیں ان تینوں حضرات نے جو روایت بیان کی ہے والمعنی واحد اس کا معنی اور مفہوم یکساں ہے الا امام احمدؒ شیخ عبدالرؤف المناویؒ والمعنی واحد کی توضیح میں لکھتے ہیں۔ ای حدثوا بعبارات مختلفة حال کون المعنی فی عباراتهم واحد او بعبارات مختلفة حال کونھا بنحسب المعنی واحد (مناوی ۲۹)

﴿عیسیٰ بن یونسؒ﴾

(۲۶)

قالوا حدثنا عیسیٰ بن یونس اس روایت کو بھی حضرت علیؒ نے نقل کیا ہے مگر اس کی سند پہلی روایت کی

سند سے مختلف ہے مذکورہ تینوں راوی اپنے استاد عیسیٰ بن یونس سے روایت کرتے ہیں یہ السیعی الباخرزى الرملی ہیں بہت بڑے محدث امام اور متقی پرہیزگار آدمی تھے زندگی میں پینتالیس (۴۵) مرتبہ حج کیا اور اتنی ہی تعداد میں جہاد کیے۔ کان علما فی العلم والعمل کان بغز وسنة وبعج سنة (جمع ۲۹) مالک بن انسؒ، اوزاعی وغیرہا سے آپ نے روایت کی ہے۔ ائمہ ستہ نے ان سے تخریج کی ہے ثقہ مامون اخراج حلیثہ الائمة الستة (جمع ۲۹) ۲۶۲ھ میں انتقال ہوا۔

ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ جب خلیفہ ہارون الرشید ان کے شہر آئے اور گورنر کے ذریعہ اس علاقہ کے تمام محدثین کو اپنے دربار میں بلایا تا کہ وہ ان کے بیٹوں کو حدیث کی تعلیم دیں دونوں بیٹے یعنی مامون اور امین ان سے حدیث پڑھیں خلیفہ کے دعوت نامہ پر تمام محدثین حاضر خدمت ہوئے مگر اس علاقہ میں دو حضرات ایسے بھی تھے جنہوں نے خلیفہ کے حکم کو درخور اعتناء نہیں سمجھا ایک حضرت عیسیٰ بن یونسؒ اور دوسرے عبداللہ بن ادریسؒ دونوں حضرات نے خلیفہ اور گورنر کے قاصد کو صاف صاف کہہ دیا کہ اگر خلیفہ کے بیٹوں کو حدیث سننے کا شوق اور طلب صادق ہے تو عام طلباء کے ساتھ جماعت میں آ کر بیٹھیں اور حدیث سنیں چونکہ ہارون الرشیدؒ خود بھی صاحب علم تھا لہذا وہ ناراض نہیں ہوا اور بیٹوں کو تاکید کی کہ وہ خود جا کر ان حضرات محدثین سے ان کی درسگاہ میں تحصیل علم کریں پھر بیٹوں کو دس دس ہزار اشرفیوں کی تھیلی بھی دی کہ وہ اپنے اساتذہ کی خدمت میں پیش کریں جب دونوں بیٹوں نے حدیث پڑھی اور سبق سے فراغت کے بعد اشرفیوں کی تھیلی پیش کی تو حضرت عیسیٰ بن یونسؒ نے صاف کہہ دیا کہ تم نے حدیث سن لی ہے اب جاسکتے ہو اور یہ تھیلی خلیفہ کو واپس کر دو کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے یہ کسی مستحق کو دیدیں۔

جب تھیلی خلیفہ کے پاس واپس پہنچی وہ سمجھا کہ شاید میں نے رقم کم دی ہو دوسرے روز بیس ہزار اشرفیاں بھیجیں مگر استاذ نے وہ تھیلی بھی واپس کر دی اور فرمایا فقال ان ملاتم المسجد الى السقف ذهباً لم آخذ شيئاً علی الحديث (جمع ۲۹) اگر تم مسجد کو چھت تک سونے سے بھی بھر دو میں درس حدیث پر کچھ بھی نہیں لوں گا۔

(۲۷) ﴿عمر بن عبد اللہ﴾

یہ عمر بن عبد اللہ غفرہ کے آزاد کردہ غلام ہیں کثیر الارسال ہیں وقال احمد کثیر الارسال (جمع ۲۹) امام ترمذی نے ان سے اخراج کیا بعض حضرات نے کہا ہے کہ انہوں نے ابن عباس کو پایا ہے حضرت انسؓ اور سعید بن المسیبؓ سے سماع کیا ہے ابن مسعودؓ نے انہیں ثقہ کہا ہے امام نسائی اور ابن معین نے ضعیف بیان کیا ہے ۱۴۵ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۸) ﴿ابراہیم بن محمد﴾

کنیت ابو القاسم، حضرت علیؓ کے بیٹے محمد بن حنفیہ کے فرزند ہیں یہ حضرت فاطمہ کے بطن سے نہیں تھے حضرت علیؓ کی جو اولاد فاطمہ کے بطن سے ہے وہ فاطمی کہلاتی ہے ان کے ماسوا اولاد کو علوی کہتے ہیں بلکہ ایک دوسری خاتون سے تھے جس کا تعلق قبیلہ بنی حنیف سے تھا بنی حنیف مسیلہ کذاب کا قبیلہ تھا حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ان کے خلاف لشکر کشی کی تھی معرکہ کی جنگ تھی مسیلہ کذاب قتل ہوا فتح کے بعد غنائم تقسیم ہوئے خولہ نامی ایک لونڈی حضرت علیؓ کے حصہ میں آئی جو خولہ حنفیہ کہلاتی تھی حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت علیؓ کو عطا فرمائی تھی محمد بن حنفیہ اس کے بطن سے تھے یہ علوی ہیں اور علویوں میں سب سے زیادہ بلند مرتبہ ہیں المشہر بالعلم والشجاعة والعبادة وهو افضل اولاد علی بعد السبطین (جمع ۲۹) انہوں نے حضرت امام حسینؓ کے قاتلوں سے انتقام لیا جبکہ بعض شیعہ ان کو اپنا خدا مانتے تھے انہم یعقلون فی محمد هذا اللوہیہ (جمع ۳۰)

اہل تشیع جو حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت کے منکر ہیں کے لئے یہ امر لمحہ فکر یہ ہے کہ حدیث زیر بحث کا راوی ابراہیم بن محمد اسی لونڈی کا بیٹا ہے یہ مضبوط جسم والے ”پہلوان“ بہادر اور بڑے متقی و پرہیزگار تھے صلوق من الخامسة (مناوی ۲۹) کیونکہ اگر حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت جائز نہیں تھی تو پھر ان کی عطا فرمودہ لونڈی خولہ شرعی لونڈی نہیں بنتی اور اگر یہ تسلیم کر لیا جائے تو حضرت علیؓ کی خولہ سے پیدا ہونے والی اولاد بھی مشکوک ہو جاتی ہے مگر عجیب بات ہے کہ شیعہ محمد بن حنفیہ کو اپنا امام

اور بعض الہ تسلیم کرتے ہیں اُدھر حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کا انکار کرتے ہیں۔

﴿امام اصمعیؒ﴾

(۲۹)

يقول سمعت الاصمعي الخ امام اصمعی کا پورا نام اسماعیل بن کریب اصمعی ہے ۲۱۵ھ یا ۲۱۶ھ یا ۲۱۷ھ میں انتقال ہوا۔ یہ امام مسلمؒ کے بھی استاذ ہیں ایک طویل عرصہ تک عرب کے دیہاتوں میں لغت کی تحقیق کرتے رہے ہیں اسلئے احادیث کی تشریح و توضیح میں ان سے معانی و مطالب نقل کیے جاتے ہیں یہ ہارون الرشید کے زمانے میں ہوئے ہیں اصل اصمعی ہے جس کا معنی ذکی القلب ہوتا ہے اصمعی میں یا نسبت مبالغہ کے لئے لگادی ہے جیسے احمری کہا جاتا ہے اس میں یا نسبت مبالغہ کے لئے بمعنی سخت سرخ اسی طرح اوحدی میں یا نسبت مبالغہ کے لئے ہے بمعنی یگانہ و تنہا 'اصمعی ان کے کسی دادا یا پردادا کا نام ہے اور اصمعی اس طرف خاندانی نسبت ہے منسوب الی جذۃ اصمعی بصری روی الحلیث عن جماعة من الائمة (جمع ص ۲۹) وہ بظاہر شکل و صورت کے لحاظ سے خوبصورت نہ تھے بلکہ ان کی شکل اچھی نہ تھی، مگر علوم و معارف کا خزانہ تھے علم حدیث، علم فقہ اور علم لغت پر مکمل دسترس تھے بلکہ امام تھے۔

وكان علمه على لسانه (جمع ص ۳۵) هو الامام في اللغة والخبار (مناوی ص ۳۵) بڑے معتمد اور ثقہ تھے واتفقوا على انه ثقة (جمع ص ۳۵) علمی عظمت کی وجہ سے سلاطین کے ہاں بھی ان کی خاص قدر و منزلت تھی ہارون الرشید کے خصوصی احباب سے تھے وکان ہارون الرشید استخلصہ لمجلسه وکان یقلعه علی ابو یوسف القاضی (جمع ص ۳۵)

﴿جُمیعُ بنُ عمیر العجلی﴾

(۳۰)

جُمیع مصغر ہے بعض نسخوں میں ان کے باپ کا نام عمر آیا ہے بعض میں عمرو اور بعض میں عمیر آیا ہے تاہم صحیح عمر ہے یہ قابل اعتماد راوی ہیں ان کا تعلق قبیلہ بنو عجل کے ساتھ تھا بہت سے دیگر صحابہ کرامؓ بھی اس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

قاضی محمد عاقلؒ نے لکھا ہے چونہ نجیح مذکور رافضی بود از راہ تعصب اسم عمر را تخفیف کردہ گاہے نام پدر خود مے گفت و گاہے عمرو مے گفت بنا بر آں در سخا اختلاف افتاد۔ ایک بد بخت رافضی نے تو یہاں تک کہہ دیا لا احب الغمور لانه يشبه غمور۔ اس پر اشکال یہ ہوتا ہے کہ امام ترمذیؒ نے رافضی کی روایت کو کیوں نقل کیا علماء محدثین جواب میں کہتے ہیں کہ مبتدعین کی روایت بھی اس وقت قبول ہوتی ہے جب ان کی بدعت کفر و شرک کی حد تک نہ پہنچی ہو۔ دوسرا یہ کہ وہ بدعت میں غلو نہ کریں اور دوسروں کو اس کی دعوت نہ دیں تیسرا یہ کہ وہ روایت میں جھوٹ نہ بولے والا صحیح انہ ان کانت بدعتہ لیست بکفر وهو غیر داع الی بدعتہ فیقبل ان کان متصفاً بالضبط والورع (جمع ص ۳۸)

جميع تفصیلی روافض میں سے ہے جمیع کے متعلق کتابوں میں لکھا ہے کہ وہ رافضی ہے اسماء رجال کی کتابوں میں آیا ہے کہ جو حضرت علیؑ کو باقی صحابہ کرامؓ پر فضیلت دے اور تعظیم سب کی کرے شیعہ ہے اور جو دیگر صحابہ کرامؓ کی تنقیص کرے وہ رافضی ہے بہر حال روایت متابع کے طور پر ہوگی۔

(۳۱) امام المومنین حضرت خدیجہؓ

حضرت خدیجہ بنت خویلد حضور اقدس ﷺ کی سب سے پہلی رفیقہ حیات ہیں، بڑی پاکدامن، عفیفہ عابدہ، زاہدہ، قائمہ، صالحہ اور حد درجہ شفیقہ خاتون تھیں ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں و کانت تدعی فی الجاہلیۃ الطاہرۃ (جمع ۳۸) ان کا پہلا نکاح عتیق بن خالد مخزومی سے ہوا جن سے دو اولادیں ہوئیں عبد اللہ اور ایک لڑکی۔ اس کے بعد حضرت خدیجہؓ کے یہ شوہر فوت ہو گئے۔

پھر حضرت خدیجہؓ کا دوسرا نکاح ابوہالہ سے ہوا۔ وخالفہ ابن حجر حیث قال و کانت تحت ابی ہالۃ ثم تزوجها عتیق (جمع ۳۹) فولدت له ذکرین ہالۃ و ہندا (جمع ۳۸) ابوہالہ سے ان کے دو بیٹے ہوئے ہند اور ہالہ اسی ہالہ کے نام پر وہ ابوہالہ کنیت سے معروف ہوئے ابوہالہ کا انتقال ہوا تو حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس سال تھی ابوہالہ کی وفات کے بعد حضور اقدس ﷺ سے نکاح ہوا اس وقت آپؐ پچیس سال (۲۵) کے تھے ولہا یومئذ اربعون سنۃ (جمع ۳۸) ان کا چھوٹا بیٹا ہند بھی اپنی ماں کے ساتھ حضور اقدس ﷺ کی تربیت میں آیا اور آپؐ کا ربیب بن گیا اور خوش

نصیب تھا کہ اس نے نبوت کے دامن میں پرورش پائی۔

آپؐ کی تمام اولاد حضرت خدیجہؓ کے بطن سے ہوئی صرف حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہ کے بطن سے ہوا۔ وصارت خلیجۃ ام اولادہ الذکور والاناث سوی ابراہیم (جمع ۳۹)

سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ آپؐ پر ایمان لائیں آپؐ کے مناقب اور فضائل بہت ہیں زمانہ جاہلیت میں آپؐ مالدار خاتون تھیں انہوں نے ساری دولت حضور اقدس ﷺ کے ایک اشارہ پر آپؐ کے قدموں میں نچھاور کر دی نبوت کے دسویں سال رمضان المبارک میں انتقال ہوا تو حضور اقدسؐ نے خود قبر میں اتر کر جنت المعلىٰ میں دفن فرمایا۔

﴿ حضرت حسن ﴾

(۳۲)

عن الحسن بن علي - هند بن ابی ہالہ نے یہ روایت حضرت حسن بن علیؓ سے لی جو حضور اقدسؐ کے نواسے اور خورد سالہ صحابی ہیں سبط المصطفیٰ وریحانہ و سید شباب اہل الجنة (مناوی ص ۳۹) ابو محمد کنیت تھی، ہجرت کے تیسرے سال رمضان المبارک میں پیدا ہوئے حضور اقدس ﷺ کی رحلت ہوئی تو آپؐ کی عمر سات سال تھی ان سے بائیس روایات منقول ہیں جو انہوں نے براہ راست حضور اقدس ﷺ کی زبان مبارک سے سنی تھیں دونوں بھائیوں (حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ) کے بارے میں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنة یعنی حضرت حسن اور حضرت حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہوں گے۔ یہ حضرت علیؓ کے بڑے صاحبزادے تھے آپؐ ہی کے نام سے حضرت علیؓ کی کنیت ابو الحسن تھی حضرت فاطمہؓ سے حضرت علیؓ کے تین بیٹے حسن، حسین، محسن اور ایک بیٹی ام کلثوم ہوئیں۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں ولما قتل ابوہ بايعه على الموت اربعون الفأثم سلم الامر الى معاوية في سنة احدى واربعين تحقيقاً لما اخبر به صلى الله عليه وسلم بقوله ان ابني هذا سيد ولعل الله ان يصلح به بين فتيين عظيمتين من المسلمين مات في سنة خمس واربعين وبقي نسله من حسن بن حسن وزيد بن حسن (جمع ص ۳۹) (جب حضرت حسنؓ کے والد گرامی شہید کر دیے گئے تو چالیس ہزار افراد نے آپؐ کے

ہاتھوں موت پر بیعت کی، پھر اکتالیس ہجری میں حضرت معاویہؓ خلیفہ منتخب کئے گئے، حضور اکرم ﷺ کی یہ پیش گوئی سچی ثابت ہوگئی کہ میرا یہ بیٹا پیشوا بنے گا اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ پر مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح فرمائے گا۔ آپؐ پینتالیس ہجری میں انتقال فرما گئے اور آپؐ نسل حسن بن حسن اور زید بن حسن سے چلی۔

(۳۳) ﴿ہند بن ابی ہالۃ﴾

قال سالت خالی ہند بن ابی ہالۃ حضرت حسنؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالۃ سے پوچھا یہ وہی ہند ہیں جو حضور اقدس ﷺ کے ربیب تھے، حضرت خدیجہؓ کا جب حضور اقدس ﷺ سے نکاح ہوا تو یہ بھی اپنی ماں کے ساتھ آپؐ کی پرورش اور تربیت میں آئے گویا یہ حضرت فاطمہ الزہراءؓ کے مادری بھائی ہیں اسلئے حضرت حسنؓ انہیں خالی یعنی اپنے ماموں سے پکار رہے ہیں ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں - اخا امہ الاضافی وہی فاطمۃ الکبریٰ سیدۃ نساء العالمین بنت سید المرسلین (جمع ص ۳۹)

شیخ عبدالرؤفؒ فرماتے ہیں ہو ربیب المصطفیٰ و ہالۃ اسم لدارۃ القمر قتل مع علی یوم الجمل وقیل مات فی طاعون عمواس وبقی مدۃ لم یجد من یدفنہ لکثرۃ الموتی حتی نادى مناد واربیب المصطفیٰ فترک الناس موتاہم ورفعہ علی الاصابع حتی دفن (مناوی ص ۳۹)

(۳۴) ﴿ابوموسیٰ محمد بن شنی﴾

- یہ امام ترمذیؒ کے استاذ ہیں بڑے ثقہ متقی صاحب ورع اور پرہیزگار امام تھے، اصحاب صحاح ان کے شاگرد ہیں اخرج حلیثہ الائمة الستۃ فی صحاحہم (جمع ۵۴) ۲۵۲ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ ابن عیینہ اور غندر سے روایت کرتے ہیں وخرج لہ الجماعة (المواہب ۲۸)

(۳۵) ﴿محمد بن جعفر﴾

ابو عبد اللہ کثیت تھی لقب غندر تھا حافظ کبیر جلیل القدر تھے (مناوی ۵۴) ۱۹۲ھ یا ۱۹۳ھ یا ۱۹۴ھ

میں انتقال ہوا اس سے قبل حدیث نمبر ۳ صفحہ نمبر ۵۰ میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔

﴿شعبة﴾

(۳۶)

ابن الحجاج ہیں جس کا تذکرہ حدیث نمبر ۳ صفحہ نمبر ۵۰ میں گزر چکا ہے قال الشافعی لولا شعبة ما عرف الحديث بالعراق (المواہب ۱۳) بہت عبادت گزار تھے قال ابوبکر البکراوی ماراثیت احداً عبد الله من شعبة لقد عبد الله حتى جف جلدہ علی عظمہ واسود (تذکرۃ الحفاظ ص ۱۹۳ ج ۱) کان متزوجاً بام محمد بن جعفر ولذلك جالسه عشرين سنة (المواہب ۲۸)

﴿سماک بن حرب﴾

(۳۷)

یہ ابوالغیرۃ الکوفی ہیں علماء تابعین میں سے ہیں اسی (۸۰) صحابہ کرامؓ کو پایا ہے ادراک ثمانین صحابياً (منلوی ۵۴) ثقہ ہیں امام ابن المبارکؒ نے ان کو ضعیف کہا ہے قال ابن المبارک ضعیف الحديث (المواہب ۲۸) صحاح میں سے چار نے اور امام مسلمؒ نے ان سے تخریج کی ہے وہو ثقة ثبت اخرج له مسلم والاربعة (مواہب ۲۸) ابن حرب کہہ کر سماک بن الولید سے احتراز کیا گیا ۱۲۳ھ میں وفات پائی (منلوی ۵۴)

﴿جابر بن سمرہ﴾

(۳۸)

بیٹا بھی صحابی ہے اور باپ بھی امام مسلمؒ، امام ابو داؤدؒ اور جماعت محدثین ان سے تخریج کرتے ہیں صحابیان خرج لایہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وله الجماعة کلہم (المواہب ۲۸) حضرت جابرؓ کی کنیت ابو عبد اللہ العامری ہے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے بھانجے ہیں کوفہ آئے ۷۷ھ یا ۷۸ھ یا ۷۹ھ میں انتقال ہوا۔

﴿ہشاد بن سری﴾

(۳۹)

کوفہ کے رہنے والے حافظ الحدیث اور عابد زاہد اور ثقہ تھے وکان یقال له راہب الکوفۃ لتعبده (المواہب ۲۹) امام بخاریؒ نے کتاب الخلق میں ان سے روایت نقل کی ہے اور امام مسلمؒ نے بہت

سے روایات کی ان سے تخریج کی ہے خرج له مسلم والاربعة (المواہب ۲۹) ۲۲۳ھ میں انتقال ہوا۔

(۴۰) ﴿عَبْثُ بْنُ قَاسِمٍ﴾

- یہ بھی کوئی ہیں اور ثقہ راوی ہیں کوفی ثقة خرج له الجماعة (المواہب ۲۹) مروی عن حصین بن عبدالرحمن ومغيرة الضبی والعلاء بن المسيب وعنه خلف بن هشام وقتيبة بن سعيد وهناد بن سری ۱۷۸ھ میں وفات پائی (تذکرۃ الحفاظ ص ۲۵۹ ج ۱)

(۴۱) ﴿أَشْعَثُ﴾

امام بخاریؒ نے اپنی تاریخ میں ان سے روایت نقل کی ہے مسلم نسائی اور ترمذی بھی ان سے تخریج کرتے ہیں ابو زرعه نے انہیں لین اور بعض نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

یعنی ابن سوار و هذا من كلام المصنف او هناد او عبث و كيفما كان فيه الثقات على مذهب البعض ولم يقل اشعث بن سوار محافظة على الاختصار على الاصول او لئلا يتوهم ان ابن سوار لبيان النسب لا لبيان الكنية (مناوی ۵۶)

ولم يقل اشعث بن سوار محافظة على لفظ الشيخ من غير زيادة وهذا دأبهم في رعاية الامانة (جمع ۵۶)

(۴۲) ﴿حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّوَاسِيِّ﴾

الرواسی اپنے جد کی طرف منسوب ہیں وهو منسوب لجدہ رواس وهو الحارث بن كلاب (المواہب ۳۰) حضرت ابوالفتح وعطیہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے سفیان وابن المبارک نے تخریج کی ہے ۱۹۰ھ میں انتقال ہوا (مناوی ۵۷)

علامہ ڈھمیؒ نے آپؒ کو الحافظ الامام المتقن کے الفاظ سے ذکر کیا ہے۔ اتنی علیہ احمد و وثقه ابن معین وقال ابوبکر بن شيبه قل من رآيت مثله (تذکرۃ الحفاظ ص ۲۸۸ ج ۱)

﴿ زہیر ﴾

(۴۳)

یہ خدیج کے بیٹے ہیں زہیر اور خدیج دونوں تصغیر کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں اصحاب صحاح ستہ نے ان سے تخریج کی ہے وہو ثقة حافظ (المواہب ۳۰) ۷۳ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں زہیر دو ہیں ایک زہیر بن حرب بن شداد النسائی ہے جن سے امام مسلمؒ نے ہزار سے بھی زیادہ احادیث روایت کی ہیں اور دوسرے زہیر بن محمد التیمی ہیں ضعف لعلم استقامة رواية اهل الشام عنه قال ابو حاتم حدث بالشام من حفظه فكثر غلطه وزہیر فی ہذا الحلیث هو التیمی لان الاول لم یلزمک ابا اسحق عرفت ذلك من الرجوع الى تاريخ وفاة ابي اسحق (جمع ص ۵۷)

﴿ ابوداؤد المصاحفی ﴾

(۴۴)

نام سلیمان بن سلم ہے ابوداؤد کنیت ہے مصاحفی، مصاحف کی طرف نسبت ہے جس کا مفرد مصحف آتا ہے قرآن مجید کو مصحف کہتے ہیں جب کوئی نسبت جمع کی طرف کی جائے تو جمع کو مفرد کی طرف لوٹایا جاتا ہے وکان القیاس ان ینسب الی المفرد وهو مصحف (المواہب ۳۰) گویا مصحفی ہو ناچاہئے شارحین حدیث کہتے ہیں کہ مصاحفی غیر قیاسی ہے یہ صحف سے ماخوذ ہے بمعنی لکھنے کے قرآن یا کتابیں لکھا کرتے ہوں گے اور یہی ذریعہ روزگار ہوگا اسلئے مصاحفی کہلائے۔ ابوداؤد المصاحفی ثقہ ہیں ۲۳۸ھ میں ان کا انتقال ہوا ہے

﴿ النصر ﴾

(۴۵)

ابوالحسن المازنی النحوی البصری نزیل مروثقة ثبت اخرج حلیثہ الائمة الستة (جمع ۵۸) وقد التزموا اللام فی النصر وحذفها فی نصر فرقا بینہما (المنای ۵۸) روی عن هشام بن عروة وحمید الطویل وعنه اسحق بن راہویة واسحق الکوسج. قال العباس بن مصعب کان اماماً فی العربیة والحلیث وهو اول من اظهر السنة بمرو وخراسان الف کتبا کثیرة وولی قضاء مرو

۲۰۳ھ کے آخری دن ان کا انتقال ہوا (تذکرۃ الحفاظ ص ۳۱۴ ج ۱)

(۴۶) صالحؒ

صالح بن ابی الاخضر ہشام بن عبدالملک کے مولیٰ ہیں امام زہریؒ کے خادم تھے امام ترمذیؒ نے ان کو ضعیف کہا ہے ثبۃ البخاری (المناوی ۵۸) لیکن امام ڈھمیؒ نے ان کو صالح الحدیث قرار دیا خر ج لہ الاربعۃ (المواہب ۳۰)

(۴۷) ابن شہابؒ

نام محمد بن مسلم بن شہاب ہے یہ حدیث کے معروف امام زہریؒ ہیں المنسوب الی زہرۃ بن کلاب (جمع ۵۸) فقیہ کبیر تھے الفقیہ الحافظ تابعی صغیر متفق علی جلالۃ و اتقانہ (المناوی ۵۸) اپنے وقت کے عظیم محدث حافظ الحدیث اور جلیل القدر تابعی ہیں دس صحابہ سے روایت سنی ہے۔ امام ابواللیثؒ فرماتے ہیں مارایت اجمع ولا اکثر علمائہ محدثین کی ایک جماعت نے ان سے تخریج کی ہے قیل لمکحول من اعلم من رایت؟ قال ابن شہاب (المواہب ۳۰) اس کی مرویہ احادیث ۲۲۰۰ ہیں قال ابو داؤد حدیثہ الفان ومائتان النصف منها مسند (تذکرۃ الحفاظ ص ۱۰۹ ج ۱) آپؒ کا حافظہ بہت قوی تھا اس کے بھتیجے محمد بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ انہ حفظ القرآن فی ثمانین لیلۃ (تذکرۃ الحفاظ ص ۱۱۰ ج ۱) ۱۲۲ھ یا ۱۲۵ھ میں انتقال ہوا۔

(۴۸) ابوسلمہؒ

یہ حضرت عبدالرحمن بن عوفؒ کے بیٹے ہیں کبیر تابعی ہیں قرشی زہری اور مدنی ہیں احد الائمة واحد فقہاء المدینۃ السبعۃ تابعی امام جلیل وفی موتہ اقوال (مناوی ص ۵۸) ان کے نام میں اختلاف ہے بعض نے عبد اللہؒ بعض نے اسماعیل اور بعض نے ابراہیم بتایا ہے (مواہب ص ۳۰) وقال مالک ابن عوف الزہری المدنی الحافظ اسمہ کنیتہ (تذکرۃ الحفاظ ص ۶۳ ج ۱) ۹۴ھ یا ۱۰۴ھ میں انتقال فرمایا (تذکرۃ الحفاظ ص ۶۳)

﴿ ابوہریرہؓ ﴾

(۴۹)

حضرت ابوہریرہؓ مشہور صحابی ہیں ابوہریرہ کنیت ہے وسبب التكنية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى هرة في كمة فناداه بها (الانحافات ص ۴۵) ہجرت کے نویں سال ایمان لائے ان کے نام میں چالیس اقوال ہیں زمانہ جاہلیت میں ان کا نام عبد شمس تھا غیرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی عبدالرحمن علی الاصح من اربعین قولاً۔ حضور اقدس ﷺ نے آپؓ کا نام تبدیل کر کے عبدالرحمن رکھ دیا، یہی صحیح قول ہے۔ باپ کا نام صخر الدوسی تھا امام شافعیؒ کا ارشاد ہے احفظ من روى الحديث في دهره (مواہب ص ۳۰)

شیخ عبدالرؤفؒ فرماتے ہیں کان زکیاً فقیہا صاحب لیل وصوم (مناوی ص ۵۸) مدینہ منورہ کے والی مقرر ہوئے ان سے پانچ ہزار تین سو چوبتر ۵۳۷ روایات نقل ہیں۔

وہو اکثر الصحابة رواية باجماع العلماء (مناوی ص ۵۸) ۵۷ھ یا ۵۹ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا اور جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ پر علامہ طالب ہاشمی اور مولانا مفتی غلام الرحمن صاحب کی تصنیفات جامع ہیں۔

﴿ قتیبہؓ ﴾

(۵۰)

کنیت ابو رجاء البلخی ہے ثقہ راوی ہیں۔ خراسان کے مشہور محدث اور حافظ تھے قال النسائي ثقة مامون آپؓ نے مالک لیث سے سماع کی وروی عنہ الجماعة سوی ابن ماجہ قال ابن سیار وکان ثبتا صاحب سنة كتب الحديث عن ثلاث طبقات شعبان ۲۴۰ھ میں انتقال فرمایا (تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۲۴۶) مزید تفصیل راوی نمبر (۱) میں دیکھ لیں۔

﴿ الیث بن سعد ﴾

(۵۱)

متقی پرہیزگار اور صاحب ورع بزرگ تھے سالانہ اسی ہزار سے نوے ہزار تک دینار آمدن تھی مگر زکوٰۃ کبھی واجب نہ ہوئی کہ رقم کے آتے ہی فقراء پر صرف کر دیا کرتے تھے۔ کان دخله فی کل سنة

ثمانین الف دینار وما وجبت علیہ زکوٰۃ (مواہب ص ۳۱) خود مجتہد تھے مگر زیادہ تر رجحان ابوحنیفہؒ کے مسلک کی طرف تھا عظیم محدث بلکہ صاحب مسلک امام تھے امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ امام مالکؒ سے بھی زیادہ فقیہ تھے انہ کان افقہ من مالک (جمع ص ۵۹) مگر لائق تلامذہ نہ ملے اسلئے ان کے مسلک کی حفاظت نہ ہو سکی۔ کان نظیر مالک فی العلم لکن ضیع اصحابہ منہ (مواہب ص ۳۱) مصر میں مقیم ہوئے اور بروز جمعہ ۱۵ شعبان ۱۷۵ھ میں انتقال ہوا۔ امام شافعیؒ امام لیثؒ کی علمی عظمت، شہرت اور روایات سے واقف تھے وہ بھی زندگی کے آخری لمحات تک مصر میں مقیم رہے اور وہاں وفات پائی۔

(۵۲) ابو زبیرؒ

نام محمد بن مسلم المکی الاسدی ہے حافظ الحدیث اور ثقہ تھے حافظ ثقہ عند جمع لکن قال ابو حاتم لا یحتج بہ واقرہ النہی (منای ص ۵۹) ۱۲۸ھ یا ۱۲۹ھ میں وفات پائی وخرج له الجماعة۔ (مواہب ص ۳۱)

(۵۳) جابر بن عبد اللہؒ

یہ صحابی بن صحابی ہیں انصاری ہیں حضور اقدس ﷺ کے ساتھ سترہ (۱۷) غزوات میں شریک ہوئے۔ غزاع مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبع عشرة غزوة (مواہب ص ۳۱) وهو احد المکثرین عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جمع ص ۶۰) حضرت ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں ان کے والد جنگ احد میں شہید ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے پھر سے زندہ کر کے دریافت فرمایا ما تريد يا عبد الله؟ عرض کیا میں دوبارہ دنیا میں لوٹا دیا جاؤں وہاں پھر آپ کی رضا کے لئے دوبارہ شہید کر دیا جاؤں۔ والمعنی ارید زیادة رضاب وہی الشهادة بعد الشهادة (جمع ص ۵۹) اور یہ مقام و مرتبہ بہت اونچا، عظیم اور بلند ہے۔ بخلاف حال ابو یزید کے جب ان سے کہا گیا۔ کیا چاہتے ہو عرض کیا میں کچھ نہیں چاہتا میرا کچھ ارادہ ہی نہیں ہے اس موقع پر بعض السادة من اهل السعادة نے کہا ہے

ارید وصالہ ویرید ہجری فترک ما ارید لما یرید

میں محبوب کی ملاقات اور وصال چاہتا ہوں جبکہ وہ میری جدائی، ہجر اور مفارقت چاہتا ہے پس میں اپنے ارادہ اور چاہت سے ان کی چاہت کے مقابلہ میں دستبردار ہوتا ہوں گویا جوہ چاہتا ہے میں بھی وہی چاہتا ہوں۔ شاعر نے محبت کے عدم ارادہ کو ارادہ کہا یہ بہت پسندیدہ اور مستحسن عمل ہے حدیث قدسی میں ہے ترید وارید ولا یكون الا ما ارید رب فرماتے ہیں بندے! تم بھی چاہتے ہو اور میں بھی چاہتا ہوں مگر ہوگا وہی جو میں چاہتا ہوں۔ البتہ ملا علی قاریؒ نے یہ بھی کہا ہے کہ بعض لوگوں کا یہ قول کہ

لیس لی فی سواک حظ کیف مانشئت فاختبر فی

فجوة یعنی یہ محض جذباتی فیصلہ اور بے جا جرات ہے بندہ کئی بار آزمایا گیا ہے امتحان لیا گیا مگر نہ تو اس نے صبر کیا اور نہ شکر، فما ایسر الدعوی وما اعسر المعنی (جمع ص ۶۰)

(۵۴) یزید بن ہارونؒ

ابو خالد کنیت ہے الواسطی نسبت ہے نہایت متقی، احد الاعلام، حافظ الحدیث اور بڑے عابد و زاہد تھے متقن عابد اخرج حدیثہ الائمة الستة وهو احد الائمة المشهورین بالحديث والفقه سمع كثيرین من التابعین وتبعهم (جمع ص ۶۳) قال ابن الملبنی مراثیت احفظ من یزید بن ہارون وقال احمد کان یزید حافظا متقنا ۲۰۶ھ میں انتقال ہوا (تذکرۃ الحفاظ ص ۳۱۸ ج ۱)

(۵۵) سعید الجریؒ

ابو ایاس کنیت تھی الجریؒ اپنے دادا جریؒ (مصغر) کی طرف نسبت ہے وهو ثقة، اخرج له الجماعة (مواہب ص ۳۲) هو محدث اهل البصرة روى عنه الائمة الستة (جمع ص ۶۳) ۱۴۳ھ میں انتقال ہوا۔

(۵۶) ابو الطفیلؒ

جلیل القدر صحابی ہیں عامر بن واثلہ نام ہے ولد عام الهجرة او عام احد (مواہب ص ۳۳) یہ مکہ

المکرمہ میں قیام پذیر تھے۔ صحابہ کرامؓ میں سب سے آخر میں ان کا انتقال ہوا۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ نے جن صحابہ کرامؓ سے ملاقات کی آپؓ ان میں سے ایک ہیں ان کا تعلق حضرت علیؓ کی جماعت سے تھا اسلئے علوی کہلاتے تھے۔

کان من شیعۃ علی ومحبیہ (مواہب ص ۳۳) ان کی تاریخ وفات میں اختلاف ہے بعض حضرات نے کہا ہے پہلی صدی ہجری کے آخر میں انتقال ہوا جبکہ اسماء الرجال کی کتب میں ۱۱۰ھ اور بعض روایات میں ۱۰۲ھ نقل ہوا ہے۔

(۵۷) ﴿عبداللہ بن عبدالرحمنؒ﴾

الدارمی التمیمی ہیں بعض نے سرقندی بتایا ہے لا الطائفی الثقفی کما وہم بعض الشراح (مواہب ص ۳۳) اور یہ بھی کہا گیا ہے سرقندی کے جید عالم تھے اپنے زمانہ کے امام تھے وہ حافظ کبیر ثقہ ثبت (مواہب ص ۳۳) ۲۵۵ھ میں انتقال ہوا۔ وقیل صاحب السنن (جمع ص ۶۶)

(۵۸) ﴿ابراہیم بن المنذر الحزامیؒ﴾

المنذر، انذار سے اسم فاعل ہے۔ الحزامی خاندانی نسبت ہے ان کا کوئی جد امجد حزام ہوگا اسی نام سے قبیلہ بنو حزام کی تشکیل ہوئی اور حزامی اسی نسبت کا نام ہے۔

صلوق تکلم فیہ احمد بن حنبل لاجل القرآن وروی عنہ اصحاب السنۃ (جمع ص ۶۶) خرج له البخاری والترمذی وابن ماجہ (مناوی ص ۶۶) هو الامام المحدث الثقہ ۲۳۶ھ محرم میں وفات پائی (تذکرہ ص ۴۷ ج ۲)

(۵۹) ﴿عبدالعزیز بن ثابت زہریؒ﴾

ان کے والد کا نام عمران بن عبدالعزیز ہے زہری قبیلہ بنو زہرہ کی طرف نسبت ہے۔ شیخ ابراہیم البیہقیؒ فرماتے ہیں وہو متروک الحلیث لکثرة غلطہ فانہ حدث من حفظہ لاحتراق کبہ فکثر غلطہ ولہذا قال الذہبی لا یتابع فی الحلیث لکن خرج له المصنف (مواہب ص ۳۳)

(۶۰) ﴿اسماعیل بن ابراہیم الاسدی﴾

ثقہ ہیں ثبت ہیں بخاری نسائی اور ترمذی (شمال میں) ان سے روایت کرتے ہیں ابن اخی موسیٰ بن عقبہ اسماعیل کے لئے صفت ثانی یا بدل یا اس کے لئے عطف بیان ہے ولس صفة لابراہیم فانہ اخو موسیٰ فکیف یوصف بانہ ابن اخی موسیٰ (مواہب ص ۳۳) ۱۶۹ھ میں انتقال ہوا۔

(۶۱) ﴿موسیٰ بن عقبہ﴾

ال زبیر کے مولیٰ ہیں مدینہ منورہ کے نامور علماء میں شمار ہوتے ہیں کان اسماً فی المغازی روی عنہ السیفیان وخرج له الجماعة (المواہب ۳۴) مغازی میں ان کی تصنیف بھی ہے قال احمد بن حنبل علیکم بمغازی موسیٰ بن عقبہ بلکہ علامہ ذہبیؒ نے تو واقدی کا یہ قول بھی کہ کان موسیٰ مفتیاً فقیہاً نقل کیا ہے (تذکرہ ۱۲۸ ج ۱) ۱۴۱ھ میں انتقال ہوا۔

(۶۲) ﴿کریب﴾

یہ مصغر ہے ابن ابومسلم ہیں المدنی الباشمی نسبت ہے خرج له الجماعة ثقة ثبت (مواہب ص ۳۴) ۹۸ھ میں مدنیہ منورہ میں انتقال ہوا۔

(۶۳) ﴿حضرت عبداللہ بن عباسؓ﴾

ابوالخلفاء کنیت ہے ولادت ہجرت سے تین سال قبل مکہ المکرمہ میں ہوئی حضور اقدس ﷺ کے چچا زاد بھائی ہیں حضرت عباسؓ آپ کے چچا تھے حضرت عبداللہؓ صغار صحابہ نہیں شامل ہیں۔ باپ بیٹا دونوں جلیل القدر صحابی ہیں آپ کی وفات کے وقت حضرت عبداللہؓ کی عمر دس (۱۰) سال تھی بعض نے ۱۳ سال بتائی ہے۔ احمدؒ نے ان سے بلا واسطہ اور بالواسطہ ۱۴۰ روایات نقل کی ہیں جبکہ بعض روایات ایسی بھی ہیں جو حضرت عبداللہؓ نے خود حضور اقدس ﷺ کی زبان مبارک سے سن کر نقل کی

ہیں۔ روی الفواستمائة وستين حديثا (۳۹) امت میں سب سے بڑے مفسر قرآن ہیں ترجمان القرآن لقب ہے اور حیر امت ہیں اور کیوں نہ ہوتے کہ حضور اقدس ﷺ نے خود اپنی زبان مبارک سے ان کے لئے دعا فرمائی اللهم علمه الكتاب اللهم فقهه في الدين (بخاری ج ۱ ص ۲۶ و ۵۳۱) شیخ عبدالرؤف لکھتے ہیں حبر الامّة وترجمان القرآن وابن عم حبيب الرحمن وابي الخلفاء عبد الله (مناوی ص ۶۷) آپ علم و فضل جو دو سخا میں معروف تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی خالہ حضرت یمونہؓ امہات المؤمنین میں شامل تھیں اسلئے آپ ہر وقت حضور اقدس ﷺ کے پاس رہتے تھے آپ کے طور طریقوں سنتوں اور اعمال کو قریب سے دیکھنے اور سیکھنے کا موقع ملا کچھ عرصہ کوفہ کے گورنر بھی رہے یہ حضرت علیؓ کا دور خلافت تھا مگر یہ منصب راسن نہ آیا بالآخر چھوڑ دیا اس کے بعد طائف میں مقیم ہو گئے قبر مبارک بھی طائف میں ہے آپ کے نام سے طائف میں ایک قدیم مسجد بھی ہے آپ کی قبر مبارک اس مسجد کی دیوار کے ساتھ ہے ۷۸ھ یا ۷۸ھ میں انتقال ہوا۔ ابن الحنفیہ نے فرمایا مات ربانی هذه الامّة وهو احد الستة المكثرين الرواية ومناقبه اكثر من ان تذكره هو احد العبادلة الاربع (مناوی ص ۶۷)

(۶۴) حاتم بن اسماعیلؒ

حاتم قائم کے وزن پر ہے ابن اسماعیل سے مراد الحارثی ہیں اخراج حدیثہ اصحاب السنن الستة (مواہب ص ۳۲) ۱۸۷ھ میں انتقال ہوا۔

(۶۵) جعد بن عبدالرحمنؒ

جعد سعد کے وزن پر ہے ایک نسخہ میں جعید (بالتصغیر) نقل ہوا ہے جعد سے امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے روایت کی ہے ثقہ خرج له الشيخان و ابو داؤد والنسائی (مناوی ص ۶۸)

(۶۶) سائب بن یزیدؒ

صحابی رسولؐ ہیں۔ ہجرت کے دوسرے سال پیدا ہوئے ۸۰ھ میں انتقال ہوا خور و سال صحابہؓ سے

ہیں حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہؓ سے روایت کرتے ہیں قال النہبی وروایتہ فی الکتاب کلہا (مواہب ص ۳۴) مات بالمدينة سنة احدى وتسعين ۹۱ وقيل سنة ست وثمانين ۸۶ (مناوی ص ۶۷)

(۶۷) ﴿سعيد بن يعقوب الطالقاني﴾

طالقان، ایران کے علاقہ قزوین کا ایک شہر ہے سعید بن یعقوبؒ اسی شہر کے رہنے والے تھے ثقہ ہیں ابوداؤد ترمذی اور نسائی نے ان سے روایت کی ہے قال ابن حبان ربما اخطا (مناوی ص ۷۲) ۲۳۴ھ میں انتقال ہوا۔

(۶۸) ﴿اليوب بن جابر﴾

علاقائی نسبت الیمانی ہے بعد میں کوفہ چلے آئے تو الکوفی کہلائے ابوداؤد اور ترمذی نے ان سے تخریج کی ہے یہ سماکؒ، بلالؒ من المندر اور خلف سے روایت کرتے ہیں۔ قتیبة بن سعید اور ابن ابی لیلیٰ ان سے روایت کرتے ہیں قال ابوزرعہ ضعیف (مواہب ص ۳۶)

(۶۹) ﴿سماک بن حوْب﴾

تابعی جلیل (جمع ص ۷۲) ابوالمغیرہ کنیت ہے النہلی نسبت ہے اُسی (۸۰) صحابہ کرامؓ کو پایا وہو ثقہ لکن ساء حفظه ولذلك قال ابن المبارک 'ضعیف الحديث وکان شعبۃ بضعفه (مواہب ص ۳۶) ۱۲۳ھ میں انتقال ہوا

(۷۰) ﴿ابومصعب المديني﴾

نام مطرف بن عبد اللہ الہذالی ہے بعض نے احمد بن ابی بکر الزہری بتایا ہے المملنی، مدینۃ الرسول کی طرف نسبت ہے بعض نسخوں میں المملینی آیا ہے جو مدائن کی طرف نسبت ہے جو بغداد کا ایک شہر ہے مگر ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں وفي الصحاح النسبة لطية مدني ولمدينة المنصور يعني بغداد مدینینی فالمدینینی هنا لا یصح لانه من طية (جمع ص ۷۲) بعض نے مدینی اور مدنی کا یہ فرق کیا ہے کہ المملینی من اقام بطیة والمملنی من اقام بها ثم فارقها ابومصعب کنیت ہے۔ ابن معین نے

انہیں ثقہ کہا ہے من کبائر الفقهاء (مناوی ص ۷۳) ابوداؤد ترمذی اور نسائی نے ان سے روایت کی ہے شمال ترمذی میں ان سے صرف یہی ایک روایت منقول ہو لیس لہ فی هذا الكتاب سوى هذا الحديث (۷۳) ۲۲۰ھ میں ۸۳ سال کی عمر میں وفات پائی

(۷۱) ﴿يوسف بن الما جشون﴾

نام یوسف بن یعقوب بن ابی سلمة بن الماجشون ہے رخساروں میں سرخی کی وجہ سے ماجشون کہلائے وہ عظیم المرتبت امام تھے امام مالکؒ کے پیروکار تھے ماجشون لفظ فارسی ماہ گون سے معرب ہے جس کا معنی چاند کے مانند کے ہیں۔

بعض نے مے گون سے معرب لیا ہے یعنی شراب کی مانند سرخ اور خوبصورت ہے واما قيل له الماجشون لحمرة خديه وهذه لغة اهل المدينة (جمع ص ۷۳) آپؒ اپنے والد زہری مقبری سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام احمدؒ روایت کرتے ہیں جبکہ شیخین ترمذی و نسائی اور ابن ماجہ نے ان سے تخریج کی ہے۔ ثقہ ہیں ۲۸۵ھ میں انتقال ہوا۔

(۷۲) ﴿عن ابیه﴾

مراد یعقوب بن ابی سلمة بن الماجشون ہے ابن حبان نے ان کی توثیق کی ہے یہ حضرات صحابہ کرامؓ سے بطریق ارسال روایت نقل کرتے ہیں روى عن الصحابة مرسلاً (مواہب ص ۳۶) اور اعرج سے بھی روایت نقل کرتے ہیں۔ جبکہ ان کے دو بیٹے خود اپنے والد سے نقل کرتے ہیں امام مسلمؒ نے ان سے تخریج کی ہے ۱۲۴ھ میں انتقال ہوا۔

(۷۳) ﴿عاصم بن عمر بن قتادة﴾

الملنی الاوسی الانصارى الطفری ہیں ذہبی کا قول ہے کہ ثقہ ہیں وکان کثیر الحديث علامة بالمغازی خرج له الجماعة (مناوی ص ۷۳) اخرج حديثه الائمة الستة (جمع ص ۷۳) ۱۲۰ھ میں فوت ہوئے۔

(۷۴) ﴿حضرت رمیثہ﴾

حذیفہ کے وزن پر ہے یہ عمرو بن ہشام کی بیٹی ہے والدۃ القعقاع صحابیۃ صغیرۃ خرج لها النسائی والمصنف (منوای ص ۷۳) لها حدیثان احد ہما ہذا وثانیہما فی صلاة الضحیٰ روتہ عن عائشۃ (مواہب ص ۳۷)

(۷۵) ﴿ابوعاصم﴾

ان کا نام ضحاک ہے انبیل لقب ہے ابوعاصم کنیت ہے البصری نسبت ہے امام بخاری کے شیوخ سے ہیں۔ الحافظ شیخ البخاری لقب بالنبیل لان القیل قدم البصرۃ فلنہب الناس ینظرونہ فقال ابن جریر مالک لا تلہب قال لا آخذ عنک عوضاً فقال انت نبیل اولکبر انفہ اولقبہ بہ المہدی ثقۃ من التاسعة (منوای ص ۷۶)

اکابر محدثین میں سے ہیں صاحب مناقب وفضائل ہیں صحاح ستہ کی تمام کتابوں میں ان کی روایات موجود ہیں ۲۱۲ھ میں انتقال ہوا۔

(۷۶) ﴿عزرة بن ثابت بن ابی زید الانصاری﴾

البصری ہیں اصحاب صحاح ستہ ان سے تخریج کرتے ہیں ثقہ ہیں خرج له الستہ (منوای ص ۷۶) قال ابن معین و ابو داؤد والنسائی ثقہ (تہذیب التہذیب ص ۷۳ ج ۷) ۲۱۲ھ یا ۲۱۵ھ میں انتقال ہوا۔

(۷۷) ﴿علباء بن احمر الیشکری﴾

البصری ہیں عکرمہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں ان سے ابن واقد وغیرہ نے روایت کی ہے۔ وهو ثقہ صلوق خرج له المصنف ومسلم والنسائی وابن ماجہ (مواہب ص ۳۸)

ابن حبان نے اس کو ثقات میں ذکر کیا ہے عن احمد بن حنبل لا باس بہ لا اعلمہ الا خیراً (تہذیب التہذیب ص ۲۳۲ ج ۷)

(۷۸) ﴿عمر ابن الخطاب الانصاری﴾

ابوزید کنیت ہے الانصاری، البدری الحضرمی ہیں جلیل القدر صحابی ہیں امام مسلم اور حضرات اربعہ نے ان سے تخریج کی ہے صحابی جلیل من الاربعۃ الذین جمعوا القرآن فی زمنہ صلی اللہ علیہ وسلم (جمع ص ۷۶)

(۷۹) ﴿ابوعمار الحسین﴾

حریث الخزاعی باپ کا نام ہے قبیلہ بنو خزاعہ سے تعلق ہے سفیان بن عیینہ، فضیل بن عیاض اور وکیع وغیرہ ان سے تخریج کرتے ہیں ثقہ ہیں امام مسلم اور امام بخاری نے بھی ان سے روایات اخذ کی ہیں۔ شیخ ابراہیم اللیجوری لکھتے ہیں کہ امام ابن خزمیہ کہتے ہیں کہ میں نے ان کو خواب میں سبز رنگ میں ملبوس حضور اقدس ﷺ کے منبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا آپ قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت کر رہے تھے اَمَّ یَحْسِبُونَ اَنَا لَا نَسْمَعُ سُرْهَمَ وَنَجْوَہِمَ کیا وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم ان کی پوشیدہ اور مخفی سرگرمیوں کو نہیں جانتے ادھر آپ کی قبر مبارک سے حقاً حقاً کی آوازیں آرہی تھیں (مواہب ۳۹) اس خواب سے ابوعمار الحسین کی فضیلت ظاہر ہے تاہم شرعاً خواب کس چیز کی قطعی دلیل نہیں ہوتا ۳۴۳ھ میں انتقال ہوا۔

(۸۰) ﴿علی بن حسین بن واقد﴾

راوی صدوق ہیں مگر ان پر ارجاء کا الزام لگایا گیا ہے ابو حاتم نے انہیں ضعیف کہا ہے امام نسائی فرماتے ہیں لا یاس بہ امام عبداللہ بن مبارک سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن راہویہ نے روایت کی ہے امام بخاری نے کتاب الادب میں اور ائمہ اربعہ نے اپنی اپنی سنن میں ان سے تخریج کی ہے ۲۱۱ھ میں انتقال ہوا۔

(۸۱) ﴿حدثنی ابی﴾

مراد حسین بن واقد ہیں جو عکرمہ اور ثابت البنانی سے روایت کرتے ہیں ان سے ابو شقیق اور

دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے امام مسلمؒ ان سے تخریج کرتے ہیں ابن معینؒ نے انہیں ثقہ کہا ہے ولم یرو تضاہد وقال له مناکیر (مناوی ۷۸) ۱۵۷ھ میں وفات پائی۔

(۸۲) ﴿عبداللہ بن بریدہ﴾

ثقات تابعین سے ہیں من ثقات التابعین (مناوی ۷۸) محدثین کی ایک جماعت ان سے تخریج کرتی ہے وثقہ ابو جاتم وغیرہ وخرج له الجماعة (مواہب ۳۹) اخرج حلیثہ الائمة الستة فی سنتهم (جمع ۷۸) قال ابن حبان ولد عبد الله سنة ۱۱۵ ھ وهو واخوه سليمان توامان (تہلیب التہلیب ص ۱۳۸ ج ۵)

(۸۳) ﴿حضرت بریدہ﴾

حضرت بریدہؒ حضور اقدس ﷺ کے جلیل القدر صحابی ہیں وهو صحابی اسلم قبل بدر ولم يشهد ها (مواہب ۳۹) سكن المدينة ثم البصرة ثم مرو وتوفي بها (جمع ۷۸) شهد خيبر وفتح مكة واستعمله النبي صلى الله عليه وسلم على صلقات قومه روى عنه ابنان عبد الله وسليمان وعبد الله بن اوس الخزاعي (تہلیب التہلیب ص ۷۸ ج ۱) ۶۲ ھ یا ۶۳ ھ میں انتقال ہوا۔

(۸۴) ﴿بشر بن الوضاح﴾

بشر، صدق کے وزن پر ہے ابو الہیثم کثرت ہے البصری نسبت ہے صدوق تھے ابن حبانؒ نے انہیں ثقہ کہا ہے خرج له في الشمائل روى عن ابي عقيل وغيره اور ان سے بندار وغیرہ نے روایت کی ہے (مواہب ۴۳) علامہ ابن حجرؒ نے فرمایا وروى عنه البخارى في التاريخ . قال عبدالعزيز بن معاوية كان من خيار الناس مات سنة ۲۲۱ ھ (تہلیب ص ۴۰۵ ج ۱)

(۸۵) ﴿ابو عقیل﴾

الدورقي نسبت ہے دورق (بفتح الدال وسكون الواو) فارس میں ایک شہر کا نام ہے ان کا نام بشیر تھا عقبہ والد کا نام ہے ثقہ خرج له الشيخان والمصنف ابو التوکل اور معبدی سے روایت کرتے

ہیں ان سے بہرنے روایت کی ہے (مواہب ۴۳) تاہم مواہب کے حاشیہ میں مصصح نے لکھا ہے معروف بہز (زا کے ساتھ) ہے بہر نہیں ہے۔ بہز بن حکیم بن معاویہ بن حیدۃ القشیری ۱۰۸ھ یا ۱۰۹ھ میں انتقال ہوا (مناوی ۸۵)

(۸۶) ﴿ابونضرؓ﴾

اجلہ تابعین سے ہیں نام منذر بن مالک ہے قبیلہ عوف کی طرف نسبت کی وجہ سے عوفی کہلاتے ہیں بعض نے کہا عوفہ کوفہ میں ایک محلہ ہے اسی کی طرف منسوب ہیں خرج لہ الجماعة (مواہب ۴۳) روی عنہ الستہ (جمع ۸۵) ۱۰۸ھ یا ۱۰۹ھ میں وفات پائی (مناوی ۸۵)

(۸۷) ﴿حضرت ابوسعید الخدریؓ﴾

نام سعد بن مالک بن سنان ہے انصاری ہیں بنی خدرہ کی طرف نسبت کی وجہ سے الخدری کہلاتے ہیں اخرج حلیثہ ارباب الصحاح الستہ (جمع ۸۶) حضور اقدس ﷺ کے دست مبارک پر اس بات پر بیعت کی تھی کہ دین اسلام کے راستہ میں کسی بھی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہیں کروں گا۔ بايع المصطفىٰ على ان لا تاخذہ فی اللہ لومة لائم (مناوی ۸۶) بولایہ صحبہ وشہد ما بعد احد (جمع ۸۶) ومات سنة اربع وستين وخرج له الجماعة (مناوی ۸۶) ویروی ان اباسعید کان من اهل الصفة صحیحین میں (۴۳) احادیث آپ سے منقول ہیں اور صرف امام بخاریؒ نے (۱۶) اور امام مسلمؒ نے (۵۲) احادیث روایت کی ہیں (تذکرۃ الحفاظ ص ۴۴ ج ۱)

(۸۸) ﴿ابوالاشعث احمد بن مقدامؓ﴾

ان کا تعلق قبیلہ بنی عجل کے ساتھ ہے اس لئے العجلی کہلاتے ہیں البصری نسبت ہے ابو الاشعث کثیت ہے وفی رواۃ ابوالشعثاء (مناوی ۸۶) صدوق ہیں امام بخاریؒ اور امام نسائیؒ ان سے روایت کرتے ہیں قال ابن خزيمة کان کیساً صاحب حلیث (تہذیب ص ۷۱ ج ۱) - ۲۵۳ھ

میں انتقال ہوا۔

﴿حماد بن زید﴾

(۸۹)

ابو اسماعیل کثیت ہے بہت متقی اور ثقہ امام تھے صحاح نے ان سے تخریج کی ہے اخراج حدیثہ فی الصحاح (جمع ۸۶) ابن معین کا قول ہے لیس احد اتقن منه وقال ابن یحیٰ مارایت احدا احفظ منه (جمع ۸۷)

قال ابن مہدی مارایت بالبصرة افقه منه ولا اعلم بالسنة منه (مناوی ۸۶) ۹۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۷۹ھ میں انتقال ہوا۔ (تہذیب ص ۱۰ ج ۳)

﴿عاصم الاحول﴾

(۹۰)

احول ناقص العین کو کہتے ہیں یہ لفظ تعارف کیلئے ہے تحقیر کے لئے نہیں عاصم کے والد ابو عبد الرحمن سلیمان البصری ہیں ثقہ راوی ہیں ابن قطان کے سوا کسی نے بھی ان کے بارے میں کوئی بات نہیں کی ہے اور ان کی بات کرنے کی وجہ بھی یہ ہے کہ عاصم حکمران جماعت میں شریک ہو گئے تھے کہ مدائن کے قاضی بن گئے تھے لم يتكلم فيه الا ابن القطان (جمع ۸۷)

صحاح میں ائمہ ستہ نے ان سے تخریج کی ہے ثقة خرج له الستہ (مواہب ۴۳) وقال سفیان حافظ البصرة اربعة فذكره منهم (مناوی ۸۷) قال احمد شيخ ثقة من حفاظ الحديث (تہذیب ص ۳۹ ج ۵) ۱۴۱ھ یا ۱۴۲ھ میں انتقال ہوا۔

﴿عبداللہ بن سر جس﴾

(۹۱)

صحابی رسول ہیں بعض نے مزنی اور بعض نے المنخرومی نسبت بتائی ہے بصرہ میں سکونت پذیر تھے اخراج حدیثہ الاثمة الستہ (جمع ۸۷) روى عن النبي ﷺ وابی هريرة وعنه عاصم الاحول وقادة وغيرهم (تہذیب ص ۲۰۴ ج ۵)

(۹۲) ﴿اسماعیل بن ابراہیم﴾

ثقة راوی ہیں۔

(۹۳) ﴿عبد الرحمن﴾

باپ کا نام ابوالزناد اور اصل نام عبداللہ بن ذکوان ہے المدنی ہیں قریش کے مولیٰ ہیں صدوق ہیں وثقه مالک (مواہب ۴۵) امام بخاریؒ نے تعلیق میں صحاح اربعہ اور مسلم نے اپنی صحیح میں تخریج کی ہے صدوق اخرج حلیثہ البخاری فی التعلیق ومسلم والاربعة فی صحاحہم تغیر حفظہ لما قدم بغداد (جمع ۹۱) جب بغداد تشریف لائے تو علمی مقام ملا احد العلماء الکبار کان یفتی ببغداد (مواہب ۴۵) اور حافظ کزور ہو گیا تھا ۱۷۷ھ میں بغداد میں انتقال ہوا۔

(۹۴) ﴿ہشام بن عروہ﴾

ان سے خلق کثیر نے روایت کی ہے ائمہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ کان حجة اماما وهو احد الاعلام (مواہب ۴۵) قال ابو حاتم ثقة امام فی الحديث (تہذیب ۴۵ ج ۱) قال ہشام مسح ابن عمر برأسی ودعالی قال ابن سعد کان ہشام ثقة ثبتا کثیر الحديث حجة (تذکرۃ الحفاظ ص ۱۴۲ ج ۱) ۱۴۷ھ میں انتقال ہوا۔

(۹۵) ﴿عن ابیہ﴾

یعنی عروہ بن زبیر بن العوام جلیل القدر تابعی عالم فقیہ عابد ثقہ اور صائم اللہم تھے کان رجلاً صالحاً لم یدخل فی شئ من الفتن (تہذیب ص ۶۲ ج ۱) ولد فی آخر خلافة عمرؓ مات سنة اربع وتسعين (تذکرۃ الحفاظ ص ۶۳ ج ۱) وهو احد فقهاء المدينة السبعة المذكورین فی قوله

الا کل من لم یقتدی بالئمة فقسمتہ ضیڑی عن الحق خارجه

فخلہم عیباللہ عروہ قاسم سعید ابوبکر سلیمان خارجه

عروہ کا سن وفات ۹۳ھ یا ۹۴ھ یا ۹۵ھ بتایا جاتا ہے کان ثقة فقیہاً عالماً ثبتاً ماموناً یصوم اللہم (مناوی ۹۱)

حضرت عروہؓ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی بڑی بہن حضرت اسماءؓ کے فرزند تھے ام المومنین سے اکثر روایات بیان کرنے والے عروہ ہی ہیں۔

(۹۶) ﴿ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ﴾

سیدہ عائشہ صدیقہؓ، صدیقہ بنت الصدیق ہیں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی اور حضور اقدس ﷺ کی سب سے کم عمر زوجہ ہیں بڑی فقیہہ، فصیحہ، العارفہ، بلیغہ، عالمہ، محدثہ تھیں ایام العرب میں انہیں مہارت حاصل تھی روایت حدیث میں المکثرہ تھیں۔ المبراة فی القرآن المبشرۃ بالجنة (اتحافات ۶۵) ان کو نو (۹) سال تک حضور اقدس ﷺ کی زوجیت و رفاقت اور صحبت کا شرف حاصل رہا، امہات المومنین میں صرف سیدہ عائشہؓ ہی کو یہ شرف اور فضیلت حاصل ہے کہ ان کا نکاح دوشیزگی کی حالت میں ہوا باقی تمام ازواج مطہرات بیوہ یا مطلقہ تھیں آپ سے ۲۲۱۰ احادیث مروی ہیں صرف بخاری میں آپ سے ۲۳۲ احادیث مروی ہیں۔ وکناھا رسول اللہ ﷺ بام عبد اللہ وهو ابن اختھا اسماء (اتحافات ۶۵)

سیدہ عائشہؓ کے ذریعہ حضرات صحابہ کرامؓ کے بہت سے مسائل حل ہوتے تھے جب اکابر صحابہؓ بھی کسی مسئلہ میں پریشان ہو جاتے تھے تو سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے پاس آ کر مسئلہ دریافت کر لیا کرتے تھے دین کا ایک بہت بڑا حصہ سیدہ عائشہؓ کے ذریعہ سے پھیلا۔ کان فقہاء اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يرجعون الیہا (تذکرۃ الحفاظ ص ۲۷ ج ۱) وقال عروہ ماراثیت احداً من الناس اعلم بالقرآن ولا بفریضۃ ولا بحلال وحرام ولا بشعر ولا بحلیث العرب ولا انسب من عائشۃ رضی اللہ عنہا (تذکرۃ الحفاظ ص ۲۸ ج ۱)

حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔ ۵۶ یا ۵۸ ہجری میں انتقال ہوا۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارتحال ہوا تو سیدہ عائشہؓ کی عمر اٹھارہ (۱۸) برس تھی ان تشرفت بصحبہ تسع سنین وقیل ثمانی سنین وخمسۃ اشھر رضی اللہ عنہا (اتحافات ۶۵)

﴿احمد بن منیعؒ﴾

(۹۷)

ابو جعفر کثیت اور البغوی نسبت ہے حافظ ہیں ثقہ ہیں اور صاحبِ سند ہیں اصحابِ ستہ نے ان سے تخریج کی ہے ثقہ حافظ روی عنہ اصحاب الصراح (جمع ۹۳) اور محدثین کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے خرج له الستہ وروی عنہ الجماعة (مواہب ۴۶) ذکرانہ اقام ینختم القرآن اربعین سنة فی کل ثلاث و مات سنة اربع واربعمین ومائتین (مناوی ۹۳)

﴿ابو قطنؒ﴾

(۹۸)

نام عمرو بن الہیثم ہے البصری نسبت ہے صلوق ثقہ اخرج حدیثہ الائمة الستہ (جمع ۹۳) روی عن شعبۃ ومالك وابو حنیفة وعنه احمد ویحی بن معین قال ابن الملبنی ثقہ من الطبقة الرابعة ابن حبان نے آپؒ کو ثقہات میں ذکر کیا ہے ۱۹۸ھ میں انتقال ہوا (تہذیب ص ۱۰۱ ج ۸)

﴿وہب بن جریرؒ﴾

(۹۹)

الازدی البصری ہیں ابن معین اور العجلی نے کہا ہے کہ ثقہ ہیں نسائی فرماتے ہیں لا باس بہ تکلم فیہ عفان یہ ہشام بن حسان اور ابن عوف سے روایت کرتے ہیں اور احمدؒ ان سے روایت کرتے ہیں اصحابِ ستہ نے ان سے تخریج کی ہے رجب ۲۰۶ھ میں سفر حج سے واپس آ رہے تھے تو دمشق میں شہید ہوئے اور بصرہ میں دفن ہوئے قتل علی مرحلة من دمشق راجعاً من الحج فحمل ودفن بالبصرة (مناوی ۹۳)

﴿حدیثی ابی﴾

(۱۰۰)

جن کا نام جریر اور کنیت ابوالنصر ہے احد الائمة الکبار الثقات، بعض نے انہیں صغار تابعین میں شمار کیا ہے آخر عمر میں اختلاط ہو جاتا تھا تب اولاد نے انہیں روایت کرنے سے منع کر دیا فلم یسمع منه احد بعد الاختلاط (مناوی ۹۳) امام بخاریؒ فرماتے ہیں ربما یهم قال غیرہ فی حدیثہ عن قتادة ضعف خرج له الستہ مات سنة سبعین ومائتین (مناوی ۹۳)

﴿ حضرت قتادہ ﴾

(۱۰۱)

جلیل القدر تابعی ہیں والد کا نام دعامہ ہے ابو الخطاب کثیت ہے البصری ہیں ثقہ ہیں ۶۰ھ میں مادر زاد نابینا پیدا ہوئے۔ قد اتفقوا علی انه احفظ اصحاب الحسن البصری (جمع ۹۴) ابن المدینی سے روایت ہے کہ حضرت قتادہؓ کے دروازہ پر کسی سائل نے آواز دی اور لوٹ گیا اسی دوران حضرت قتادہؓ کے گھر سے ایک پیالہ چوری ہو گیا اس واقعہ کے دس سال بعد حضرت قتادہؓ کوچ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اسی سفر میں ایک اعرابی نے ان کے قافلہ یا قیامگاہ کے قریب سوال کیا حضرت قتادہؓ نے اس کی آواز سنی تو اول وھلہ میں فرمایا صاحب القدح هذا یعنی دس سال قبل پیالے چرانے والے صاحب یہی سائل ہیں اسے پکڑا گیا اور پوچھا گیا تو اس نے اپنے جرم کا اقرار کر لیا وقد اخرج حلیۃ الائمة کلھم (جمع ۹۴) وقال الکشاف لم یکن فی ہذہ الامۃ اکمہ ممسوح غیرہ اجمعوا علی علمہ وزھلہ (مناوی ۹۴) ۱۱۷ھ میں انتقال ہوا۔

یہاں پر اپنے شیخ و مربی، امیر المؤمنین فی الحدیث محدث کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے مبارک الفاظ میں تصنیف کی خیر و برکت کے لئے ان کا تذکرہ نقل کیا جا رہا ہے حضرت شیخ الحدیثؒ کا تو اپنا انداز تھا اور ان کی تو بات ہی کچھ اور تھی۔

حضرت قتادہؓ تابعین سے ہیں مادرزاد نابینا تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت بڑے حافظہ سے نوازا تھا ایک روز کسی نے حضرت قتادہؓ کے سامنے حضرت جابرؓ کا صحیفہ پڑھا تو قتادہؓ نے ان سے کہا کہ مجھ سے سورہ بقرہ بھی سن لو اور جابرؓ کا صحیفہ بھی یعنی جس طرح سورہ بقرہ یاد ہے اسی طرح میں نے حضرت جابرؓ کا صحیفہ بھی یاد کر لیا ہے قتادہؓ حضرت حسن بصریؒ کے اجلہ تلامذہ میں سے ہیں ایک روز حضرت سعید بن المسیبؒ کی درسگاہ میں جاشریک ہوئے چونکہ سوالات زیادہ کیا کرتے تھے اسلئے تیسرے روز حضرت سعید بن المسیبؒ نے دریافت فرمایا اے نابینا! آپ سوالات تو زیادہ کرتے ہیں سبق بھی کچھ سمجھ لیتے ہو یا نہیں۔ حضرت قتادہؓ نے عرض کیا کہ تین دن کے سارے اسباق و احادیث آپ مجھ سے سن لیجئے سب یاد ہیں جب سنانا شروع کیا تو فرماتے ہیں فلاں حدیث آپ نے یوں بیان فرمائی اور یوں

استنباط کیا حسن بصریؒ نے یوں بیان فرمائی اور یوں استنباط کیا۔ میں یہ کہتا ہوں اور یوں استنباط کرتا ہوں ہر حدیث میں تینوں آراء کا اظہار کرتے رہے۔

سعید بن المسیب نے جب یہ منظر دیکھا تو فرمایا مارایت مثلک قط اور پھر فرمایا أخرج عنی یا اعمی فقد أزدقت علمی۔ (حقائق السنن ۱۳۸)

(۱۰۲) ﴿محمد بن یحییٰ بن ابی عمر﴾

صدوق ہیں اصل میں عدنی ہیں ضعیف السند (جمع ۹۴) کان امام زمانہ (مناوی ۹۴) ابو حاتم کہتے ہیں کان فیہ غفلة (جمع ۹۴) امام مسلم نے اپنی صحیح میں ان سے اکثر روایتیں لی ہیں و اخراج الترمذی والنسائی وابن ماجہ حدیث (جمع ۹۴) شامل میں جہاں کہیں بھی ابن ابی عمر کا نام آتا ہے مراد محمد بن یحییٰ ہوتے ہیں۔ ۲۵۸ھ میں وفات پائی۔

(۱۰۳) ﴿سفیان بن عیینہؒ﴾

ابو محمد بن ابی عمر ان کثرت ہے اہل کوفی ہیں اعور تھے احد الاعلام الکبار (مناوی ۹۴) ثقة ثبت عالم زاہد عابد تھے۔ کوفی سکن مکتقال الشافعی لولا مالک وسفیان لنهب علم الحجاز وسمع من سبعین من التابعین (مناوی ۹۴) روى سفیان الثوری عن القطان عن ابن عیینہ وهذا الطريق من رواية الاکابر عن الاصاغر بواسطة خرج له الجماعة (مناوی ۹۴) ۱۹۸ھ میں انتقال ہوا

(۱۰۴) ﴿ابن ابی نجیحؒ﴾

نام عبد اللہ ہے روى حدیثہ الترمذی وغیرہ ولم یترجم له احد (جمع ۹۴) آپ طاؤس اور مجاہد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے شعبہ ابن علیہ اور عطاء نے روایت کی ہے وثقه احمد (مناوی ۹۴) ۱۳۱ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۰۵) ﴿مجاہدؒ﴾

والد کا نام جبریا جمیر تھا مخزومی ہیں علم اور فقه کے امام ہیں احد الاثبات الاعلام اجمعوا علی امانته

وقدر آی ہاروت وماروت، حالت سجدہ میں مکہ الکرّمہ ۱۰۳ھ میں انتقال ہوا۔ خرج له الستہ (منہج ص ۹۴) حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے جلیل القدر شاگرد اور تلمیذ رشید تھے یہ بھی مشہور ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے تیس مرتبہ قرآن شریف کی تفسیر پڑھی تھی۔ روی عن علی وسعد بن وقاص والعبادۃ الاربعۃ وغیرہ اور اس سے ایوب سختیانی، عطاء اور عکرمہ روایت کرتے ہیں۔ قال ابن معین وابوزرعۃ ثقہ (تہذیب ص ۳۹ ج ۱۰)

﴿امّ ہانئؓ﴾

(۱۰۶)

نام فاخۃ یا عاتکہ یا ہند تھا ابوطالب کی بیٹی ہیں حضرت علیؓ کی بڑی ہمیشہ ہیں اور قدیم الاسلام ہیں فتح مکہ کے وقت ایمان لائیں حضور اقدس ﷺ اکثر ان کے ہاں آیا جایا کرتے تھے اور یہ سعادت بھی امّ ہانئ کو حاصل ہے کہ آپؐ ان کے گھر میں استراحت فرماتے کہ معراج ہوگئی۔ امّ ہانئ مہاجرہ نہیں ہیں ہجرت کے بعد بھی مکہ میں مقیم رہیں حضور اقدس ﷺ کا ان سے نکاح کرنے کا ارادہ بھی ہوا مگر اللہ تعالیٰ نے منع فرمادیا کہ آپؐ ان خالہ زاد ماموں زاد اور چچا زاد عورتوں سے نکاح کر سکتے ہیں جنہوں نے آپؐ کے ساتھ ہجرت کی ہے۔

وخطبہا صلی اللہ علیہ وسلم فاعتزلت فاعذرہا (مواہب ص ۴۷) ان سے ۴۶ احادیث منقول ہیں روایاتہا عن رسول اللہ ﷺ ستہ واربعمون حلیئاً (جمع ۹۴) وہی النبی قال المصطفیٰ یوم الفتح قد اجرنا من اجرت یا امّ ہانئ روی عنہا ابنہا جعدۃ وعروۃ وطائفۃ ماتت فی خلافتہ معاویہ (منہج ص ۹۵)

﴿سوید بن نصرؓ﴾

(۱۰۷)

نصر نون کے فتح کے ساتھ قال العسقلانی فی المقلمۃ هذه الکلمۃ اذ انکرت کانت بالصاد المهملة واذا عرفت کانت بالضاد المعجمۃ ودو ثقہ اخرج حلیئہ الترمذی والنسائی (جمع ۹۵) روی عن ابن المبارک وابن عیینہ خرج له المصنف والنسائی مات سنۃ اربعین ومائتین .

(منہج ص ۹۵)

﴿عبداللہ بن مبارک﴾

(۱۰۸)

بہت بڑے محدث، فقیہ اور امام ہیں ۱۱۸ھ میں پیدا ہوئے ایک غزوہ سے واپسی پر ۱۸۱ھ میں انتقال ہوا۔ بہت بڑے عابد، زاہد، جواد، حافظ الحدیث اور ثقہ امام تھے۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے شاگرد رشید اور امام بخاریؒ کے استاذ ہیں۔ شیخ ابراہیم النجیوریؒ فرماتے ہیں: وهو احد الائمة الاعلام اخذ عن اربعة الاف شيخ جمع علما عظيما من فقه وادب وتصوف ونحو وزهد ولغة وشعر ثقة ثبت خرج له الستة (مواہب ۴۷) احقر مؤلف نے ایک اردو رسالہ بھی لکھا ہے، امام عبداللہ بن مبارکؒ کے حیرت انگیز واقعات،، کے نام سے، شائقین اسے دیکھ لیں، سوانح پڑھ کر دل کی دنیا بدل جاتی ہے۔

﴿معمر﴾

(۱۰۹)

باپ کا نام راشد ہے البصری ہیں نزیل یمن میں اخراج حلیثہ الائمة غیر تابعی ہونے کے باوجود آپ سے چار تابعین بھی روایت کرتے ہیں وهو احد الاعلام الثقات خرج له الستة (مناوی ۹۵) قال عبدالرزاق کتب عن معمر عشرة الاف حديث وعن ابن جريج قال عليكم بمعمر فانه لم يبق في زمانه اعلم منه (تذکرۃ الحفاظ ص ۹۰ ج ۱) ۱۵۴ھ میں انتقال ہوا۔

﴿ثابت﴾

(۱۱۰)

البتانی سے معروف ہیں نسبة الى القبيلة ابو محمد کنیت ہے البصری ہیں ثقة بلا مدافعة جلیل القدر عابد العصر قال احمد ثابت ثبت من قتادة وقال الذهبي ثابت كان اسمه، صاحب انس بن مالک اربعين سنة (مناوی ۹۵) ۱۲۳ھ میں انتقال ہوا۔

﴿یونس بن یزید﴾

(۱۱۱)

ای ابن ابی النجاد (مواہب ۴۸) الايلي ہیں اخراج حلیثہ الائمة (جمع ۹۶) عن ابن المبارک انی اذا نظرت فی حدیث معمر و یونس یعجبنی کانهما خر جامن مشکوة واحد (تہذیب ص ۹۵ ج ۱) وثقه النسائي وضعفه ابن سعد وتناقض احمد فيه مات سنة اربع او تسع

وخمسین اوستین ومائة (مناوی ۹۶)

﴿عبد اللہؑ﴾

(۱۱۲)

والد کا نام عبد اللہ ہے ان کے والد بھی اکابر علماء میں شمار ہوتے تھے جلیل القدر تابعین سے تھے کان عبد اللہ من اعیان الراسخین (مواہب ۴۵) اور ان کا دادا عتبہ بھی حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کا بھائی تھا تابعی کبیر وجده عتبہ اخو عبد اللہ بن مسعود (جمع ۹۶) خود عبد اللہ بھی عظیم فقیہ تھے وہو فقیہ ثبت احد الفقہاء ومن تلامذتہ عمر بن عبد العزیز خرج له الستہ (مواہب ۴۵) مات سنہ ثمان اوتسع وتسعين خرج له الستہ (مناوی ۹۶)

﴿عبد الرحمن بن مہدیؑ﴾

(۱۱۳)

۱۳۵ھ میں پیدا ہوئے ثقہ ثبت عدل حافظ عارف بالرجال (جمع ۹۸) احد اعلام الحفاظ الثقات اهل المناقب العلیۃ، خرج له الستہ، مات بالبصرۃ سنہ ثمان وتسعين ومائة (مناوی ۹۸)

﴿ابراہیم بن نافع المکیؑ﴾

(۱۱۴)

مخزومی ہیں ثقہ حافظ روى عنه الائمة الستہ قال ابن مہدی۔ کان اوثق شیخ بمکۃ۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ثقات میں کیا ہے (تہذیب ص ۱۵۲ ج ۱)

﴿الحق بن موسیٰؑ﴾

(۱۱۵)

الانصاری ہیں ابن عیینہ اشجعی ابن وہب اور العنبری وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن کبیر، مسلم، مصنف اور نسائی روایت کرتے ہیں صدوق ہیں۔

صدوق ثقہ متقن من العاشرہ (مناوی ۱۰۰) قال الخطیب ورد بغداد وحدث بها

وکان ثقہ ابن حبان نے بھی آپؑ کو ثقات میں شمار کیا۔ قال البغوی مات ۲۳۴ھ بحمص (تہذیب

ص ۲۲۰ ج ۱)

﴿معن بن عیسیٰ﴾

(۱۱۶)

ثقة ثبت اخرج حديثه الستة الا ابن ماجه (جمع ۱۰۰) احدا ثمة الحديث كان يوسد عتبة الامام مالك فلا يتلفظ بشئ الا كنهه قال ابن المديني اخرج الينا من اربعين الف مسئلة سمعها من مالك، روى عن مالك وابن ابي ذئب ومعاوية بن صالح (مواهب ۴۹) قال ابو حاتم اثبت اصحاب مالك واتقنهم وكان ثقة كثير الحديث ثبتا مامونا. رضى الشافعي بروايته مات بالمدينة في شوال سنة ثمان وتسعين ومائة (تهذيب ص ۲۲۶ ج ۱۰)

﴿يوسف بن عیسیٰ﴾

(۱۱۷)

كثير ابو يعقوب ہے وهو ثقة فاضل من العاشرة اخرج له الشيخان وابوداؤد والمصنف والنسائي (مناوى ۱۰۱) روى عن الفضل بن موسى ووكيع وابن عينة وعنه البخارى ومسلم والترمذى والنسائي ذكره ابن حبان فى الثقات (تهذيب ص ۳۶۹ ج ۱۰) ۲۴۹ھ میں انتقال ہوا۔

﴿ربیع بن صبیح﴾

(۱۱۸)

السعدی البصری ہیں صلوق سنی الحفظ اخرج حديثه البخارى فى تاريخه والترمذى وابن ماجه (جمع ۱۰۱) القطان انہیں پسند نہیں کرتے تھے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں لا باس به ابن معين نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے شعبہ نے کہا کہ وہ تو سادات المسلمین سے تھے وقال عفان احاديثه مقلوبة روى عن الحسن وعطاء وعنه ابن مهدي اخرج له البخارى فى تاريخه. والمصنف وابن ماجه مات سنة ستين وقيل سبعين ومائة وهو اول من صنف الكتب بالبصرة (مناوى ۱۰۱) وقال الجزرى الربيع بن صبيح كان عابداً لكنه ضعيف فى الحديث وقال ابن حبان كان عابداً ولم يكن الحديث من صناعته فوقع فى حديثه المناكير قليل ومن مناكيره فى هذا الحديث كان ثوبه ثوب زيات لكن قال القارى والمناوى له شواهد وذكر شواهد بعلدة طرق (عربى حاشية خصائل) قال ابوزرعة شيخ صالح صلوق وقال ابن عدى له احاديث صالحة مستقيمة ولم ار له حديثاً منكراً جلياً وارجو

انہ لا بأس بہ ولا بروایتہ (تہذیب ص ۲۱۴ ج ۳)

﴿یزید بن ابان﴾

(۱۱۹)

ابان صحاب کے وزن پر ہے اکثر محدثین اور نحاة نے غیر منصرف قرار دیا ہے جبکہ بعض اسے منصرف قرار دیتے ہیں اور اس میں اس حد تک مبالغہ کر گئے کہ بقول ان کے من لم یصرف ابان فهو اتان (مناوی ۱۰۱) الرقاشی نسبت ہے وہی نسبة لبنی قیس بن ثعلبة نسب الیہا او لا ولادھا (مناوی ۱۰۱) حماد بن سلمہ روایت کرتے ہیں کہ وہ عابد و زاہد تھے لکنہ کما قال النسائی متروک والدارقطنی واحمد منکر الحدیث فالحدیث معلول بل عدہ الجزری فی تصحیح المصابیح وغیرہ من المناکیر ومن ثم جزم الحافظ العراقی بضغفه (مناوی ۱۰۲) قال ابن عدی له احادیث صالحة عن انس وغیرہ وارجو انه لا بأس به لروایات الثقات عنه ذکرہ البخاری فی الاوسط فی فصل من مات فی عشر ومائة الى عشرين ومائة (تہذیب ص ۲۷۱ ج ۱۱)

﴿ابوالاحوص﴾

(۱۲۰)

نام میں اختلاف ہے بعض نے عون بن مالک اور بعض نے سلام بن سلیم (بالتخفیف فی الاول وبالتصغیر فی الثانی) بتایا ہے ثقة متقن (جمع ۱۰۳) ان سے چار ہزار احادیث مروی ہیں وثقہ الزہری وابن معین وقال الحاکم لیس بالمتین من السابعة مات هو ومالک وحماد سنة تسع وسبعین ومائة (مناوی ۱۰۳) تذکرة الحفاظ میں آپ کا ذکر ان الفاظ سے کیا گیا الحنفی مولاہم الکوفی الحافظ احد الثقات شامین صحابہ کے بہت مخالف تھے۔ قال العجلی صاحب سنة واتباع (تذکرة الحفاظ ص ۲۵۰ ج ۱)

﴿اشعث﴾

(۱۲۱)

باپ کا نام ابوالشعثاء ہے اپنے والد اور الاسود سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے شعبہ نے روایت کی ہے ثقہ خرج له الستة (مواہب ۵۰) ۱۲۵ھ میں انتقال ہوا۔

﴿عن ابیہ﴾

(۱۲۲)

نام سلیم بن اسود بن حنظلہ ہے الحارثی الکوفی ہیں بروی عن عمر وابن مسعود وابی ذر ولازم علیا وهو ثقة ثبت مات سنة اثنين وثمانين وغلط من قال انكر النبي صلى الله عليه وسلم خرج له الجماعة (مناوی ۱۰۳) قال ابو حاتم لا يسأل عن مثله قال العجلي والنسائي ثقة (تهذيب ص ۱۴۵ ج ۳) اخرج حديثه البخاري في التاريخ والباقي في صحاحهم (جمع ۱۰۳)

﴿مسروق بن الابدع﴾

(۱۲۳)

جید محدث اور فقیہ ہیں ثقة امام ہمام قلوة عابد زاهد من الاعلام الکبار کان اعلم بالفتيا من شريح اخرج الاثمة حديثه (مناوی ۱۰۴) بچپن میں شری پسندوں کے ہاتھوں اغواء ہوئے جس کی وجہ سے ان کا نام مسروق پڑ گیا سرق فی صغره ثم وجد فسمى به (جمع ۱۰۳) جلیل القدر تابعین میں سے ہیں ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ کے رشتہ دار اور شاگرد ہیں۔ قال ابو اسحق حجاج مسروق فما نام الا ساجداً اس کی بیوی سے منقول ہے کہ اتنی طویل نماز پڑھتے کہ قدموں میں درم آ جا تاقد صلی خلف ابی بکر الصديقؓ ۶۳ھ میں وفات پائی (تذکرۃ الحفاظ ص ۴۹ ج ۱)

﴿یحییٰ بن سعید﴾

(۱۲۴)

۱۲۰ھ میں پیدا ہوئے 'ورع' زہد عبادت تقویٰ اور حفظ میں اپنے زمانے کے امام تھے کان امام زمانہ حفظاً وورعاً وزهداً وهو الذي رسم لاهل العراق رسم الحديث (مواهب ۵۱) حمید اور اعلمش سے روایت کرتے ہیں اور ان سے احمد اور ابن معین نے روایت کی ہے علم و عمل میں سب سے ممتاز اور سردار تھے کان راساً فی العلم والعمل قال احمد ما رایت مثله وقال بنادر امام زمانہ حفظاً وورعاً وزهداً کان یقف بین یدیه احمد وابن معین وابن المدینی یستلونه عن الحديث هیئۃ له واجلالاً (مناوی ۱۰۶) ایک رات انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کرتے پر لکھا ہوا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم براءة لیحییٰ بن سعید (مناوی ۱۰۶) شیخ ابراہیم النجاشیؒ لکھتے ہیں واقام اربعین سنة یختم

القرآن فی کل یوم وليلة ولم یفته الزوال فی المسجد اربعین سنة وبشر قبل موته بعشر سنین بامان من اللہ یوم القیامة (مواہب ۵۱) ۱۹۸ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۲۵) هشام بن حسانؒ

ثقة تھے کان من اکابر الثقات امام عظیم الشان قال الذہبی واخطا شعبة فی تضعیفه وحسان صیغة مبالغة من الحسن فیصرف لان نونه حینئذ اصلية فان کان من الحسن فلا یصرف للعلمية وزيادة الالف والنون حینئذ ونظيره ما قبل لبعضهم اتصرف عفان قال نعم ان هجوته ای لانه حینئذ من العفونة لا ان مدحته ای لانه من العفة (مواہب ۵۱) فی التذکرہ هو الامام ابو عبد اللہ الازدی الفردوسی روى عن الحسن ومحمد وعکرمه وغيرهم وعنه السفیانان والحمدان وابوعاصم وغيرهم قال ابن عینة کان اعلم الناس بحديث الحسن . وکان یدیم الصوم سوى یوم الجمعة من اجل امه فلما ماتت سرود الصوم مات فی اول صفر سنة ثمان واربعین ومائة (تذکرۃ الحفاظ ص ۱۲۳ ج ۱)

(۱۲۶) حسن بصریؒ

جلیل القدر تابعی ہیں صاحب فضیلت ہیں وهو امام جلیل القدر وهو الفضل التابعین او من الفضلهم (جمع ۱۰۶) ائمہ ستہ نے اور ایک جماعت نے ان سے تخریج کی ہے اخرج حذیثہ الائمة الستہ (جمع ۱۰۶) خرج له الجماعة (مناوی ۱۰۶) سلوک وتصوف کے بھی امام تھے۔

شیخ عبدالرؤفؒ فرماتے ہیں کہ ان کی والدہ ماجدہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ کی خادمہ تھیں بچپن میں حسن بصریؒ رونے لگے تو حضرت ام المؤمنین نے انہیں اپنا تھن دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت دی حتی صار عالماً زاهداً فقیهاً فصيحاً تضرب الامثال بنسكہ وهو كثير الارسال والتدليس (مناوی ۱۰۶) فضیل بن عیاض فرماتے ہیں ادرك الحسن من اصحاب رسول الله ﷺ مائة وثلاثین (جمع ۱۰۶) علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں حافظ علامة من بحور العلم فقیہ النفس کبیر الشان عليم النظر الخ مات سنة عشر ومائة (تذکرۃ الحفاظ ص ۷۲ ج ۱)

﴿عبداللہ بن مغفلؓ﴾

(۱۲۷)

جلیل القدر صحابی ہیں صحابی مشہور من اصحاب الشجرة (مواہب ۵۲) فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس ﷺ کے ساتھ تھا جب آپ الشجرة کے نیچے تشریف فرما تھے اور بیعت رضوان لے رہے تھے قال كنت ارفع اغصانها عن المصطفى صلى الله عليه وسلم (مناوی ۱۰۷) فتح مکہ کے روز سب سے پہلے داخل مکہ ہوئے اور بلند آواز سے تکبیر کہی بصرہ میں ۵۷ھ میں انتقال ہوا۔

﴿حسن بن عرفةؓ﴾

(۱۲۸)

صلوق ثبت من العاشرة خرج له المصنف والنسائي وابن ماجة (مناوی وجمع ۱۰۷) آپ عمار بن یونس ابن مبارک وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور آپ سے ترمذی ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کی ہے قال يحيى بن معين ثقة ذكره ابن حبان في الثقات ۲۵۷ھ میں انتقال ہوا (تہذیب ص ۲۵۲ ج ۲)

﴿عبدالسلام بن حربؓ﴾

(۱۲۹)

ابو عبد الرحمن کنیت ہے ثقہ ہیں حافظ ہیں حجة ہیں ابن معین اور ابن سعد نے ضعیف قرار دیا ہے من كبار مشيخة الكوفة وثقاتهم ومسنديهم ولد في حياة انس بن مالك . خرج له الجماعة (مناوی ۱۰۷) ۱۸۷ھ میں انتقال ہوا۔

﴿يزيد بن ابی خالدؓ﴾

(۱۳۰)

ملا علی قارئ اور شیخ مناوی نے لکھا ہے کہ یہ نسخہ کی غلطی ہے صحیح بات یہ ہے کہ لفظ ابن زائد ہے اسلئے کہ ابو خالد تو یزید کی کنیت ہے ابو خالد ان کا باپ نہیں بلکہ باپ خالد ہے۔ نسبت رملی ہے ثقة عابد ورع يحفظ اربع وعشرين الف حديث (مناوی ۱۰۷) امام لیث ابن علیہ وکیع اور خلف سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے ابو داؤد الفریابی ابن قتیبہ روایت کرتے ہیں۔

امام ہجریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے زمانے میں ان سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا نہیں

دیکھا ہم جب کبھی بھی ان کی محفل میں حاضر ہوتے تو انہیں حدیث بیان کرتے ہوئے پاتے، حدیثوں میں کبھی وعدے ہوتے کبھی وعیدیں، جب ہم حاضر ہوتے دلوں کی دنیا بدلتی اور رونا نصیب ہوتا۔ ۲۳۷ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۱) ﴿ابوالعلاء الاودی﴾

نام داؤد بن عمرو والد مشقی ہے منسوب الی اود بن صعب (جمع ۱۰۷) ابوالسلام اور کھول سے روایت کرتے ہیں ان سے ہیشم اور اہل واسطہ نے روایت کی ہے ابو زرعتہ نے کہا کہ لباس بہ دوسرے حضرات نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے خرج له ابو داؤد وابن ماجہ والمصنف (مناوی ۱۰۷) قال العجلی وابن معین هو ثقہ (تہذیب)

(۱۳۲) ﴿حمید بن عبد الرحمن﴾

دادا کا نام عوف اور ماں کا نام ام کلثوم ہے اپنے باپ اور عمر سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے ان کے بیٹے زہری اور قتادہ نے روایت کی ہے خرج له الجماعة (مناوی ۱۰۷) ۱۷۵ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۳) ﴿ابوداؤد الطیالسی﴾

سلیمان نام ہے دادے کا نام الجارود ہے البصری ہیں ثقہ حافظ فارسی الاصل (مواہب ۵۳) روی عنه البخاری فی التاریخ والترمذی فی الشمائل (جمع ۱۰۸) روی عن ابان بن یزید العطار وجری بن حازم وغیرہما وعنہ احمد بن حنبل وعلیٰ الملبینی عن وکیع قال ابوداؤد جبل العلم وقال العجلی بصری ثقہ وکان کثیر الحلیث قال یونس بن حبیب قلم علینا ابوداؤد واملیٰ علینا من حفظہ مائۃ الف حلیث اخطا فی سبعین موضعاً فلما رجع الی البصرۃ کتب الینا بانی اخطات فی سبعین موضعاً فاصلحوها (تہذیب ج ۴ ص ۱۶۰) ۲۰۴ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۴) ﴿ہمام﴾

ان کے والد کا نام یحییٰ ہے جبکہ ہمام بن منبہ دوسری شخصیت ہیں العوذی البصری ہیں۔ علماء بصرہ

میں ممتاز علمی مقام تھا احد علماء البصرة وثقاتها قال أبو حاتم ثقة في حفظه شئى وقال أبو زرعة لا بأس به وربما وهم (مناوی ۱۰۸) أخرج حديثه الاثمة الستة (جمع ۱۰۸) قال احمد هو ثبت في كل مشائخه حسن عطاء نافع وغيرهم سے روایت کرتے ہیں اور آپ سے ابن مہدی حبان شیبان بن فروخ وغیرہم روایت نقل کرتے ہیں مات فی رمضان سنة اربع وستين ومائة (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۲۰۱) ۱۶۴ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۵) ﴿الحق بن منصور﴾

داوے کا نام بہرام ہے کنیت ابو یعقوب ہے احد الاثمة الزهاد المتمسکین بالسنة لکنہ یتشیع (مناوی ۱۱۰) صدوق تکلم فيه تشيع روى عنه الستة (جمع ۱۱۰) روى عن ابن عينة وعبد الرزاق وابی داؤد الطیالسی وغیرہم وعنه الجماعة سوى ابی داؤد وابو حاتم وابو زرعة قال مسلم ثقة مأمون احد الاثمة من اصحاب الحديث قال النسائي ثقة ثبت (تهذيب ج ۱ ص ۲۱۹) ۲۵۱ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۶) ﴿یحییٰ بن موسیٰ﴾

بلخی و جستانی ہیں اصل میں کوئی ہیں ثقة من العاشرة روى عن ابن عينة ووكيع وعنه الحكيم الترمذی وغیرہ خرج له البخاری وابد داؤد والنسائي (مناوی ۱۱۰) قال ابو زرعة والنسائي ثقة قال موسى بن هارون كان من خيار المسلمين ولقب يحيى بخت لانها كلمة كانت تجرى على لسانه (تهذيب ج ۱ ص ۲۵۳) ۲۴۰ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۷) ﴿عبد الرزاق﴾

باپ کا نام نافع الخمیری ہے یہ عبد الرزاق بن ہمام ہیں ۱۲۶ھ میں پیدا ہوئے جن سے تمام صحاح ستہ والوں نے احادیث نقل کی ہیں الامام احد الاعلام ثقة لکنہ یخطئی وقد صنف کتاباً وقد عمی آخراً کان یتشیع خرج له الستة (مناوی ۱۱۰) حافظ کبیر مصنف شہیر وکان شیخاً لأجلة اصحاب

الحلیث (جمع ۱۱۰) ۲۱۰ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۸) ﴿محمد بن عمر﴾

دادے کا نام ولید الکندی الکوفی ہے منسوب الی کنسہ قبیلة من قبائل العرب ومحلة بالكوفة (جمع ۱۱۲) قال ابو حاتم صلوق والنسائی لابیاس به (مناوی ۱۱۲) اخرج حدیثہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ (جمع ۱۱۲) ۲۵۶ھ میں انتقال ہوا

(۱۳۹) ﴿یحییٰ بن آدم﴾

ثقة حافظ من كبار التاسعة روى عن مالك ومسرور وعنه احمد واسحق خرج له الستة (مناوی ۱۱۲) طبقه رواة میں بلند پایہ مقام رکھتے ہیں کتاب الاموال کے مصنف ہیں کتاب چھوٹی ہے مگر نافع ہے بروی عن عیسیٰ بن طهمان والثوری وجریر بن حازم وعنه احمد وابو کرب قال ابن معین والنسائی ثقة وقال ابو حاتم کان یفقه وهو ثقة (تهلیب ج ۱۱ ص ۱۵۲) ۲۰۳ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۴۰) ﴿شریک﴾

یہ معروف قاضی شریک ہیں النخعی الکوفی ہیں پہلے واسط میں قاضی رہے پھر کوفہ میں ہو شریک بن عبد اللہ بن ابی شریک النخعی لا شریک بن عبد اللہ بن ابی نمیر کما وہم فیہ بعض الشراح صلوق ثقة حافظ لکن کان یغلط ویخطئ کثیراً خرج له الجماعة (مواہب ۵۵) قال العجلی کوفی ثقة وکان حسن الحدیث وکان اروی الناس عنه ومن سمع منه بعد ما ولی القضاء فی سماعه بعض الاختلاط ولد ۹۰ھ ومات سنة سبع وسبعین ومائة (تهلیب ج ۳ ص ۲۹۲)

(۱۴۱) ﴿عبید اللہ بن عمر﴾

ثقة ہیں ثبت ہیں اکابر فقہاء میں ان کا شمار ہوتا ہے قلعه احمد بن صالح علی مالک فی الروایة عن نافع (مواہب ۵۵) قلعه ابن معین علی القاسم عن عائشة وعلی الزہری عن عروة عنها (جمع ۱۱۲) ۱۴۲ھ ۱۳۵ھ ۱۳۷ھ میں انتقال ہوا

(۱۳۲)

﴿نافعؓ﴾

حضرت ابن عمرؓ کے مولیٰ اور العدوی ہیں احد الاعلام من ائمة التابعين ثقة ثبت اصله من المغرب او من نيسابور مات سنة سبع او تسع عشرة ومائة خرج له الجماعة (مناوی ۱۱۲) روى عن ابى سعيد الخدرى وعائشة و أم سلمة وعنه يزيد بن حبيب و ابو اسحق السبيعي قال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث وقال البخارى اصح الاسانيد مالك عن نافع عن ابن عمر قال ابن خراش ثقة نبيل ذكره ابن حبان فى الثقات (تهذيب ج ۱۰ ص ۳۶۸) آپؓ فرماتے ہیں میں نے ابن عمرؓ کی تیس سال خدمت کی فاعطاه ابن عامر فى ثلاثين الف درهم فقال انى اخاف ان تفتنى درهم ابن عامر اذهب فانت حر وقيل كان لنافع جارية اسمها كوكب الصبح (تذكرة الحفاظ ج ۱ ص ۱۰۰)

(۱۳۳)

﴿عبد اللہ بن عمرؓ﴾

نام عبد اللہ اور کنیت ابو عبد الرحمن ہے بہت مشہور اور جلیل القدر صحابی ہیں ان کی مرویات کی تعداد ۱۶۰۳ ہے روى له عن رسول الله صلى الله عليه وسلم الف وستمائة وثلاثون حديثاً (مواہب ۵۵) كثير الصدقة تھے ایک ہی مجلس میں تیس ہزار تک خرچ کر ڈالتے تھے ساٹھ حج کیے اور ایک ہزار عمرہ کرنے کی سعادت حاصل کی ولد بعد البعثة بقليل وهاجر ابوہ واستصغر يوم احد وهو ابن اربع عشرة سنة وحضر الخندق وبيعة الرضوان وهو شقيق حفصة أم المؤمنين واحد الستة المكثرين بل قال ابن رسلان هو اكثر الصحابة حديثاً كان من اشد الناس اتباعاً للسنة مات سنة ثلاث او اربع وسبعين (مناوی ۱۱۳) هو احد الاعلام فى العلم والعمل ومناقبه جملة اثني عليه النبى صلى الله عليه وسلم ووصفه بالصلاح (تذكرة الحفاظ ج ۱ ص ۳۷)

(۱۳۴)

﴿عاصم ابن عمرؓ﴾

بعض حضرات نے یہاں یہ بھی کہا ہے کہ روایت کی سند میں اختلاف ہے سند میں اولین راوی عبد اللہ بن عمر نہیں جو امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ کے مشہور و معروف فرزند ہیں اور جن کا

انتقال ۷۷ھ میں ہوا ہے جو عظیم محدث، مفسر اور فقیہ تھے جن کا اجمالی تذکرہ بھی کر دیا گیا ہے بلکہ یہ روایت حضرت عمرؓ کے دوسرے صاحبزادے عاصم سے ہے ان کا سلسلہ نسب عبداللہ بن عمر بن حوص بن عاصم بن عمر بن الخطابؓ ہے یہ ابن عمر دراصل حوص کے بیٹے ہیں جو آپ کی نسل ہیں۔

(۱۳۵) ﴿ابو کریبؓ﴾

نام محمد بن العلاء ہے الحمد انی الکوفی ہیں الثقة احد الاعلام المکثرین ظهر له بالكوفة ثلاثمائة الف حديث مات سنة ثمان واربعين ومائتين خرج له الستة (مناوی ۱۱۳) سمع ابن عیینة وابن المبارك وحاتم بن اسمعیل وعنه الجماعة والفريابي وابن خزيمة قال موسى بن اسحق سمعت من ابی کریب مائة الف حديث قال مطين اوصی ابو کریب بکتابه ان تدفن معه فدفنت (تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۴۹۷)

(۱۳۶) ﴿معاویۃ بن ہشامؓ﴾

القصار الکوفی ہیں قال ابو حاتم صلوق وابوداؤد ثقة وابن معین لیس بذاک وخطأ النهی من زعم انه متروک مات سنة اربع ومائتين خرج له البخاری فی الأدب والخمسة (مناوی ۱۱۳)

(۱۳۷) ﴿شیبانؓ﴾

صلوق یهم رمی بالقلدر اکثر الروایۃ عنه مسلم واخرج حديثه الترمذی والنسائی (جمع ۱۱۳)

(۱۳۸) ﴿عکرمۃؓ﴾

حضرت ابن عباسؓ کے شاگرد ہیں والد کا نام عبداللہ ہے احد اوعیۃ العلم لکنہ متهم برأی الخوارج وثقه جمع منهم البخاری. روى عن ابن عباس (مولاہ) وعائشة وابی هريرة وغيرهم وحدث عنه خلائق منهم ايوب وابوبشر وعاصم الاحول وافتي في حياة ابن عباس قال عكرمة طلبت العلم اربعين سنة وعن الشعبي قال ما بقى احد اعلم بكتاب الله من عكرمة. مات سنة سبع ومائة (۱۰۷ھ) بالمدينة (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۹۵) مولیٰ ابن عباس ثبت عالم ولم یثبت تکیذہ عن

ابن عمر وهو من كبار التابعين (جمع ۱۱۳)

(۱۴۹) ﴿محمد بن بشر﴾

احد الاعلام ثقة خرج له الستة (مواهب ۵۶)

(۱۵۰) ﴿علي بن صالح﴾

الکوفی الحمدانی ہیں ایک جماعت نے ان کی توثیق کی ہے قال فی الکاشف وکان رأساً فی العلم والعمل والقراءة. خرج له الجماعة خلاف البخاری (مناوی ۱۱۴) ۱۵۳ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۵۱) ﴿ابو جحيفة﴾

صحابی مشہور کان فی وفاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم يبلغ روى عنه خمسون حديثاً فی البخاری وفي مسلم ثلاثة وفيهما حديثان (جمع ۱۱۵)

آپ وہب الخیر کے نام سے موسوم تھے وکان علی المرتضیٰ یحبه ویسمیه وهب الخیر وجعله علی بیت المال قال النهی ثقة (مناوی ۱۱۵)

(۱۵۲) ﴿شعيب بن صفوان﴾

الثقفی الکوفی الکاتب قال فی الکاشف قال ابن عدی عامة ما يرويه لا يتابع عليه له فی مسلم حديث واحد وقال ابن حجر مقبول (مناوی ۱۱۵) اخرج حديثه البخاری (جمع ۱۱۵) روى عن ابی اسحق السیعی وعبدالمالك بن عمير وحمزة الزيات وعنه ابو ابراهيم وابوداؤد الطيالسی قال ابو حاتم يكتب حديثه ولا يحتج به ذكره. ابن حبان فی الثقات سكن بغداد ومات بها فی ایام هارون (تهذيب ج ۳ ص ۳۰۹)

(۱۵۳) ﴿عبد الملك بن عمير﴾

عمیر مصرؓ ہے اللخمی العجلی ہیں ويقال القبطی فصیح عالم تغیر حفظه وربما دلس قال احمد مضطرب الحديث وقال ابن معين مختلط وثقه جمع (مناوی ص ۱۱۵) اخرج حديثه الستة

(جمع ۱۱۵) ۱۳۶ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۵۴) ﴿ایاد بن لقیط﴾

العجلیٰ ہیں قال الذہبی ثقة خرج له البخاری فی تاریخہ ومسلم وابوداؤد (مناوی ۱۱۵) من الرابعة السلوسی روی عن البراء بن عازب وابی رثمة وعنه ابنه وعبدالمک بن عمیر قال ابن معین والنسائی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات (تہذیب ج ۱ ص ۳۳۸)

(۱۵۵) ﴿ابورمثة﴾

مشہور صحابی ہیں ان کے اصلی نام میں اختلاف ہے بعض نے اس کا نام رفاعہ بعض نے خباب بعض نے جندب اور بعض نے خشاش بتایا ہے التیمی ہیں تیم الرباب واحترز عن تیم قریش قبیلہ من بکر (جمع ۱۱۵) والرباب (بکسر الراء) وهم خمس قبائل ضبة وثور وعکل وتیم وعدی غمسوا ایلہم فی زب وتحالفوا علیہ فصاروا یداً واحلقوا الزب ثقل السمن (مواہب ۵۷) گویا قبیلہ تیم ان پانچ قبائل کا وفاق تھا۔

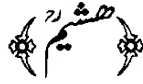
(۱۵۶) ﴿سرتج بن النعمان﴾

اصل میں خراسان سے ہیں أخذ عن ابن الماجشون وعنه البخاری ثقة (مواہب ۵۷) اخرج حدیثہ البخاری والاربعة (جمع ۱۱۷) روی عن فلیح بن سلیمان والحمداد وعنه البخاری وابوزرعة واحمد بن حنبل قال ابن سعد والعجلی هو ثقة قال الدار قطنی ثقة مامون (تہذیب ج ۴ ص ۳۹۷) ۲۱۷ھ میں انتقال ہوا

(۱۵۷) ﴿حماد بن سلمة﴾

البصری العابد الزاهد المستجاب الدعوة احد الاعلام قال ابن معین اذا رأیت من یقع فیہ فاتهمہ علی الإسلام وقال ابن عاصم کتب عن حماد بن سلمة بضعة عشر ألفاً وقال ابن حجر اثبت الناس فی سبب لکن تغیراً خیراً خرج له مسلم والاربعة والبخاری فی تاریخہ (مناوی ۱۱۷) ۱۶۷ھ

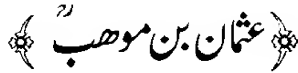
میں انتقال ہوا۔



(۱۵۸)

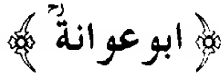
مصغر ہے ابو معاویہ کنیت ہے اسلمی الواسطی ہیں وهو امام ثقة حافظ بغداد (مواہب ۵۸) مدلس عاش ثمانین سنة (مناوی ۱۱۸) اخرج حديثه الستة (جمع ۱۱۸) قال الامام الذهبي سمع الزهري وعمرو بن دينار وايوب السخيتاني وخلقا كثيرا وحدث عنه شعبه ويحيى القطان واحمد بن حنبل وغيرهم قال يعقوب الدورقي كان عند هشيم عشرون الف حديث قال ابن المبارك من غير الدهر حفظه فلم يغير حفظ هشيم ۱۸۳ھ میں انتقال ہوا۔

(تذكرة الحفاظ ص ۲۲۹ ج ۱)



(۱۵۹)

صوابه عثمان بن عبد الله بن موهب كما صرح به بعد نسبه لجلده وهو التميمي مولا لهم الملقب بالاعرج الطلحي اخذ عن ابي هريرة وابن عمر وطائفة وعنه شعبة وعدة ثقة من الرابعة لم يخرج له من الستة الانساني (مناوی ۱۲۰) قال العجلي تابعي ثقة ذكره ابن حبان في الثقات مات ۱۶۰ ھ (تهذيب ص ۱۲۱ ج ۷)



(۱۶۰)

الحافظ احد الثقات رأى الحسن وابن سيرين قال عفان هو اصح حديثا عندنا من شعبة مات سنة ست وسبعين ومائة بالبصرة (تذكرة الحفاظ ص ۲۳۶ ج ۱) اسمه الوضاح الواسطي البزاز احد الاعلام سمع قتاده وابن المنكدر ثقة ثبت خرج له الستة (مواہب ۶۰)



(۱۶۱)

التي هي أم المؤمنين وزوجة افضل الخلق أجمعين اسمها هند بنت أمية تزوجها رسول الله صلى الله عليه وسلم في شوال وبني بها في شوال وماتت في شوال (مواہب ۶۰)

﴿ابراہیم بن ہارون﴾

(۱۶۲)

البلخی العابد الزاهد صدوق ثقہ روى عن حاتم بن اسماعيل وخلق خرج له الحكيم الترمذی وغيره (مناوی ۱۲۱) اخرج حديثه النسائی في كتابه (جمع ۱۲۱) قال النسائی ثقہ (تهذيب ۱۵۳ ج ۱)

﴿النضر بن زرارۃ﴾

(۱۶۳)

ابو الحسن الکوفی نزیل بلخ مستور (جمع ۱۲۱) زرارۃ کے باپ کا نام عبدالکریم الذہلی ہیں اور دہۃ النہبی فی الضعفاء والمتروکین وقال انه مجهول وقال ابن حجر مستور من التاسعة خرج له المصنف فی الشرائع فقط (مناوی ۱۲۱) روى عن عيسى بن طهمان و ابی حنیفۃ وسفيان الثوري وغيرهم وعنه ابراهيم بن هارون وقتيبة بن سعيد واحمد وغيرهم ذكره ابن حبان فی الثقات وذكر ابن سعد انه ولد على عهد النبي صلى الله عليه وسلم (تهذيب ۳۹۰ ج ۱۰)

﴿ابو جناب﴾

(۱۶۴)

اسمہ یحییٰ بن ابی حیاہ الکلبی محدث مشہور ربما ضعفه لكثرة تدليسه من السادسة اخرج حديثه ابو داود والترمذی وابن ماجه (جمع ومناوی ۱۲۱) روى عن ابيه ويزيد بن البراء والضحاك وعنه السفينان وجريرو وهشيم. قال ابن معين ليس به بأس ألا كان يدلس قال العجلي يكتب حديثه وفيه ضعف ذكره ابن حبان فی الثقات (تهذيب ص ۷۷ ج ۱۱)

﴿الجهذمة﴾

(۱۶۵)

دحرج کے وزن پر ہے صحابیہ ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام بدل کر لیلیٰ رکھا یہ بشر بن خصاصیہ کی اہلیہ ہیں ان کے شوہر کا نام زحما تھا آپؐ نے اس کو تبدیل کر کے بشر رکھ دیا کان اسمہ زحما فغيره صلى الله عليه وسلم وسماء بشيرا (مواهب ۶۰) یہ آپؐ کی صحابیہ اور انصار مدینہ سے ہیں۔ روت عن النبي صلى الله عليه وسلم وعنها اياد بن لقيط وسماك بن حرب وغيره (تهذيب ص ۴۳۵ ج ۱۳)

(۱۶۶) بشیر ابن الخصاصیہؒ

نسبه الى خصاصة بن عمرو بن كعب بن الغطريف الأكبر وهي أم جده الأعلى ضياري بن سلس واسمها كبشة ووهم من قال إنها أمه وإنما هي جلتة (مواهب ۶۰)

(۱۶۷) عبد اللہ بن عبد الرحمنؒ

حافظ الحديث ہیں جید عالم ہیں ثبت ہیں سمرقندی الداری ہیں صاحب المسند المشہور ہیں ابو حاتم نے کہا ہوا امام اہل زمانہ خرج له الجماعة - ایک جماعت نے ان سے تخریج کی ہے ۲۵۵ھ میں انتقال ہوا (مناوی ۱۲۲) روى عن النضر بن شميل ويزيد بن هارون وغيرهما وعنه مسلم وابوداؤد والترمذی والبخاری فی غیر الجامع قال احمد بن حنبل كان ثقة وزیادة واثی علیہ خبر وفی الزهرة روى عنه مسلم ثلاثة وسبعين حديثا (تهذيب ص ۲۵۹ ج ۵)

(۱۶۸) عمرو ابن عاصمؒ

الکلابی العبسی البصری الحافظ روى عن خلق كثير منهم شعبة وعنه البخاری وخلق قال کتب عن حماد بضعة عشر ألف حديث قال ابن حنبل صدوق خرج له الجماعة فی حفظه شئ اخرج حديثه الاثمة الستة فی صحاحهم ۲۱۳ھ میں انتقال ہوا (جمع و مناوی ۱۲۲، ۱۲۳) قال ابن معین ثقة وقال النسائی ليس به بأس (تذكرة الحفاظ ص ۳۹۲ ج ۱)

(۱۶۹) عبد اللہ بن محمد بن عقیلؒ

کان احمد وابن راهويه یحتاجان به لکن قال ابو حاتم لین الحديث وقال ابن خزيمة لا أحتج به خرج له البخاری وابوداؤد وابن ماجه (مواهب ۶۱) وعبد الله صدوق (جمع ۱۲۳) وأم عبد الله زینب بنت علی روى عن عمر وجابر وعدة وعنه معمر وغيره مات بعد الاربعین (مناوی ۱۲۳) ذکرہ ابن سعد فی الطبقة الرابعة من اهل المدينة قال العجلی مدنی تابعی جائر الحديث قال الترمذی صدوق وقد تكلم فيه بعض اهل العلم من قبل حفظه قال خليفه مات بعد الاربعین ومائة (تهذيب ص ۱۳ ج ۶)

﴿محمد بن حمید الرازی﴾

(۱۷۰)

حمید مصغر ہے الرازی رے کی طرف نسبت ہے۔ وہی مملینة کبيرة مشهورة من بلاد الديلم ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے روى عن ابن المبارك وروى عنه احمد ويحيى . ایک جماعت نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے امام بخاری نے کہا فیہ نظر ابن حجر نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن معین نے کہا کہ ، حسن الراى تھے (جمع ۱۲۶) خرج له ابو داؤد والمصنف وابن ماجه (مواهب ۶۲) امام ڈھمی فرماتے ہیں ۲۳۸ھ میں انتقال ہوا (مناوی ۱۲۶) قال ابن حبان يفرد عن الثقات بالمقلوبات وقال الخليلي كان حافظا عالما بهذا لسان رضىه احمد ويحيى (تهذيب ج ۹ ص ۱۱۲)

﴿عباد بن منصور﴾

(۱۷۱)

النابی ہیں کنیت ابوسلمة ہے البصری ہیں بصرہ میں قاضی تھے صلوق رمی بالقدر و تغیر بآخروہ اخرج حديثه البخارى فى التعليق والائمة الاربعة فى صحاحهم واختلف فيه (جمع ۱۲۶) روى عن عكرمة وعطاء وابى رجاء وعنه اسراييل وحماد بن سلمة قال ابن معين حديثه ليس بالقوى ولكنه يكتب .

ابوداؤد فرماتے ہیں کہ آپ بصرہ کے پانچ دفعہ قاضی مقرر ہوئے ۱۵۲ھ میں انتقال فرمایا (تهذيب ج ۵ ص ۹۱) وقال فى الكاشف ضعيف والنسائي ليس بالقوى (مناوی ۱۲۶) .

﴿عبد اللہ بن صباح الهاشمی﴾

(۱۷۲)

البصری ہیں ثقة من كبار السادسة شيخين ابوداؤد اور نسائی نے ان سے تخریج کی ہے ۲۵۰ھ میں انتقال ہوا۔ آپ معمر بن سلیمان یزید بن ہارون وغیرہما سے روایت کرتے ہیں قال ابو حاتم صالح وقال النسائي ثقة ذكره ابن حبان فى الثقات وفى الزهرة روى عنه البخارى ستة ومسلم ثلاثة (تهذيب ج ۵ ص ۲۳۳)

(۱۷۳) ﴿عبداللہ بن موسیٰؓ﴾

السید الجلیل ابو محمد العیسیٰ، مشاہیر حفاظ حدیث میں ہیں تمام قراءتوں پر مکمل عبور تھا انہیں کبھی ہتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ قال النہبی احد الاعلام علی تشیعہ وبدعته قال ابن حجر ثقة خرج له الستة (مناوی ۱۲۸) ۲۱۰ھ یا ۲۱۳ھ میں انتقال ہوا۔ قال العجلی ثقة وکان عالماً بالقرآن رأساً فیہ ذکرہ ابن حبان قال ابن قانع کوفی یتشیع (تہذیب ج ۷ ص ۴۸)

(۱۷۴) ﴿اسرائیلؑ﴾

یونس کے بیٹے اور ابوالحق کے پوتے ہیں السبعی ہیں ثقة مکلم فیہ بلا حجة (جمع ۱۲۸) ان کی کتیت ابو یوسف الکوفی ہے زیاد بن علاء زید بن جبیر اور عاصم الاحول وغیرہم سے روایت کرتے ہیں اور ان سے نصر بن شمیل عبدالرزاق اور کعب وغیرہم روایت نقل کرتے ہیں۔ قال ابو حاتم ثقة صدوق من اتقن اصحاب ابی اسحق امام عجللی نے بھی آپ کو ثقة کہا ہے (تہذیب ج ۱ ص ۲۳۰) ۱۶۰ھ یا ۱۶۲ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۷۵) ﴿محمد بن یزیدؑ﴾

الکلاعی الشامی حجة ثقة ثبت عابد وعد من الأبدال خرج له ابو داؤد والمصنف والنسائی (مواہب ۶۳) قال النہبی حجة من الأبدال (مناوی ۱۳۹) ۱۹۰ھ میں انتقال ہوا۔ قال احمد بن حنبل کان ثبتاً فی الحدیث قال ابن معین وابو داؤد والنسائی ثقة۔ ابن حبان نے بھی ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے بڑے مستجاب الدعوات تھے (۱۸۸ھ) یا (۱۹۰ھ) میں وفات پائی (تہذیب ج ۹ ص ۴۶۵)

(۱۷۶) ﴿محمد بن اسحاقؑ﴾

مغازی اور سیر کے امام ہیں، احد الاعلام ہیں۔ کان بحر من بحار العلم له غرائب واختلف فی الاحتجاج به وحديثه فوق الحسن خرج له البخاری فی التعلیق (مواہب ۶۴) اخرج حديثه

البخاری فی التعلیق والترمذی فی الشرائع وباقی الأئمة الأربعة فی صحاحهم (جمع ۱۲۹)
روی عن عطاء وطبقته وعنه شعبة والسفيانان والحمدان وخلق (مناوی ۱۲۹)

(۱۷۷) ﴿محمد بن المنكدر﴾

تابعی جلیل ثقة متولہ بکاء متزهد روی عن ابی ہریرہ وعائشة وعنه مالک والسفيانان مات سنة ثلاثين ومائة خرج له الجماعة (مناوی ۱۲۹) قال ابن عيينة كان من معادن الصدق ذكره ابن حبان في الثقات وقال كان من سادات القراء قال الواقدي يكثر الاسناد عن جابر (۱۶۱ھ) میں انتقال ہوا (تہذیب ج ۹ ص ۴۱۹)

(۱۷۸) ﴿حضرت جابر﴾

ابن عبد اللہ انصاری السلمی ہیں ان مشاہیر صحابہ کرامؓ میں سے ایک ہیں جو کثرت سے روایت کرتے ہیں جہاد بدر اور اس کے بعد ہونے والے جہادوں میں شمولیت فرمائی شام اور مصر بھی گئے ۱۵۴۰ احادیث ان سے مروی ہیں آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے ۹۴ برس کی عمر میں ۷۸ھ میں وفات پائی صحابہ کرامؓ میں سب سے آخری صحابی تھے جو مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔ صاحب تذکرۃ الحفاظ لکھتے ہیں الفقیہ مفتی المدینۃ فی زمانہ حمل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم علماً کثیراً نافعا وله منسک صغیر فی الحج اخرجہ مسلم قال جابرؓ استغفر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ البعیر خمساً وعشرين مرة وعنه قال کنت امیح الماء يوم بدر .

(تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۴۳، تہذیب ج ۶ ص ۳۷)

(۱۷۹) ﴿بشر بن المفصل﴾

ابو اسماعیل کنیت ہے کان اماماً حجة ثقة روی عن خلق کثیر (مواہب ۶۳) امام ابن المدینی فرماتے ہیں کہ روزانہ چار سو رکعت نفل نماز پڑھنے کا معمول تھا ایک دن روزہ اور ایک روز افطار کیا کرتے تھے۔ خرج له الجماعة کان عثمانياً (مناوی ۱۲۹) ۱۸۷ھ میں انتقال ہوا

- روى عن حميد الطويل وابى ربحانة ومحمد بن المنكدر وعنه احمد واسحق ومسدد وغيرهم قال احمد بن حنبل اليه المنتهى فى الثبت بالبصرة وقال ابو زرعة وابو حاتم والنسائي ثقة قال العجلي ثقة فقيه البدين ثبت فى الحديث صاحب سنة (تهذيب ج ۱ ص ۲۰۲)

(۱۸۰) ﴿عبداللہ بن عثمانؓ﴾

دادے کا نام عثیم (مصر) تھا۔ القاری المکی حلیف الزہرین قال ابو حاتم صالح الحديث مات سنة اثنين وثلاثين ومائة خرج له البخارى فى التعليق والخمسة (مناوى ۱۲۹)

(۱۸۱) ﴿سعید بن جبیرؓ﴾

الاسدی الکوفی ہیں احد الاعلام الکبار (مناوى ۱۳۰) ثقة ثبت فقيه روايته عن عائشة وابى موسى مرسله اخرج حليشه الاثمة الستة فى صحاحهم وهو تابعى جليل بل قيل افضل التابعين (جمع ۱۳۰) آپ کے علم، جلالت قدر اور زہد پر تمام علماء کا اتفاق ہے حجاج نے آپ کو شہید کیا اور آپ کی شہادت کا قصہ بھی عجیب ہے جب آپ کو حجاج کے حکم پر ان کے سامنے کھڑا کیا گیا تو حجاج نے آپ سے دریافت کیا۔ اے سعید! میرے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے فرمایا انت قاسط عادل، تم تو قاسط بھی ہو اور عادل بھی حجاج یہ سن کر ناراض اور غضبناک ہوا، حاضرین نے عرض کیا۔

محترم! انہوں نے تو آپ کی مدح و تعریف کی پھر ناراضگی اور غصہ کیوں؟ کہنے لگا ارے جاہلو! تم کیا جانو انہوں نے میری شدید مذمت کی ہے انہوں نے مجھے قاسط کہہ کر ظلم سے منسوب کیا ہے اور مجھے ظالم قرار دیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے واما القاسطون فکانوا للجهنم حطباً اور مجھے عادل کہہ کر مشرک قرار دیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ثم الذين كفروا يبرههم يعدلون پھر ان کے شہید کرنے کا حکم دیا فلما قطعت رأسه صارت تقول لا اله الا الله جب ان کا سر قلم کیا گیا تب بھی ان کی زبان لا اله الا الله پڑھ رہی تھی وعاش بعده خمسة عشر يوماً فقط لدعائه عليه اللهم لا تسلط على احد بعدى (مواهب ۶۴) روى عن ابن عباس وابن زبیر وابن عمر رضى الله عنهم وعنه ابو اسحق السیعی وادم بن سليمان وايوب وغيرهم قال ميمون لقد مات سعيد بن جبیر وما على ظهر

الارض احد الامحتاج الى علمه آپؐ بہت مستجاب الدعوات تھے اصبح بن زید واسطی نقل کرتے ہیں کہ ان کا ایک مرغ تھا جن کی آواز (بانگ) پر وہ تہجد کے لئے بیدار ہوتے تھے ایک رات اس نے آواز نہیں دی تو آپؐ بھی بیدار نہیں ہوئے یہ بات آپؐ پر بہت گراں گزری فرمایا قطع اللہ صوتہ قال فما سمع له صوت بعدھا (تہذیب ج ۴ ص ۱۱) حجاج کے متعلق دعاء کی قبولیت کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔

(۱۸۲) ﴿ابراہیم بن المستمرؒ﴾

البصری الہنلی العروقی ہیں ابن خزیمہ اور جماعت نے ان سے روایت کی ہے نسائی نے کہا صدوق ہیں۔ خرج له ابو داؤد والمصنف والنسائی وابن ماجہ (مواہب ۶۴) ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ربما اغرب (تہذیب ج ۱ ص ۱۴۳)

(۱۸۳) ﴿عثمان بن عبد الملکؒ﴾

المکی المودن مستقیم لین بل قال ابو حاتم منکر الحديث واحمد ليس بذناک من الخماسة رأى الحسين وروى عن ابن المسيب وعنه ابو عاصم خرج له ابن ماجہ (مناوی ۱۳۰) قال ابن معین ليس به بأس ذكره ابن حبان فی الثقات قلت فی اتباع التابعين كأنه لم يصح عنده سماعه من الصحابة وذكر البخاری انه رأى ابن عباسؓ (تہذیب ج ۷ ص ۱۲۵)

(۱۸۴) ﴿سالمؒ﴾

یہ سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب ہیں مدینہ منورہ کے مشاہیر فقہاء سبعہ میں سے ایک ہیں جلیل القدر تابعی ہیں کان رأساً فی العبادة والزهد کان یلبس الثوب بدرهمین وقد انتهت نوبة العلم الیه وأقرانه مثل علی بن الحسین زین العابدین وقاسم ابن محمد مات سنة ست اوسیع ومائة خرج له الجماعة (مناوی ۱۳۰) قال مالک لم یکن احد فی زمانه اشبه منه بمن مضی من الصالحین فی الزهد والفضل وقال احمد واسحق اصح الطرق الزهری عن سالم عن ابيه ان کے والد صاحب

فرمایا کرتے

يلومونى فى سالم والو مهم و جلدة بين العين والانف سالم
مات سنة ست ومائة وقد شاخ رحمه الله تعالى (تذكرة الحفاظ ج ۱ ص ۸۸)

(۱۸۵) ﴿ابن عمرؓ﴾

یہ عبداللہ بن عمر بن الخطاب ہیں غزوہ خندق بیعت رضوان اور تمام مشاہد اور جہادوں میں شریک رہے کان اماماً واسع العلم متین الدین وافر الصلاح (مناوی ۱۳۰) زہد و تقویٰ کا نمونہ تھے ۷۳ یا ۷۴ھ میں انتقال ہوا۔ تذکرۃ الحفاظ میں ہے . ومنافیه جمعة اثنی علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووصفه بالصلاح وعن ابن الحنفية قال كان ابن عمر حبر هذه الامة قال سعيد بن المسيب لو شهدت لاحد انه من اهل الجنة لشهدت لابن عمر وذكرنا فع ان عبد الله تتبع امر رسول الله صلى الله عليه وسلم وآثاره وافعاله حتى كانه خيف على عقله (تذكرة الحفاظ ج ۱ ص ۳۷)

(۱۸۶) ﴿الفضل بن موسىؓ﴾

ابو عبداللہ کنیت ہے السینانی ہیں قریز سینان کی طرف نسبت ہے الروزی ہیں اصحاب ستہ نے ان سے تخریج کی ہے ثقات صغار التابعین سے ہیں الذہبی فرماتے ہیں
ما علمت فيه لنا الا ماروى عن ابن المديني انه قال له مناكير روى عن هشام بن عروة وطبقته وعنه ابن راهويه وخلق مات سنة احدى او ثنتين وتسعين ومائة من التاسعة (مناوی ۱۳۱) قال ابن معين وابن سعد ثقة قال ابو حاتم صلوق قال وكيع اعرفه ثقة صاحب سنة ذكره ابن حبان في الثقات (تهذيب ج ۸ ص ۲۵۷)

(۱۸۷) ﴿الوتميلةؓ﴾

ان کا نام یحییٰ بن واضح ہے الروزی الانصاری ہیں۔ اخرج حديثه الستة (جمع ۱۳۱) تميلة بروزن عبدة کے ہے وتميلة دابة برية كالهر امام احمد نے فرمایا لا بأس به۔ ابن معین کہتے ہیں ثقة (مناوی

(۱۳۱) ابوالحق سے روایت کرتے ہیں اور ان سے احمد، ابن ابی شیبہ، اور الدورقی روایت کرتے ہیں
 قال ابو حاتم ثقة فی الحديث ادخله البخاری فی الضعفاء وقال صاحب المیزان لم ار له فی الضعفاء
 للبخاری ذکراً ذکره ابن حبان فی الثقات (تہذیب ج ۱ ص ۲۵۷)

(۱۸۸) ﴿زید بن حباب﴾

کثرت ابوالحسن ہے الشکلی، خراسانی پھر کوئی ہیں حافظ الحدیث ہیں اصحاب ستہ نے ان سے تخریج کی
 ہے۔ قال النہبی لا بأس به وقال ابن حجر صدوق ویخطی فی حدیث الثوری (موہب
 ۶۵) حسین بن واقد سے روایت کرتے ہیں اور آپؑ سے احمد وغیرہ نے روایت کی ہے مات سنة
 ثلاث ومائتین (مناوی ۱۳۱) آپ اندلس میں قاضی تھے ابن حبان نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے
 - قال ابو حاتم صدوق صالح وقال علی بن المذینی والعلجلی ثقة (تہذیب ج ۳ ص ۳۳۷)

(۱۸۹) ﴿عبد المؤمن ابن خالد﴾

الحفی المروزی ہیں مرو کے قاضی تھے۔ ابو حاتم نے کہا لا بأس به السیما نے کہا فیہ نظر .
 الذہبی نے کہا صدوق. خرج له ابو داؤد وقال الحافظ العراقي وليس له عند المؤلف الا هذا
 الحديث من السابعة خرج له ابو داؤد والمصنف (مناوی ۱۳۱) مذکورہ تینوں راوی عبد المؤمن
 سے روایت کرتے ہیں۔ حسن ابن بریدہ اور عکرمہ سے روایت کرتے ہیں اور آپؑ سے ابو تمیلہ، فضل
 بن موکی وغیرہ روایت نقل کرتے ہیں ذکرہ ابن حبان فی الثقات (تہذیب ج ۶ ص ۳۸۳)

(۱۹۰) ﴿زیاد بن ایوب البغدادی﴾

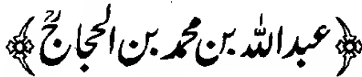
زیاد، عماد کے وزن پر ہے ابو حاتم کثرت ہے طوسی ہیں دلو یہ ان کا لقب ہے مگر لقب سے وہ غضبناک
 ہو جاتے تو پھر ان کا لقب احمد پڑ گیا (مناوی ۱۳۲) ثقہ ہیں حافظ الحدیث ہیں اخرج حدیثہ الشیخان
 والترمذی والنسائی (جمع ۱۳۲) روی عن عبد اللہ بن ادريس ومروان بن معاوية وعنه البخاری
 وابوداؤد والترمذی والنسائی قال المروزی عن احمد اکتبوا عنه فانه شعبة الصغير وقال ابواسحق

الاصبحانی لیس علی بسیط الارض احد اوثق من زیاد بن ایوب قال ابو حاتم صلوق (۱۵۲ھ)
میں وفات پائی (تہذیب ج ۳ ص ۳۰۶)



(۱۹۱)

قال الزین العراقي ويحتاج الحال الى معرفة حالها ولم ار من ترجمها (مناوی ۱۳۲)



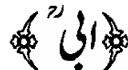
(۱۹۲)

ابن حزمہؒ وغیرہ نے ان سے علم حدیث اخذ کیا ہے صرف ترمذی ہی ان سے تخریج کرتے ہیں۔
صلوق اخبر حلیثہ الترمذی فقط (جمع ۱۳۳) ۲۵۵ھ میں انتقال ہوا۔ ابویٰ آپؒ کی
کثیت اور الصواف سے مشہور تھروے عن ابی عامر العقدی وابی معمر وعنه الترمذی وموسیٰ ابن
ہارون روی عن البزار وقال هو ختن معاذ بن هشام روی عن الترمذی حدیث اسماء بنت یزید
کان کم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الرسغ (تہذیب ج ۲ ص ۷)



(۱۹۳)

معاذ مہم کے ضمہ کے ساتھ ہے اخبر حدیثہ الستہ البصری ہیں ابن عدی نے کہا صدوق ہیں
لیس بحجة وربما غلط ۲۰۰ھ میں انتقال ہوا (جمع، مناوی ۱۳۳)
ابتدائی سکونت یمن میں تھی پھر بصرہ کو مسکن بنایا روی عن ایبہ وابن عون وشعبة وعنه احمد واسحق
وابن الملبینی ذکرہ ابن حبان فی الثقات ابن قانع فرماتے ہیں ثقہ اور مامون ہیں آپؒ فرماتے ہیں
میں نے قتادہ سے دس ہزار حدیثیں سنی ہیں (تہذیب ج ۱۰ ص ۱۷۸)



(۱۹۴)

مراد هشام ہیں وہو ابن ابی عبداللہ الدستوائی نسبت ہے کیونکہ الدستوائیہ کپڑا بیجا کرتے تھے تو
اسی طرف منسوب ہو گئے یہ ایک خاص قسم کا کپڑا ہے جو بلاد اہواز کے ایک خاص شہر سے طلب کیا جاتا
تھا اس شہر کا نام دستواء تھا۔ کان یبیع الثياب التي تجلب من دستواء روی عن قتادة ويونس

الاسکاف وعنه شعبة بن الحجاج واسم ابيه سنبر الربيعي قال العجلي بصري ثقة ثبت في الحديث حجة الدانه يرى القلندر (تهذيب ج ۱ ص ۳۰) قال في الكاشف كان يطلب العلم لله وقال ابو داؤد الطيالسي كان هشام امير المؤمنين في الحديث (مواهب ۶۷) ۱۵۴ھ میں انتقال ہوا

﴿ بدیل ﴾

(۱۹۵)

اسم مصغر ہے ابن میسرہ سے مزید توضیح کردی گئی ہے تاکہ دوسروں کے ساتھ التباس نہ ہو کیونکہ بدیل کی ایک جماعت ہے۔ العقلی بھی مصغر ہے یہ ابن میسرہ کی صفت ہے۔ وثقہ جماعۃ وفي نسخ ابن صليب بالتصغير والصواب الاول لانه لم يثبت ابن صليب (مواهب ۶۷) روی عن انس وعبدالله بن شقيق وعطاء وعنه قتادة وشعبة قال ابن سعد وابن معين والنسائي ثقة وقال ابو حاتم صلوق ذكره ابن حبان في الثقات في الطبقة الثالثة قال البخاري عن علي ابن المديني مات ۱۳۰ ھ (تهذيب ج ۱ ص ۳۷۱)

﴿ شهر بن حوشب ﴾

(۱۹۶)

شهر، فلس کے وزن پر اور حوشب، جعفر کے وزن پر ہے حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ثابت وغیرہ روایت کرتے ہیں ابن معینؒ اور احمدؒ نے ان کی توثیق کی ہے ابن حجرؒ نے کہا صلوق ربما وهم وقال ابن هارون ضعيف (مواهب ۶۷) ۱۱۲ یا ۱۱۳ھ میں انتقال ہوا۔ صلوق کثیر الارسال اخرج حديثه البخاري في تاريخه والخمسة في صاحبهم وقال المصنف في جامعه حديث حسن غريب (جمع ۱۳۴) آپؒ کی کثیت ابوسعید اور شامی لقب ہے امام نسائی نے فرمایا ليس بالقوى وقال العجلي شامي تابعي ثقة روی عن اسماء احاديث حسانا (تهذيب ج ۲ ص ۳۲۴)

﴿ حضرت اسماء ﴾

(۱۹۷)

باپ کا نام یزید ہے انصاریہ صحابیہ ہیں کثیت ام سلمہ ہے ان سے مرویات کی تعداد ۸۱ ہے امام بخاریؒ نے ان سے الادب المفرد میں تخریج کی ہے وروی عنها الاربعة۔ علامہ بیہقیؒ فرماتے ہیں قتلت يوم

الیرموک تسعة بخشية وقتلت ايضاً جماعة من الروم كما في القريب (مواهب ۶۷)

(۱۹۸) عروۃ بن عبد اللہ بن قشیرؒ

ابجشی ہیں ابن حجرؒ نے کہا ثقہ ہیں ابن سیرین اور ایک طائفہ سے روایت کرتے ہیں ان سے سفیان وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ خرج له ابو داؤد وابن ماجہ (مواهب ۶۸) ابوہل الکونی سے مشہور تھے
ذکرہ ابن حبان فی الثقات قال ابو زرعة ثقة (تہذیب ج ۷ ص ۱۶۷)

(۱۹۹) معاویہ بن قرۃؒ

كان عالماً عاملاً ثقة ثباتاً ولد يوم الجمل ومات سنة ثلاث عشرة ومائة خرج له الجماعة (مناوی ۱۳۵) روى عن ابيه ومعهقل بن يسار وابي ايوب الانصاري وعنه ثابت البناني وبسطام بن مسلم قال يحيى بن معين ثقة وكذا قال العجلي والنسائي وابو حاتم. قال مطر الاعنق عن معاوية بن قرۃ لقيت من الصحابة كثير منهم خمسة وعشرون من مزينة قال ابن حبان كان من عقلاء الرجال
(تہذیب ج ۱۰ ص ۱۹۵)

(۲۰۰) ابيہؒ

یعنی قرۃ بن ایاس ابن ہلال المزنی مراد ہیں صحابی ہیں۔ نزل بالبصرة ومات سنة اربع وستين خرج له الاثمة (مناوی ۱۳۵) ابو معاویہ کثرت تھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور اس سے اس کے بیٹے معاویہ نے روایت کی قتل فی حرب الازارقة مع عبد الرحمن بن عيسى فی زمن معاوية وذكره ابن سعد في طبقة الخلفين (تہذیب ج ۸ ص ۳۳۱)

(۲۰۱) عبد بن حمیدؒ

حمید مصغر ہے ان کا نام عبد الحمید ہے بعض نے کہا نصر ہے۔ ثقة حافظ ذو تصانيف .
(مواهب ۶۸) علی بن عاصم نصر بن شميل اور ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں ان سے امام مسلم اور امام ترمذی نے روایت کی ہے۔ ۲۳۹ھ میں انتقال ہوا۔

﴿محمد بن الفضل﴾

(۲۰۲)

کنیت ابوالنعمان ہے نسبت السدوسی البصری ہے حافظ ہیں مکثر ہیں اور ثقہ ہیں لکنہ اختلط آخراً
فکرک الاخذ عنہ خرج له الجماعة (مواہب ۶۸) ۲۲۳ھ میں انتقال ہوا۔ آپ عارم کے ساتھ
معروف تھے جریر بن حازم ومہدی بن میمون سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بخاری وغیرہ روایت
کرتے ہیں وفي الزهرة روى عنه اكثر من مائة حديث قال الدارقطني تغير بآخره وما ظهر له بعد
اختلاطه حديث منكر وهو ثقة وقال العجلي بصرى ثقة رجل صالح (تہذیب ج ۹ ص ۳۵۷)

﴿حبیب بن الشہید﴾

(۲۰۳)

طیب کے وزن پر ہے تابعی صغیر ثقہ ثبت خرج له الستة (مواہب ۶۴) الازدی البصری
ہیں صغیر ادرك ابا الطفيل (مناوی ۱۳۷) ۱۳۵ھ میں انتقال ہوا۔ وروی عن الحسن بن ثابت
وعمر بن دينار وعنه شعبة والثوري وقال ابن معين والنسائي والعجلي والدارقطني ثقة ذكره ابن
حبان في الثقات (تہذیب ج ۲ ص ۱۶۲)

﴿سعید بن ایاس الجریؒ﴾

(۲۰۴)

جریری نسبت ہے۔ مصغراً أحد آبائه وهو أحد الثقات الأثبات وثقه جمع تغیر قليلاً ولذا ضعفه
يحيى القطان خرج له الجماعة (مواہب ۷۰) قال ابن معين هو ثقة وقال ابو حاتم الرازي من كتب
عنه قديماً هو صالح حسن الحديث (جمع ۱۳۹) روى عن ابى الطفيل وابى عثمان النهدي
وعبدالله بن بريدة وعنه بشر بن المفضل و ابو قدامة والثوري قال العجلي بصرى ثقة واختلط
بآخره ۱۳۴ھ میں وفات پائی (تہذیب ج ۲ ص ۶)

﴿ہشام بن یونس﴾

(۲۰۵)

الكوني اللؤلؤي ہیں ثقہ ہیں ابوداؤد اور خود مصنف ان سے روایت کرتے ہیں ۲۵۲ھ میں انتقال ہوا
(مناوی ۱۳۵) آپ حفص بن غیاث محارب اور ابن عیینہ وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔ قال

النسائی ثقة وقال المطین کان صدوقاً ذکره ابن حبان فی الثقات (تہذیب ج ۱۱ ص ۵۲)

(۲۰۶) القاسم بن مالک المزنی

الکوفی ہیں المزینة قبیلہ کی طرف منسوب ہیں احمد ابن عرفہ اور دیگر کئی محدثین ان سے روایت کرتے ہیں۔ خرج له الشيخان والنسائی وابن ماجه قال ابن حجره صدوق فيه لين (مواهب ۷۱) اخرج حديثه الجماعة الا ابا داود (جمع ۱۲۰) ۱۹۰ھ میں انتقال ہوا۔ قال ابو داود عن احمد كان صدوقاً ذكره ابن حبان في الثقات قلت ذكره ابن سعد في اهل الكوفة وقال كان ثقة صالح الحديث بقي الى بعد التسعين ومائة (تہذیب ج ۸ ص ۲۹۸)

(۲۰۷) عون بن ابی حنیفہ

شعبہ سفیان اور دیگر کئی محدثین ان سے روایت کرتے ہیں ووثقوه خرج له الستة (مواهب ۷۱) قال ابن معين وابو حاتم والنسائی ثقة ذكره ابن حبان في الثقات قال خليفة مات في آخر ولاية خالد على العراق وقال ابن قانع مات ۱۱۶ھ (تہذیب ج ۸ ص ۱۵۱) ۱۱۶ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۰۸) علی بن خشرم

المرزوقی میں حافظ ہیں مسلم نسائی اور ابن خزيمة ان سے روایت کرتے ہیں نسائی نے ثقہ کہا ہے ۲۵۷ھ میں انتقال ہوا (مناوی ۱۳۲) وهو ابو الحسن الحافظ قريب بشر الحافي روى عن حفص بن غياث وعيسى بن يونس وعنه مسلم والترمذی والنسائی ذكره ابن حبان في الثقات قال النسائی ثقة وفي الزهرة روى عنه مسلم تسعة (تہذیب ج ۷ ص ۲۷۸)

(۲۰۹) عبید اللہ بن ایاد

بن لقيط السدوسي ابو السليل الكوفي روى عن ابيه وكليب بن وائل وعبدالله بن سعيد وعنه ابن المهدي وابن المبارك ذكره ابن حبان في الثقات وعن ابن معين ثقة وكان عريف قومه قال النسائی والمعجل ثقة ۱۶۹ھ میں انتقال ہوا (تہذیب ج ۷ ص ۲۷) صدوق خرج له الستة الا ابن ماجه لكن لينة البزار (مواهب ۷۲)

(۲۱۰)

﴿عفان بن مسلم﴾

الباہلی الصغار البصری الثقة الثبت الذی قال فی حقہ یحیی القطان وما ادراک ما یحیی القطان اذا وافقنی عفان لا ابالی من خالفنی قال النہی وقد آذی ابن عدی نفسه بذکرہ لہ فی الضعفاء لکنہ تغیر قبل موتہ بایام مات سنة عشرين ومائتين خرج له الستة (مناوی ۱۳۳) روى عن داؤد وشعبة وابوعوانة وعنه البخاری وابوبکر بن ابی شیبہ واحمد بن حنبل قال العجلی عفان بصری ثقة ثبت صاحب سنة وقال ابو حاتم امام متقن . قال حنبل بن اسحق وامر المامون اسحق بن ابراهیم الظاہری ان یدعو عفان الی القول بخلق القرآن فان لم یجب فاقطع عنه رزقہ وهو خمس مائة درهم فی الشهر فاستدعاه فقرا قل هو الله احد حتى ختمها فقال مخلوق هذا قال یا شیخ ان امیر المومنین یقول ان لم یجب اقطع رزقہ فقال وفي السماء رزقکم وما توعدون وخرج ولم یجب (تهلیب ج ۷ ص ۲۰۵)

(۲۱۱)

﴿عبداللہ بن حسان العنبری﴾

تمیمی ہیں ابوالجند کثرت ہے حبان سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے الحوضی روایت کرتے ہیں - قال فی الکاشف ثقة وفي التقريب مقبول من السابعة بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ابوداؤد نے اپنی صحیح میں ان سے روایت کی ہے (مواہب ۷۳)

(۲۱۲)

﴿دحیة﴾

العبرية مقبولة من الثالثة خرج لها البخاری فی تاریخہ وابد داؤد (مناوی ۱۳۳) روت عن جلتها حرمة بن عبد الله العبري وعن جلة ابيا قيلة بنت مخرمة وعنها عبد الله بن حسان العبري وهي جلته ذكرها ابن حبان في الثقات (تهلیب ج ۱۲ ص ۳۳۵)

(۲۱۳)

﴿علیة﴾

شارحین حدیث نے لکھا ہے کہ دحیة اور صفیة دونوں بہنیں تھیں اور دونوں عبداللہ بن

حسان العنبری کی حقیقی جدات تھیں ایک مادری جدہ (ثانی) اور ایک پدری جدہ (دادی) اور یہ دونوں علیہ کی بیٹیاں تھیں اسلئے ترمذی ۳۹۹ میں عبد اللہ بن حسان العنبری کی روایت اس طرح ہے ۔
 حَدَّثَنِي جُلَّتَانِي صَفِيَّةٌ وَدَحِيَّةُ بِنْتِي عَلِيَّةٌ وَالصَّوَابُ عَنْ جَلَّتِيهِ دَحِيَّةٌ وَصَفِيَّةٌ (جمع ۱۴۵) اس کی مزید وضاحت یوں بھی کی جاسکتی ہے کہ دحیہ اور صفیہ دونوں علیہ کی بیٹیاں تھیں پھر دحیہ اور صفیہ کی شادیاں ہوئیں۔ دونوں کی اولاد میں سے ایک کا بیٹا اور دوسری کی بیٹی جوان ہو گئیں پھر ان دونوں کا آپس میں نکاح کر دیا گیا اسی نکاح میں عبد اللہ بن حسان العنبری پیدا ہوئے جو اسی حدیث کے راوی ہیں دحیہ اور صفیہ میں سے گویا ایک عبد اللہ کی ثانی اور دوسری داوی ہے جن سے عبد اللہ نے روایت اخذ کی ہے یہ دونوں بہنیں صحابیہ رسول حضرت قیلۃ بنت مخرمہ کی پروردہ تھیں جن سے ان دونوں نے روایت اخذ کی تھی (ملخصاً از جمع ۱۴۵)

(۲۱۴) ﴿قِلَّةُ بِنْتِ مَخْرَمَةَ﴾

صحابیہ رسول ہیں وقیل العنزیة وقیل العنبرية صحابیة لها حدیث طویل فی الصحاح خرج لها البخاری فی الادب و ابو داؤد (مناوی ۱۴۵) رزی حدیثها عبد اللہ بن حسان العنبری عن جلتیه صفیة ودحیة ابنتی علیة و كانتا ربیتی قیلة و كانت جدة ابیها جاءت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع حریث بن حسان و افد بنی بکر بن وائل (تہذیب ج ۱۲ ص ۴۷۴)

(۲۱۵) ﴿حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ﴾

ابو یحییٰ کتیب ہے الاعور ہیں الاسدی الکاملی اور الکوفی ہیں صدوق ثقة المجتہد الکبیر الشان احد الاعلام الکبار روی عن ابن عباس و جندب و عنه سفیان و امام مات سنة تسع عشرة و مائة خرج له البخاری فی الادب و الخمسة (مناوی ۱۴۸) قال البخاری عن علی بن المدینی له نحو مائتی حدیث قال العجلی کوفی تابعی ثقة و قال ابو حاتم صدوق ثقة و قال ابن عدی و قد حدث عنه الائمة و هو ثقة حجة (تہذیب ج ۲ ص ۱۵۶)

(۲۱۶)

﴿سمرۃ بن جندب﴾

جلیل القدر صحابی ہیں صدوق الحدیث ہیں عظیم الامانة من عظماء حفاظ المكثرين (مواہب

۷۴) مات سنة ثمان او تسع وخمسين وقيل ستين (مناوی ۱۲۸)

روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعن ابی عبیدة وعنه ابنہ سلیمان وسعد وعبد اللہ بن بریسة كان الحسن وابن سيرين وفضلاء اهل البصرة يشنون عليه قال ابن سيرين كان عظیم الامانة صدوق الحديث يحب الاسلام واهله قال ابن عبد البر مات بالبصرة سنة ثمان وخمسين سقط في قنبر مملوءة ماء حاراً فكان ذلك تصديقاً لقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم له ولا یس هریرة وثالث معهم یعنی ابا محنورة آخر کم موتا فی النار . وقد جاء فی سبب موته غیر ماذکر (تہذیب ج ۳ ص ۲۰۷)

قلمت به أمه المدينة وهو صغير ، بعد أن توفي أبوه ، وتزوجها أنصاري ، وكان في حجره حتى كبر ، وأجازه النبي صلی اللہ علیہ وسلم في المقاتلة يوم أحد وغزا مع النبي غزوات ، ثم سكن البصرة ، وكان زياد يستخلفه عليها إذا سار إلى الكوفة وعلى الكوفة إذا سار إلى البصرة روى له مائة حديث ، اتفق البخاري ومسلم على حديثين . (اتحاف ص ۱۱۱)

﴿یحییٰ بن زکریا﴾

(۲۱۷)

الہمدانی الکوفی ہیں احد الفقهاء الکبار المحلثین الایات قیل لم یغلط قط خرج له الستة (مواہب

۷۴) ۱۸۳ھ میں مدائن میں انتقال ہوا۔

روی عن ابيه والاعمش وابن عون وعاصم الاحول وعنه يحيى بن آدم واحمد بن حنبل ويحيى بن معين .

قال ابن المديني هو من الثقات وقال ايضا انتهى العلم اليه في زمانه قال ابو حاتم مستقيم الحديث ثقة صلوق قال العجلي ثقة وهو ممن جمع له الفقه والحديث وكان على قضاء المدائن وبعد من حفاظ الكوفيين بالحديث متقنا ثبتا صاحب سنة (تہذیب ج ۱۱ ص ۱۸۳)

﴿ ابی ﴾

(۲۱۸)

مراد زکریا ہیں صلوق مشہور حافظ وثقہ احمد وقال ابو حاتم لین (مواہب ۷۴) وقال ابو زرعة صویلح یدلس (مناوی ۱۴۹) ۱۴۹ھ میں انتقال ہوا۔

﴿ مصعب بن شیبہ ﴾

(۲۱۹)

العبدی المکی ہیں من الخامسة خرج له مسلم قال ابو حاتم لا یحمد ونه والدار قطنی لین واحمد له منا کیر وابوداؤد ضعیف (مناوی ۱۴۹) روى عن ابيه وعمه ابيه صفية وطلق بن حبيب وعنه ابنه زرارعة وابن جریج ومسعر قال یحییٰ ابن معین والعجلی ثقہ وقال ابن سعد کان قلیل الحلیث (تہذیب ج ۱۰ ص ۱۴۷)

﴿ صفیة ﴾

(۲۲۰)

یہ شیبہ العبدریہ کی بیٹی ہے بنو عبد الدار کی طرف نسبت ہے من صغار الصحابة (مناوی ۱۴۹) روت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعائشة وام حبیبہ روى عنها ابنها منصور وقتادة ذکرها ابن حبان فی الثقات (تہذیب ج ۱۲ ص ۴۵۸)

﴿ الشعبی ﴾

(۲۲۱)

مشہور فقیہ ہیں کبار تابعین سے ہیں روى عن خمس مائة صحابی وکان یمازح (مناوی ۱۵۰) یہاں پر شعبی فتح ش کے ساتھ ہے اصل نام عامر بن شراحیل ہے والشعبی (بالضم) هو معاویہ ابن حفص الشعبی نسبة لجدہ والشعبی (بالکسر) هو عبد اللہ بن مظفر الشعبی کلہم محدثون (مواہب ۷۵) علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں "الشعبی علامۃ التابعین ابو عمرو" کے عنوان سے تقریباً دس صفحات میں آپؓ کا تذکرہ فرمایا ہے ہو من شعب ہمدان مولدہ فی اثناء خلافة عمر فی ما قبل کان اماما حافظا فقیہا متقنا ثبنا وکان یقول ما کتبت سوداء فی بیضاء.. وهو اکبر شیخ لأبی

حنيفة[ؒ] روى عن ابي هريرة وابن عباس وعائشة وعبدالله بن عمر وعنه اسمعيل بن ابي خالد والاعمش وابو حنيفة وخلق قال احمد العجلي مرسل الشعبي صحيح عن ابي بكر قال قال لى ابن سيرين الزم الشعبي فلقد رائيته يستفتى والصحابة متوافرون قال عاصم الاحول مارائيت احدا اعلم بحديث اهل الكوفة والبصرة والحجاز من الشعبي واستعمل ابن هبيرة الشعبي على القضاء الخ (تذكرة الحفاظ ج ۱ ص ۷۹)

(۲۲۲) ﴿عروة﴾

ثقة خرج له الستة (مواهب ۷۵) الثقفى الكوفى ولى امرة الكوفة ثقة مات بعد الستين خرج له الستة (مناوى ۱۵۰) آپؐ كلقب ابو يعفور تھا ۷۵ھ میں حجاج نے آپؐ کو کوفہ کا والی بنایا روى عن ابيه وعائشة وعنه الشعبي ونافع بن جبیر وعباد بن زیاد وغيرهم قال العجلي كوفى تابعى ثقة قلت وذكره ابن حبان فى الثقات وقال كان من افاضل اهل بيته (تهذيب ج ۷ ص ۱۷۱)

(۲۲۳) ﴿ابيه﴾

مراد حضرت مغيرةؓ ہیں مشہور صحابی ہیں وکان من خلفة المصطفى صلى الله عليه وسلم خرج له الستة (مناوى ۱۵۰) شهد الحلبية وما بعلمها وروى عن النبی صلى الله عليه وسلم وعنه اولاده عروق وحمزة وعقار وغيرهم قال ابن سعد كان يقال له مغيرة الراى وشهد اليمامة وفتح الشام والقادسية . قال ابو القاسم البغوى كان اول من وضع ديوان البصرة (تهذيب ج ۱۰ ص ۲۳۵)

(۲۲۴) ﴿ايوب السخيتاني﴾

كبار مشاهير فقهاء سے ہیں احد المشاهير الكبار الثقات ثقة ثبت حجة من وجوه الفقهاء العباد الزهاد وحبّ اربعين حجة خرج له الجماعة (مناوى ۱۵۲) ۱۳۱ھ میں انتقال ہوا۔ صاحب تذكرة الحفاظ ان کا ترجمہ اس طرح ذکر کرتے ہیں۔ ايوب بن ابي تميمة كيسان الامام ابو بكر السخيتاني البصرى الحافظ احد الاعلام . قال ابن الملينى له نحو ثمان مائة حديث وقال شعبة كان ايوب سيد العلماء روى عن عمرو بن سلمة وسعيد بن جبیر وابى قلابة وعنه شعبة ومعمر والحماد ان

والسفیانان (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۱۳۰)

(۲۲۵) ﴿محمد بن سیرین﴾

البصری ہیں اکابر تابعین میں سے ہیں۔ ہوتاہی جلیل مشہور امام فی علم التعبير اخرج حلیثہ الائمة الستة وهو من موالی انس کاتبہ علی عشرين ألفاً فادھا وعق وکان له اولاد ستة کلهم نجباء محلثون وهم محمد ومعد وانيس ويحيى وحفصة وكريمة ومن نواذر الاسانيد روى محمد عن يحيى عن انيس حيث وقع فى الاسناد ثلاثة اخوة (جمع ۱۵۳) تیس صحابہ کرام کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ کان ثقة مامونا فقیهاً اماماً ورعاً فى فقه فقیهاً فى ورعه قال ابن عون لم ار فى الدنيا مثله ۱۱۰ھ میں انتقال ہوا۔ (مناوی ۱۵۳) صاحب تذکرۃ الحفاظ لکھتے ہیں۔ کان فقیها اماما غزير العلم ثقة ثبتا علامة فى التعبير رأسا فى الورع وامة صفية مولاة لابی بکر الصديق رضى الله عنه (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۷۸)

(۲۲۶) ﴿جعفر بن سلیمان الضبعی﴾

بنی ضبعہ قبیلہ کی طرف نسبت ہے بعض نسخوں میں ضبعی بھی آیا ہے ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔ صدوق زاهد لکنہ ینسب الی التشیع (جمع ۱۵۵) کان من العلماء الزهاد علی تشیعہ بل رفضه وثقه ابن معین وضعفه ابن القطان وقال احمد لا بأس به (مناوی ۱۵۵) علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں روى عن ثابت البناني وابن جريج وعطاء بن السائب وعنه الثوري وعبدالرحمن بن مهدي ومالك بن دينار قال ابن حبان كان جعفر من الثقات فى الروايات غير انه ينتحل الى اهل البيت ولم يكن بداعية الى مذهبه قال البزار اما حلیثہ فمستقیم (تهذیب ج ۲ ص ۸۱)

(۲۲۷) ﴿مالک بن دینار﴾

ہو تابعی مشہور (جمع ۱۵۵) بصرہ کے علماء اور زہاد سے ہیں نسائی اور ابن حبان نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے ائمہ اربعہ نے تخریج کی ہے بخاریؒ نے ان سے اپنی تاریخ میں تخریج کی ہے ودی عن

انس مات سنة ثلاثين ومائة (مناوی ۱۵۵) چونکہ صحابی منقطع ہے اسلئے یہ حدیث مرسل ہے
 فالحلیث مرسل (جمع ۱۵۵) کان ابوہ من سبی سجستان وقیل من کابل روی عن انس بن
 مالک وابن سیرین وعطاء بن ابی رباح وعنه ابان بن یزید وصدقة بن موسیٰ ذکرہ ابن حبان فی
 الثقات وقال کان یکتب المصاحف بالاجرة ویقترب باجرته (تہذیب ج ۱۰ ص ۱۳)

(۲۲۸) ﴿ دھم بن صالحؓ ﴾

دھم، جعفر کے وزن پر ہے ابوداؤد نے کہا لا باس بہ ابن معین نے کہا کہ ضعیف ہے، شععی وغیرہ
 سے روایت کرتا ہے۔ خرج له ابوداؤد وابن ماجہ والبخاری (مواہب ۷۸) کندہ قبیلہ سے ہیں اسلئے
 الکندی الکوفی سے معروف ہیں روی عن عطاء وعكرمة وعنه وكيع وابو نعیم وعبيد اللہ بن موسیٰ
 قال ابو حاتم هو احب الی من بکیر بن عامر (تہذیب ج ۳ ص ۱۸۳)

(۲۲۹) ﴿ ححیر بن عبد اللہؓ ﴾

اخرج حلیثہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ (جمع ۱۵۶) قال النہی یجہل وحسن له المصنف
 وفي التقريب مقبول من الثامنة خرج له ابوداؤد (مناوی ۱۵۶) روی عن عبد اللہ بن بریدہ وعنه
 دھم بن صالح اخرجوا له حلیثا واحداً فی المسح علی الخف وحسنہ الترمذی ذکرہ ابن حبان
 فی الثقات (تہذیب ج ۲ ص ۱۸۹) ابن بریدہ کا تذکرہ صفحہ ۱۵۲ پر گذر چکا ہے۔ ابن بریدہ وہو
 الصواب، وفي بعض النسخ ابو بریدہ وغلطه القسطلانی (تحافات ۱۱۹)

(۲۳۰) ﴿ الحسن بن عیاشؓ ﴾

الاسدی الکوفی ہیں ان کی معین نے توثیق کی ہے۔ اخرج حلیثہ مسلم والترمذی والنسائی (جمع
 ۱۵۷) مات سنة اثنين وثلاثين ومائة قال الحافظ الزین العراقي وليس للحسن بن عیاش عند
 المؤلف الا هذا الحلیث الواحد (مناوی ۱۵۷) روی عن الاعمش ومغيرة وابی اسحق الشیبانی
 وعنه ابن المبارک وابن مہدی ویحییٰ بن آدم قال النسائی والعجلی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات

له فی صحیح مسلم حدیث واحد فی الجمعة وقال الطحاوی ثقة حجة (تهلیب ج ۲ ص ۲۷۰)

(۲۳۱) ﴿خالد الخذاء﴾

الخذاء کا معنی پارہ دوز یعنی موچی، جوتے بنانے والا ایک لفظ خصاف بھی بولا جاتے ہیں جوتوں کی مرمت کرنے والے اس نام سے امام خصاف بھی مشہور ہوئے ہیں۔

مگر خالد موچی نہیں تھے بلکہ موچیوں کے بازار میں موچیوں کے ساتھ ان کی نشست و برخاست تھی و یسمنی بہ لقعودہ فی سوق الحدائین (مناوی ۱۵۹) بعض کہتے ہیں کہ موچیوں کے خاندان سے شادی کی تھی اولکونہ تزوج منهم اولکونہ کان کثیراً ما یقول احذ هذا الحلو علی هذا الحدیث لالکونہ خذاء (مناوی ۱۵۹) شیخ عبدالرؤف لکھتے ہیں ثقة امام حافظ تابعی جلیل القدر کثیر الحدیث واسع العلم مات سنة احدى واربعین ومائة خرج له الجماعة وقد عیب بدخوله فی عمل السلطان (جمع ۱۵۹) خرج له الجماعة (مواہب ۸۱) ۸۴ میں انتقال ہوا۔

(۲۳۲) ﴿یعقوب بن ابراہیم﴾

ابویوسف الملمنی روی عن ابیه وشعبة وعنه ابن معین واسحق قال ابن سعد کان ثقة ماموناً یقدم علی اخیه فی الفضل والورع والحدیث قال العجلی ثقة ۲۰۸ھ میں وفات ہوئی (تهلیب ج ۱ ص ۳۳۳) ثقة مكثر خرج له الجماعة ويعقوب بن ابراهيم في الرواة كثير جدا وكان ينبغي تميزه (مناوی ۱۶۰)

(۲۳۳) ﴿ابو احمد الزبیری﴾

هو محمدين عبدالله بن الزبير الاسدي الكوفي روی عن يحيى بن ابي الهيثم وعيسى بن طهمان وسفيان الثوري وعنه ابنه طاهر واحمد بن حنبل وبن دار قال النصر بن علي سمعت احمد الزبيري يقول لا ابالي ان يسرق مني كتاب سفيان اني احفظه كله وقال ابن نمير هو صدوق في الطبقة الثالثة من اصحاب الثوري ما علمت الاخير مشهور بالطلب ثقة صحيح الكتاب وقال

ابو حاتم عابد مجتہد حافظ للحديث له اوہام مات سنة ثلاث ومائتين (تہذیب ج ۹ ص ۲۲۷)
 زبیری ان کے جدا محمد زبیر کی طرف نسبت ہے الکوفی ہیں اخراج حلیثہ الستہ (جمع ۱۶۰) ثقہ
 ثبت لکنہ یخطی فی حدیث الثوری مات سنة ثمان ومائتين من التاسعة (مناوی ۱۶۰)

(۲۳۴) عیسیٰ بن طہمان

یہ ابوبکر البصری ہیں طہمان عطشان کے وزن پر ہے نزیل الکوفہ عن انس وناس وعنه یحییٰ بن
 آدم و قیصہ وعروہ و وثقہ وفي التقریب صلوق خرج له البخاری والنسائی (مناوی ۱۶۰) قال
 ابو حاتم ثقہ لاباس به يشبه حلیثہ حدیث اهل الصلوق مابحلیثہ بأس ابن حبان یفرد بالمناکیر
 (تہذیب ج ۸ ص ۱۹۳)

(۲۳۵) سعید بن ابی سعید المقبری

ان کا نام کیسان تھا مقبری کی نسبت اس لئے کی جاتی ہے کہ نسبتہ لزیارۃ القبور او حفظها او لکون
 عمر جعلہ علی حفرها فالمقبری صفة لابی سعید وهو کثیر الحدیث ثقہ وقال احمد لاباس به
 لکنہ اختلط قبل موته بثلاث سنين وروایتہ عن عائشة وام سلمة مرسلۃ مات سنة ثلاث وعشرين
 ومائة او قبیلها او بعیدھا خرج له الجماعة (مناوی ۱۶۱) قال ابن الملبینی وابن سعد والعجلی
 وابوزرعة والنسائی ثقہ قال ابن معین هو اثبت الناس فی سعید بن ابی ذئب روى عن سعد وابی
 هريرة وعنه مالک وابن اسحق وابن ابی ذئب وغيرهم کان ابوہ مکاتبا لامرأة (تہذیب ج ۳ ص
 ۳۴)

(۲۳۶) عبید بن جریج

الیمی روى عن ابن عمر وابن عباس وابی هريرة وعنه زيد بن عتاب وسليمان بن موسى قال
 ابوزرعة والنسائی ثقہ ذکرہ ابن حبان فی الثقات له عندهم حدیث واحد عن ابن عمر فی لبس
 النعل السبتي قلت وقال العجلی مکی تابعی ثقہ (تہذیب ج ۷ ص ۵۷) اخراج حلیثہ الشیخان
 وغیرہما وهو ملنی تابعی (جمع ۱۶۱)

﴿ابن ابی ذئب﴾

(۲۳۷)

نام محمد بن عبد الرحمن ہے الامام الکبیر الشان ثقة فاضل عالم باسل کامل روی عن عکرمہ و نافع و خلف و عنه معمر و ابن المبارک و ابن وهب و امام کان عظیم الشان و قال احمد کان افضل من مالک و لما حج المهدی و دخل المسجد النبوی قاموا الایبن ابی ذئب فقیل له قم لأمیر المومنین قال انما تقوم الناس لرب العالمین فقال المهدی دعوه قامت منی کل شعرة (مناوی ۱۶۲) قال ابن حبان فی الثقات کان من فقهاء اهل المدينة و عبادهم و کان من أقوال اهل زمانه للحق قال الخلیلی ثقة اثنی علیه مالک حدیثه فخرج فی الصحيح اذا روی عنه الثقات فشیوخه شیوخ مالک لکنه قدیروی عن الضعفاء ۱۵۸ ھ میں وفات ہوئی (تہذیب ج ۹ ص ۲۷۰)

﴿صالح﴾

(۲۳۸)

هو ابن النہان روی عن ابی الدرداء و عائشة و ابی ہریرة و عنه موسیٰ و ابن عقبہ و ابن ابی ذئب و ابن جریج قال مالک لیس بثقة و قال احمد بن حنبل قد روی عنه اکابر اهل المدينة و هو صالح الحدیث ما اعلم به بأسا ذکره ابو الولید الباجی فی رجال البخاری (تہذیب ج ۲ ص ۳۵۷) ثقة ثبت مکرراً خرعمر میں مزاج میں تقرراً گیا تھا اسلئے یأتی باشیاء تشبه الموضوعات فاستحق الترك و کان قبل تغیرہ ثباتاً (مناوی ص ۱۶۲) ۱۲۵ ھ میں انتقال ہوا۔

یہ حضرت التوامة کے مولیٰ تھے وھی امراة لها صحبة وھی من صغار الصحابة (مواہب ۸۲) وسمیت توامة لانها كانت مع اخت فی بطن وھی اخت ربیعة ابن امیة (جمع ۱۶۲)

﴿السدی﴾

(۲۳۹)

یہ اسدی الکبیر سے مشہور ہیں و السدة باب الدار نسب الیہا لیبعة المقانع بیا ب مسجد الکوفة و اسمہ اسماعیل بن عبد الرحمن (مناوی ۱۶۲) اور ایک دوسرے السدی الصغیر ہیں جن کا نام حفید السدی ہے السدی الکبیر ثقہ ہیں و ثقہ احمد خرج له الجماعة الا البخاری (مواہب ۸۲) ۱۲۷ ھ میں انتقال ہوا۔

﴿ من سمع ﴾

(۲۳۰)

شیخ البیہقی فرماتے ہیں قال العسقلانی ولم ار فی رواية التصريح باسم من حدث السدی واطنه
عطاء بن السائب فانه اختلط آخر (مواہب ۸۲)

﴿ عمرو بن حرث ﴾

(۲۳۱)

القروشى المنزومى ہیں صغير صحابی ہیں خرج له الجماعة (مواہب ۸۳) قال الواقدى مات النبى
صلی اللہ علیہ وسلم وهو ابن عشرة وروى عنه ابنه جعفر وخليفة واصبغ وعطاء بن السائب
وغیرہم (جمع ۱۶۲)

﴿ الاعرج ﴾

(۲۳۲)

احمد کے وزن پر ہے نام عبدالرحمن باپ کا نام ہر مزہ ابوداؤد المزی کے لقب سے مشہور ہیں ثقة
ثبت عالم (مناوی ۱۶۳) اسکندریہ میں ۱۱ھ میں انتقال ہوا۔ روى عن ابى هريرة وابى سعيد وابن
عباس وعنه زيد بن اسلم وصالح بن كيسان والزهرى قال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث قال
العجلی ملنی تابعی ثقة قال ابن لهيعة عن ابى النضر كان الاعرج عالما بالانساب والعربية
تہلیب ج ۶ ص ۳۶۰

﴿ محمد بن مرزوق ابو عبد اللہ ﴾

(۲۳۳)

الباہلی ہیں جبکہ محمد بن مرزوق بن عثمان البصری۔ دوسرے صاحب ہیں اس دوسرے صاحب سے
اصحاب ستہ میں سے کسی نے بھی روایت نہیں کی ہے لم یرو عنه احد من الستہ کما فی التقریب
مواہب ۸۵) جبکہ ابو عبد اللہ الباہلی سے مسلم ابن ماجہ اور ابن خزیمہ روایت کرتے ہیں مات سن۱۸۵
واربعین ومائتین (مناوی ۱۶۸) اس کی نسبت دادا کی طرف کی گئی ہے جیسے کہ علامہ ابن حجرؒ فرمایا
کہ یہ دراصل محمد بن محمد بن مرزوق بن بکیر الباہلی ہیں قال ابو حاتم صدوق ذکرہ ابن حبان فی
الثقات وفي الزهرة روى عنه (م) سبعة احاديث وذكره منسوباً الى جده (تہلیب ج ۹ ص ۳۸۲)

(۲۳۴)

﴿عبدالرحمن بن قیس ابو معاویہ﴾

افسی الزعفرانی ہیں کذبہ ابو زرعة وغیرہ (مناوی ۱۶۸) کذا ذکرہ ابن حجر فی التقریب اخرج
حدیثہ الستہ (جمع ۱۶۸) قال ابن حجر سكن بغداد ثم نيسابور روى عن هشام وشعبة وحميد
الطويل وعنه ابو داود الطيالسي ومحمد بن مرزوق واحمد بن منصور قال ابن عدی عامة ما يرويه
له يتابعه عليه الثقات (تهذيب ج ۶ ص ۲۳۲)

(۲۳۵)

﴿عبداللہ بن وہب﴾

اخرج حدیثہ النسائی وابن ماجه ايضاً (جمع ۱۶۸) احد الاعلام الاثبات صاحب التصانيف
خرج له الجماعة (مناوی ۱۶۹) ۱۲۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۷۷ھ میں انتقال ہوا۔ روى عن ابيه
وعنه ابراهيم بن عمر وداؤد بن قيس وابوالهذيل وغيرهم قال بن معين هو اقلم من اخيه
عبدالرحمن (تهذيب ج ۶ ص ۶۷)

(۲۳۶)

﴿ابو عوانة﴾

هو الواضح ثقة ثبت من السابعة خرج له الجماعة (مناوی ۱۷۰) روى عنه الستة (جمع ۱۷۰)
هو وضاح بن عبدالله الشكري كان من سبي جرجان رأى الحسن وابن سيرين وسمع من معاوية
بن قرنة حديثاً واحداً وروى عن اشعث بن ابي الشعث وقتادة وغيرهم وعنه شعبة وجان بن هلال
وسعيد بن منصور وغيرهم قال ابن سعد كان ثقة صدوقاً وقال العجلي ابو عوانة بصرى ثقة
(تهذيب ج ۱۱ ص ۱۰۳)

(۲۳۷)

﴿ابو بشر﴾

امام ترمذی فرماتے ہیں ان کا نام جعفر بن ابی وحشیہ ہے اختلف فیہ ثقة وضعفاً (جمع ۱۷۲) هو
جعفر بن ایاس الشكري الواسطي بصرى الاصل ثقة مات سنة خمس وعشرين ومائة وقيل سنة
ستة وعشرين ومائة (مناوی ۱۷۱) روى عن عباد بن بشر وسعيد بن جبیر وعكرمة وعنه

الاعمش وایوب وشعبة قال ابوزرعة والعجلي والنسائی ثقة وقال ابن معین طعن علیه شعبة فی حدیثه عن مجاهد قال من صحیفة (تہذیب ج ۲ ص ۷۱)

(۲۳۸) حفص بن عمر بن عبید الطنافسیؒ

الطنافس کے ساتھ منسوب ہیں منسوب الی طنافس جمع طنفسة۔ البساط الذی له حمل وحصیر من سعف قدره ذراع فكان النسبة للعمل او البیع اشعاراً بانه صار علماً له بالغلبة واشتہر به وهو ثقة (جمع ۱۷۲) روی عن زہیر بن معاویة وعنه علی بن المدینی ومحمود بن غیلان قلت قال العجلی کوفی ثقة (تہذیب ج ۲ ص ۳۵۲)

(۲۳۹) محمد بن عبد اللہ الانصاریؒ

اس نام کے تین افراد ہیں والمسی بهذا الاسم ثلاثة (جمع ۱۷۳) یہ ان میں سب سے بڑے ہیں ان کے دادے کا نام المثنیٰ ہے دوسرے کے دادے کا نام حفص ہے تیسرے کے دادے کا نام ”زیاد“ ہے اخرج حدیثہ الستة (جمع ۱۷۴) قاضی البصرة قال ابوزرعة صالح الحدیث وابن معین ثقة ثبت (مناوی ۱۷۴) ۲۱۵ھ میں انتقال ہوا روی عن ابیہ وسلیمان التیمی وحمید الطویل وعنه البخاری وقییة بن سعید ومحمد بن بشار وغیر ہم قال الاحوص عن ابن معین ثقة وقال ابو حاتم صلیق قال النسائی لیس به بأس وذكره ابن حبان فی الثقات (تہذیب ج ۹ ص ۲۳۳)

(۲۵۰) ابی یعنی عبد اللہ بن المثنیٰؒ

صلوق کثیر الغلط من السادسة خرج البخاری والنسائی (مناوی ۱۷۴) الانصاری البصری روی عن ثمامة بن عبد اللہ والحسن البصری وثابت البنانی وعنه ابنه محمد وابو قییة ومسدد وغیر ہم ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ربما اخطأ وقال العقلی لا یتابع علی اکثر حدیثہ (تہذیب ج ۵ ص ۳۳۸)

(۲۵۱) ثمامةؒ

ابن عبد اللہ بن انس بن مالک الانصاری البصری قاضیها صلیق وثقه احمد و اشار ابن معین

الی تضعیفه عزل سنة عشر ومائة مات بعد ذلك بقليل خرج له البخاری (منوای ۱۷۴) وروی عن جده انس والبراء بن عازب وعنه ابن اخيه عبدالله بن المشي وحميد الطويل وحماد بن سلمة قال احمد والنسائي ثقة وقال العجلي تابعي ثقة ذكره ابن حبان في الثقات (تهذيب ج ۲ ص ۲۶)

(۲۵۲) ﴿نصر بن علی الجهمی﴾

ابو عمرو کنیت ہے ملک عراق کے شہر بصرہ میں ایک محلہ بنام الجہا ضمہ ہے نسبتہ الی جہاضمة محلة بالبصرة (جمع ۱۷۵) وکان احد الحفاظ الاعلام الثقات طلب للقضاء فقال استخير فدعا علی نفسه فمات خرج له الجماعة (مواهب ۸۸) وروی عن ابيه ويزيد بن زريع وعبد الاعلیٰ وعيسى بن یونس وغيرهم روى عنه الجماعة وابوزرعة وابوحاتم قال النسائي وابن خراش ثقة قال ابو بكر بن ابی داؤد كان المستعين بعث الى نصر بن علی ليوليہ القضاء فقال لامير البصرة ارجع فاستخير الله تعالى فرجع الى بيته فصلى ركعتين ثم قال اللهم ان كان لى عندك خير فاقبضنى اليك فام فبهوه فاذا هو ميت مات ۲۵۰ھ (تهذيب ج ۱۰ ص ۳۸۴)

(۲۵۳) ﴿نوح بن قيس﴾

الحراني نسبة الى حران وهى قبيلة من الازد وهو بصرى صديق (جمع ۱۷۵) صالح الحال حسن الحديث وکان يتشيع ووثقه احمد لكن نقل عن يحيى تضعيفه وقال البخارى لم يصح حديثه مات سنة ثلاث او اربع وثمانين ومائة خرج له مسلم والاربعة خلا البخارى (منوای ۱۷۵) روى عن اخيه خالد بن مقيس وثمانمة وايوب وابن عون وعنه يزيد بن هارون وعفان ومسلم بن ابراهيم قال ابو داؤد ثقة بلغنى عن يحيى انه ضعفه وقال النسائي ليس به بأس وقال ابن شاهين فى الثقات قال ابن معين هو شيخ صالح الحديث (تهذيب ج ۱۰ ص ۴۳۲)

(۲۵۴) ﴿خالد بن قيس﴾

يبراح البصرى كے بیٹے ہیں ثقة، صديق و قال البخارى لا يصح حديثه من التاسعة خرج له مسلم وابوداؤد (منوای ۱۷۵) وروی عن عطاء وعمرو بن دينار وقتادة وابومسلمة وعنه اخوه نوح بن

قیس وعلی بن نصر الجهضمی ومسلم بن ابراهیم قال ابن معین ثقة وذكره ابن حبان فی الثقات قلت وقال العجلی ثقة (تهذیب ج ۳ ص ۹۷)

(۲۵۵) ﴿عید بن عامر﴾

الضبی ہیں ابو محمد کنیت ہے البصری ہیں اخرج حديثه الستة (جمع ۱۷۶) احد الاعلام ثقة مامون صالح ربما وهم من التاسعة مات سنة ثمان ومائتين خرج له الستة (مناوی ۱۷۶) روى عن شعبة وهمام بن يحيى وسعيد بن ابي عروبة وعنه احمد وعلي بن المديني وبنلار وغيرهم قال يحيى بن سعيد هو شيخ مصر منذ اربعين سنة وقال ابو حاتم كان رجلا صالحا وكان في حديثه بعض الغلط وهو صدوق ذكره ابن حبان في الثقات مولده ۱۲۲ هـ مات ۲۰۸ هـ (تهذیب ج ۳ ص ۳۲)

(۲۵۶) ﴿حجاج بن منهل﴾

اللمی البصری ہیں ابو محمد کنیت ہے اخرج حديثه الستة (جمع ۱۷۷) ثقة من التاسعة ورع عالم مات سنة ست او سبع عشرة ومائتين (مناوی ۱۷۷) روى عن جرير بن حازم والحمادين وشعبة وعنه ابو موسى وبنلار والفضل بن عباس قال ابو حاتم ثقة فاضل وقال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث وقال العجلی ثقة رجل صالح (تهذیب ج ۲ ص ۱۸۲)

(۲۵۷) ﴿ابن جريج﴾

المکی ہیں مشہور فقیہ ہیں احد الاعلام اول من صنف فی الاسلام قال يحيى هو اثبت من مالک مات سنة خمسين ومائة (مناوی ۱۷۷) هو عبد الملك بن عبد العزيز بن جريج ابو الوليد روى عن حكيمة بنت رقيقة وابيه عبد العزيز وعطاء بن ابي رباح وكثير بن وعنه الاوزاعي واليث ويحيى بن سعيد الانصاري وغيرهم قال علي بن المديني نظرت فاذا الاسناد تدور على ستة فذكرهم ثم قال فصار علم هؤلاء الى من صنف في العلم منهم من اهل مكة عبد الملك بن جريج. قال الميموني سمعت ابا عبد الله غير مرة يقول كان ابن جريج من اوعية العلم وقال ابو عاصم كان من العباد وكان يصوم النهر الا ثلاثة ايام من الشهر (تهذیب ج ۲ ص ۱۸۲)

ج ۶ ص ۳۵۷

(۲۵۸) ﴿عبداللہ بن نمیرؓ﴾

الہمدانی ابوہشام الکوفی ثقة من التاسعة خرج له الجماعة (مناوی ۱۷۸) اخرج حديثه الستة (جمع ۱۷۸) روى عن اسماعيل بن ابي خالد والاعمش وهشام بن عروة وعنه ابنه محمد وابوخيثمة وعلي بن المديني وابوكريب قال ابو حاتم كان مستقيم الدهر وقال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث صدوق ذكره ابن حبان في الثقات (تهذيب ج ۶ ص ۵۲)

(۲۵۹) ﴿محمد بن سهل البغداديؓ﴾

التيمي مولا هم ابوبكر اخرج حديثه مسلم والترمذي والنسائي (جمع ۱۸۵)

(۲۶۰) ﴿يحيى ابن حسانؓ﴾

ثقة امام رئيس خرج له الجماعة الابن ماجة مات سنة ثمان ومائتين (مناوی ۱۸۵)

(۲۶۱) ﴿سليمان بن بلالؓ﴾

ثقة امام جليل ولي خراج المدينة مات سنة اثنين وسبعين ومائة خرج له الكل (مناوی ۱۸۵)

(۲۶۲) ﴿شريك بن عبد اللہؓ﴾

وثقه ابو داؤد وقال ابن معين لا بأس به . (مناوی ص ۱۸۵)

(۲۶۳) ﴿ابراهيم بن عبد اللہؓ﴾

ابن حنين ثقة مات بعد المائة خرج له الستة (مناوی ۱۸۵)

(۲۶۴) ﴿عن ابیہؓ﴾

مراد عبد اللہ بن حنين بن ثقة من الثالثة خرج له الجماعة له صحبة كان يخدم المصطفى ثم وهبه

للعباس (مناوی ۱۸۵)

(۲۶۵) ﴿احمد بن صالحؒ﴾

المصری ہیں لہ نسبتہ الی مصر ثقہ حافظ تکلم فیہ لکن اثنی علیہ غیر واحد روی عنہ البخاری و ابو داؤد (مواہب ۹۱)

(۲۶۶) ﴿ابورافعؒ﴾

نام عبدالرحمن ہے حماد بن سلمہ کے شیخ ہیں قال البخاری فی حدیثہ منا کثیر من الرابعة روی لہ الاربعة (مناوی ۱۸۶)

(۲۶۷) ﴿ابراہیم بن الفضلؒ﴾

ای ابن سلیمان المخزومی لا ابراہیم بن الفضل بن سوید و مانحن فیہ شیخ مدنی روی عنہ المصنف وابن ماجہ قال ابن معین ضعیف لا یثبت حدیثہ لیس بشی وقال جمع متروک وقال احمد لیس بقوی (مواہب ص ۹۲)

(۲۶۸) ﴿ابوالخطابؒ﴾

نام زیاد بن حافظ ہے ثقہ ہیں حافظ ہیں خرج لہ الستہ (مواہب ۹۲)

(۲۶۹) ﴿عبداللہ بن میمونؒ﴾

ضعیف بالاتفاق (جمع ۱۸۷) قال البخاری ذاہب الحدیث وقال ابو حاتم متروک وقال ابو زرعة واه وقال ابن حبان لا یجوز الاحتجاج بہ خرج لہ المصنف (مواہب ۹۲)

(۲۷۰) ﴿جعفر بن محمدؒ﴾

ای الصادق لقب بہ لکمال صدقہ و ورعہ اخرج حدیثہ البخاری فی التاریخ و مسلم و الاربعة و امہ ام فروة بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر و امہا اسماء بنت ابی بکر و لذلك کان یقول ولدنی الصلیق مرتین (مواہب ۹۲) لقب بالصادق لکمال صدقہ اخرج حدیثہ البخاری فی التاریخ و مسلم و الاربعة کانت لہ مواعظ جلیلة (ونصائح غالیة قال یوماً لسفیان الثوری اذا انعم اللہ

علیک بنعمۃ فاحبیت بقاءها فاکثر من الحمد والشکر علیہا واذا استبطأت الرزق فاکثر من الاستغفار واذا اکربک امر من سلطان وغیرہ فاکثر من ذکر لاحول ولا قوۃ الا باللہ مانہا جناح الفرج وکنز من کنوز الجنة (تحافات ۱۴۱)

(۲۷۱) ﴿عن ابیہ﴾

ای محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب الملقب بالباقر لانہ بقر العلم ای شقہ وعلم اصلہ وفرعہ وجليہ وخفیہ وامہ ام عبد اللہ بنت الحسن بن علی بن ابی طالب وهو تابعی جلیل سمع جابرا وانساباً وروی له البخاری ومسلم (جمع ۱۸۷)

(۲۷۲) ﴿الصلت بن عبد اللہؓ﴾

بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب اخرج حدیثہ ابو داؤد والترمذی (جمع ۱۸۷) من السادسة وثقوه (مناوی ۱۸۷)

(۲۷۳) ﴿ابن ابی عمرؓ﴾

نام محمد ہے یحییٰ کے فرزند ہیں ينسب الى جدہ (جمع ۱۸۸)

(۲۷۴) ﴿ایوب بن موسیٰؓ﴾

ای ابن عمر وبن سعید بن العاص الاموی اخرج حدیثہ الستہ (جمع ۱۸۸) قال الازدی لا يقوم اسناد حدیثہ قال النهبی ولا عبرة بقوله مع توثیق احمد ویحییٰ من السادسة (مناوی ۱۸۸)

(۲۷۵) ﴿محمد بن عیسیٰؓ﴾

ان کی کنیت ابو جعفر ہے وهو ابن الطباع اخرج حدیثہ البخاری فی التعليق الاربعہ (جمع ص ۱۹۰) یہ حکاک یعنی نگینہ بنانے والے نقاش الخاتم تھے یہ حافظ مکثر اور اور فقیہ تھے امام ابو داؤد کا ارشاد ہے ان کو چالیس ہزار احادیث یاد تھیں وقال ابو حاتم ثقتما من مارائنا احفظ للابواب منه

روی له الستة (مواهب ص ۹۴)

(۲۷۶) ﴿عباد بن العوام﴾

ابو حاتم نے ان کو ثقہ کہا ہے وقال احمد حلیثہ عن ابن ابی عروبہ مضطرب (مناوی ۱۹۰)

(۲۷۷) ﴿سعید بن عروبہ﴾

اپنے وقت کے امام تھے ان کی بہت سی مولفات ہیں قدری تھے خرج له الستة (مناوی ۱۹۰)
۱۵۷ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۷۸) ﴿محمد بن عبید المحاربی﴾

المحاربی عرب کے ایک قبیلہ المحارب کی طرف نسبت ہے امام ابو داؤد ترمذی اور نسائی نے ان سے تخریج کی ہے ۲۳۵ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۷۹) ﴿عبد العزیز بن ابی حازم﴾

قال احمد لم یکن یعرف بطلب الحلیث ولم یکن بالمدينة بعد مالک افقه منه ويقال ان
كتب سليمان بن بلال وقعت اليه ولم يسمعها وقال ابن معين ثقة مات سنة اربع وثمانين ومائة
خرج له الجماعة (مناوی ۱۹۰)

(۲۸۰) ﴿سعید بن ابی الحسن﴾

یہ حضرت حسن بصریؒ کے بھائی ہیں ثقہ ہیں خرج له الجماعة، اوساط التابعین سے ہیں اخرج حلیثہ
الستة وهذا الحلیث مرسل لانه من اوساط التابعین لكن يشهد له الحلیث المتقدم (جمع
۱۹۳) ۱۰۰ھ میں انتقال ہوا روی عن علی وابن عباس وعبد الرحمن بن سمرة وعنه اخوه الحسين
وقنادة وسليمان قال ابو زرعة والنسائي ثقة وذكره خليفة في الطبقة الثانية من قراء اهل البصرة قال
العجلي تابعي ثقة تهذيب ج ۴ ص ۱۵

(۲۸۱) ﴿ابو جعفر محمد بن صدران البصری﴾

صلوق ثقة خرج له ابو داؤد والترمذی والنسائی (مناوی ۱۹۴) هو ابن ابراهیم بن صدران المؤذن وقد ينسب الى جده روى عن علي بن عبد الاعلى ومعمتر بن سليمان وطالب بن حجر روى عنه ابو داؤد والترمذی والنسائی قال ابو داؤد ثقة وقال النسائی لا بأس به ذكره ابن حبان فى الثقات مات ۲۴۳ ھ (تهذيب ج ۹ ص ۱۱)

(۲۸۲) ﴿طالب بن حجر﴾

امام بخاری نے ان سے ادب مفرد میں تخریج کی ہے اور ترمذی نے بھی وارتضاه المصنف وضعفه القطن (مواہب ۹۴) قال الذہبی صلوق من السابعة (مناوی ۱۹۴) العبدی البصری روى عن هوفه بن عبد الله العصري وعنه قيس بن حفص الدارمی ومحمد بن ابراهيم قال ابو زرعة وابو حاتم شيخ ذكره ابن حبان فى الثقات وقال ابن عبد البر هو عندهم من الشيوخ ثقة (تهذيب ج ۵ ص ۸)

(۲۸۳) ﴿هود بن عبد الله﴾

مقبول من الرابعة يعد فى البصريين خرج له البخارى فى الادب المفرد (مناوی ۱۹۴) هو ابن عبد الله بن سعد العبدی العصري روى عن جده مزينة بن جابر وعنه طالب بن حجر ذكره ابن حبان فى الثقات (تهذيب ج ۱۱ ص ۶۵)

(۲۸۴) ﴿جده﴾

جو والدہ کی طرف سے ہے یعنی نانا ان کا نام مزیدہ بن مالک العصري بن عبد القيس ہے جمہور کے نزدیک یہی معروف ہے علی ما اختاره الجزرى فى تصحيح المصاييح (جمع ۱۹۴)

(۲۸۵) ﴿محمد بن شجاع البغد ادی﴾

یہ مروی ہیں ابن حبان نے انہیں ثقات میں شمار کیا ہے ملا علی قاری نے لکھا ہے اخرج حديثه

الترمذی والنسائی (جمع ۱۹۵) واحترز به عن محمد بن شجاع المدائنی وهو ضعيف متروك رمى بالبدعة (مناوی ۱۹۵) ۲۳۴ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۸۶) ﴿ابوعبیدہ الحدادؒ﴾

بخاری ابوداؤد ترمذی اور نسائی نے ان سے تخریج کی ہے ثقة تکلم فیہ الازدی بلا حجة (مناوی ۱۹۵) آپ کنیت سے مشہور ہیں نام عبد الواحد بن واصل ہے بغداد کے رہنے والے تھے روی عن ابن عون و عثمان بن سعد وعنه احمد ابو خزيمة قال العجلي و ابوداؤد ثقة ذكره ابن حبان في الثقات قلت وثقه الدارقطني والخطيب ۱۹۰ھ میں انتقال ہوا۔ (تہذیب ج ۲ ص ۳۹۰)

(۲۸۷) ﴿عثمان بن سعدؒ﴾

الکاتب المودب البصری قال فی الکاشف لینہ غیر واحد خرج له ابوداؤد (مناوی ۱۹۵) ضعيف اخرج حديثه ابوداؤد والترمذی (جمع ۱۹۵) روی عن انس والحسن البصری وابن سيرين وعنه شعبة وابو عبيدة الحداد وروح بن عبادۃ قال ابو جعفر السبتي عثمان بن سعيد الكاتب بصری ثقة وقال الحاكم فی المستدرک بصری ثقة عزيز الحديث.

(۲۸۸) ﴿ابوسعید عبد اللہ بن سعید الاحشامیؒ﴾

حافظ ثقة امام اهل زمانه قال بعضهم ما ريت احفظ منه خرج له الستة (مواهب ۹۷) ۲۵۷ھ میں انتقال ہوا۔ روی عن اسماعيل بن علبه وحفص بن غياث وابی اسامة وعنه الجماعة وابوزرعة وابو حاتم وابن خزيمة قال ابو حاتم ثقة صلوق امام زمانه ذكره ابن حبان في الثقات وفي الزهرة روی عنه (خ) ثمانية ومسلم سبعين حديثا (تہذیب ج ۵ ص ۲۰۸)

(۲۸۹) ﴿یونس بن بکیرؒ﴾

قیال ابن معین صلوق وقال ابوداؤد ليس بحجة بوصل كلام ابن اسحاق بالاحادیث خرج له البخاری فی التعليق ومسلم وابوداؤد (مواهب ۹۷) ۱۹۹ھ میں انتقال ہوا۔ الکوفي الحافظ روی عن

ابی خلیصة خالد بن دینار وطلحة بن یحییٰ وعنه ابنه عبدالله ویحییٰ بن معین وسعید بن سلیمان وعن ابن معین انه ثقة صدوق ذكره ابن حبان فی الثقات قال الساجی وكان صدوقا الا انه كان يتبع السلطان وكان مرجحاً (تهذيب ج ۱۱ ص ۳۸۲)

(۲۹۰) یحییٰ بن عباد

ملنی ثقة خرج له الاربعة (مناوی ۱۹۶) هو یحییٰ بن عباد بن عبدالله القرشی روى عن ابيه وجده وعمه حمزة وعنه هشام بن عروة وموسیٰ بن عقبة قال ابن معین والنسائی والدارقطنی ثقة وقال ابو حاتم مات قديما وهو ابن ست وثلاثين ذكره ابن حبان فی الثقات .

(تهذيب ج ۱۱ ص ۲۰۶)

(۲۹۱) ابيه

ای عباد اخرج حديثه الستة (جمع ۱۹۶) هو عباد بن عبدالله بن الزبير روى عن ابيه وجده اسماء وعائشة وعنه ابنه یحییٰ وابن اخيه عبدالواحد بن حمزة قال النسائی ثقة وذكره ابن حبان فی الثقات قال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث قال العجلي ملنی تابعی ثقة واما روايته عن عمر بن الخطاب فمرسلة بلا تردد (تهذيب ج ۵ ص ۸۵)

(۲۹۲) جده عبدالله بن الزبير

احد العبادة الاربعة وهو من كبار متأخری الصحابة عالم زاهد عابد استخلف بعد معاوية وتابعه ممالک الاسلام سوى الشام صلبه الحجاج (جمع ۱۹۶) روى عن النبی صلی الله عليه وسلم وعن ابيه وعن جده (اب الام) ابی بکرو خالته عائشة وعمر وعثمان وعلى وعنه اولاده عباد وعامر وام عمرو واخوه عروة وغيرهم وهو اول مولود فی الاسلام بالمدينة من قریش . حضر وقعة اليرموک وبويع بالخلافة وكانت ولايته تسع سنين وقتله الحجاج بن يوسف سنة ۷۳ هـ - قيل للشافعی هل سمع عبدالله بن الزبير من النبی صلی الله عليه وسلم قال نعم ومات النبی صلی الله عليه وسلم وهو ابن تسع سنين (تهذيب ج ۵ ص ۱۸۷)

﴿الزبیر بن العوام﴾

(۲۹۳)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی اور عظیم المرتبت صحابی ہیں عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اس حدیث میں حضرت طلحہؓ کے حوالے سے انہوں نے ایک واقعہ نقل کیا ہے جبکہ خود حضرت طلحہؓ بھی عشرہ مبشرہ سے ہیں ایمان لانے میں خاندان قریش میں ان کا ساتواں نمبر ہے مجلس شوریٰ کے ارکان ستہ میں سے ایک تھے جنگ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک رہے سخاوت و فیاضی پر خوش ہوتے تھے ایک مرتبہ سات لاکھ دراہم میں زمین فروخت کر کے تمام رقم فقراء و مساکین میں تقسیم کر دی ۳۰ یا ۳۶ھ میں انتقال ہوا۔ حواری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہد بلرا و ما بعنہا و ہاجر الہجرتین و هو اول من سلّ سیفا فی سبیل اللہ روى عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم و عنہ ابنہ عبد اللہ و عروہ و نافع ابن جبیر لم یتخلف عن غزوۃ غزاها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ہاجر و هو ابن ثمانی عشرة و قال مفیث بن سمی کان للزبیر الف مملوک یؤدون الخراج ما یدخل بیتہ من خراجہ درہما (تہذیب ج ۳ ص ۲۷۴) شیخ ابراہیم البیہقیؒ لکھتے ہیں والصواب اثبات الزبیر فی الاسناد و فی بعض النسخ الاختصار علی عبد اللہ بن الزبیر و هو خطأ لأن ابن الزبیر لم یحضر وقعة احد فیکون قوله فی الحديث قال سمعت النبی یقول اوجب طلحة کذباً محضاً لأن مولد ابن الزبیر فی السنة الثانیة من الهجرة و أحد فی الثالثة (مواہب ۹۷)

﴿یزید بن خصیفہؒ﴾

(۲۹۴)

نسبہ لجلدہ و هو یزید بن عبد اللہ بن خصیفہ الکندی قال جمع ثقة ناسک و اما احمد فقال منکر الحدیث خرج له الجماعة (مناوی ۱۹۷) روى عن ابيه و السائب بن یزید و عنہ الجعید بن عبد الرحمن و مالک و ابو علقمة قال الاثرم عن احمد و ابو حاتم و النسائی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات (تہذیب ج ۱۱ ص ۲۹۷)

﴿مساور الوراق﴾

(۲۹۵)

الکوفی الشاعر صلوق عابد ربما و هم من التاسعة خرج له مسلم و الاربعة (مناوی ۲۰۵) باع

الورق او صانعه او منسوب الى ورق الشجر (جمع ۲۰۵) روى عن سيار ابى الحكم وجعفر بن عمرو وشعيب بن يسار مولى ابن عباس وعنه ابن زائدة وابن عيينة ووکیع وغيرهم ذکره ابن حبان فى الثقات وعن ابن معین ثقة (تهذيب ج ۱۰ ص ۹۲)

(۲۹۶) ﴿جعفر بن عمرو﴾

المخزومی ثقة من الطبقة الثالثة روى له الجماعة الا البخارى (مناوى ۲۰۵) روى عن ابيه وعدى بن حاتم وهو جده لأمه وعنه مساور الوراق والمسيب بن شريك قلت ذكره ابن حبان فى الثقات (تهذيب ج ۲ ص ۸۶)

(۲۹۷) ﴿هارون ابن اسحق الحمدانى﴾

نسبة الى قبيلة باليمن (جمع ۲۰۶) وهو حافظ ثقة متعبد خرج له النسائى وابن ماجة والمصنف (مواهب ۱۰۰) ۲۵۸ھ میں انتقال ہوا روى عن ابيه وحفص بن غياث وابن عيينة روى عنه البخارى والترمذى والنسائى وغيرهم قال ابن خزيمة كان من خيار عباد الله وذكره ابن حبان فى الثقات قال النسائى ثقة (تهذيب ج ۱۱ ص ۳)

(۲۹۸) ﴿يحيى بن محمد المدنى﴾

نسبة لمدينة رسول الله صلى الله عليه وسلم على الاصح واحترز به عن يحيى بن محمد المدنى ومانحن فيه صلوق لكن بخطى خرج له ابو داؤد والمصنف وابن ماجة (مواهب ۱۰۰)

(۲۹۹) ﴿عبد العزيز بن محمد﴾

المدنى! حدث من كتب غيره فاختأ قال النسائى حديثه عن عبد الله العمرى منكر من الثامنة خرج له الجماعة (مناوى ۲۰۶) روى عن زيد بن اسلم وشريك بن عبد الله ويحيى بن سعيد الانصارى وعنه شعبة والثورى وابن اسحق وغيرهم قال احمد بن حنبل كان معروفا بالطلب واذا حدث من كتابه فهو صحيح واذا حدث من كتب الناس وهم وقال النسائى ليس بالقوى قال المزى روى له البخارى مقرونا بغيره ۱۸۷ھ میں انتقال ہوا (تهذيب ج ۶ ص ۳۱۵)

(۳۰۰)

﴿عبد اللہ بن عمرؓ﴾

نسبة الى الجد اذ هو عبيد الله بن عبد الله بن عمر اخو سالم مات قبل اخيه سالم كذا في الكاشف
(جمع ۲۰۶)

(۳۰۱)

﴿ابو سليمان عبد الرحمن بن الغسيلؓ﴾

آپ کا پورا سلسلہ نسب یوں ہے ابو سلیمان عبد الرحمن بن سلیمان بن عبد اللہ بن حنظلہ الغسیل بن ابی عامر روى عن حمزة والمنذر والزبير وعنه عبد الله بن ادريس والحسين بن الوليد الزبيرى. قال ابو زرعة والنسائي والدارقطني ثقة وقال ابن عدی وهو مما يعتبر حديثه ويكتب المتوفى ۱۷۲ھ (تہذیب ج ۶ ص ۱۷۲) غسیل فعیل کے وزن پر ہے صلوق لین من السادسة خرج له الجماعة الا النسائي (مناوی ۲۰۹) یہ حضرت غسیل الملائکۃ کے بیٹے ہیں جن کا نام حظلہؓ تھا جو غسیل الملائکۃ کے لقب سے معروف ہیں یعنی فرشتوں کا غسل دیا ہوا جس کا واقعہ یہ ہے کہ جب غزوہ احد کے لئے کوچ کا اعلان ہوا تو یہ اپنی اہلیہ کے ساتھ مشغول تھا اس حالت میں شور سنا معلوم ہوا کہ قافلہ جہاد پایہ رکاب ہے یہ خبر سنتے ہی دوڑ پڑے اور قافلہ جہاد کے ساتھ چل دیئے اتنا موقع نڈل سکا کہ غسل کر پاتے وہاں پہنچے تو شہید ہو گئے عام شہیدوں کی طرح ان کو غسل نہیں دیا گیا مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ فرشتے ان کو غسل دے رہے ہیں واپسی پر آپؐ نے تحقیق فرمائی تب ان کی اہلیہ سے سارا حال معلوم ہوا تو حضور اقدس ﷺ نے انہیں غسیل الملائکۃ کا لقب عطا فرمایا دراصل یہ حقیقی جذبہ اور دین سے والہیت کا ایک مظہر ہے ان کے لئے دین پر مرنا اور دین کے لئے جان دے دینا بہت آسان تھا اور وہ اسے مقصد حیات اور کامیابی سمجھتے تھے۔

(۳۰۲)

﴿حمید بن ہلالؓ﴾

العدوی البصری ثقة توقف فيه الانباری لدخوله فی عمل السلطان وقال ابن قتادة ما كانوا يفضلون احداً عليه فی العلم روى له الجماعة (مناوی ۲۱۰) روى عن عبد الله بن مغفل وعبد الرحمن بن

سمرة وانس وعنه ايوب السخيتاني وعاصم الاحول قال القطان كان ابن سيرين لا يرضاه قال ابن معين والنسائي ثقة قال ابو هلال ما كان بالبصرة اعلم منه ذكره ابن حبان في الثقات (تهذيب ج ۳ ص ۴۵)

(۳۰۳) ﴿ابو بردة﴾

روى عن ابيه وعلى وحليفة وعنه اولاده سعيد وبلال والشعبي قال ابن سعد ثقة كثير الحديث وقال العجلي كوفي تابعي ثقة ذكره ابن حبان في الثقات ۱۰۴ھ میں انتقال ہوا ۔
(تهذيب ج ۱۳ ص ۲۲) ان کا نام عامر یا حارث ہے تابعی ہیں ابو الحسن الاشعریؒ کے جد امجد ہیں بہت بڑے فقیہ اور کوفہ کے قاضی تھے۔ پھر حجاج نے ان کو معزول کر دیا تھا کان من نبلاء العلماء (منای ۲۱۰)

(۳۰۴) ﴿ابیہ﴾

ای عن ابی موسیٰ الاشعری الصحابی الجلیل (تحافات ۱۶۱) واسمہ عبد اللہ بن قیس (مواہب ۱۰۲) قيل انه قدم مكة قبل الهجرة فاسلم ثم هاجر الى ارض الحبشة ثم قدم المدينة مع اصحاب السفينتين بعد فتح خيبر استعمله النبي صلى الله عليه وسلم على زيد وعلمن واستعمله عمر على الكوفة روى عن النبي صلى الله عليه وسلم وعن ابى بكر وعمر وعلى وابن عباس وعنه اولاده ابراهيم وابوبكر وابوردة قال فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم اوتى هذا مزماراً من مزامير آل داود قال الشعبي خلوا العلم عن ست فذكره فيهم (تهذيب ج ۵ ص ۳۱)

(۳۰۵) ﴿موسیٰ بن عبیدہ﴾

مصغر ا هو الزیدی ضعفه وقال احمد لا تحل الرواية عنه مات سنة ثلاث وخمسين ومائة خرج له ابن ماجه (منای ۲۱۳) روى عن اخويه عبد الله ومحمد وایاس بن سلمة وعنه بكار بن عبد الله والثوري وابن المبارك عن ابن حنبل يقول لا يكتب حديثه وقال ابو زرعة ليس بقوى الاحاديث

قال النسائي ضعيف (تهذيب ج ۱۰ ص ۳۱۹)

(۳۰۶) ﴿اياس بن سلمه﴾

بن الاكوع فهي نسبة لجده ثقة خرج له الستة وكان سلمة شجاعا راميا فاضلا شهد بيعة
رضوان وغزاه مع المصطفى سبع غزوات (مناوى ۲۱۳) روى عن ابيه وابن لعمار بن ياسر وعنه
ابناه سعيد ومحمد وعكرمة بن عمار قال ابن معين والعجلي والنسائي ثقة قال ابن سعد كان ثقة وله
احاديث كثيرة ذكره ابن حبان فى الثقات ۱۱۹ هـ وفات يائى (تهذيب ج ۱ ص ۳۴۰)

(۳۰۷) ﴿مسلم بن نذير﴾

كوفي يكنى بابى الفياض قال اللهبى صالح خرج له البخارى فى الادب والنسائي وابن ماجه .
(المواهب ۱۰۴) روى عن حذيفة وعنه ابو اسحق السيعى وزباد بن فياض ذكره ابن حبان فى
الثقات قال ابن سعد كان قليل الحديث (تهذيب ج ۱۰ ص ۱۲۶)

(۳۰۸) ﴿حذيفة بن اليمان﴾

كان حذيفة صاحب سر رسول الله صلى الله عليه وسلم فى المنافقين والفتن اسلم هو وابوه قبل
بسر وشهد احدا وقتل ابوه فى المعركة قتله المسلمون خطأ فوهب لهم دمه (جمع ۲۱۴) مات
سنة ست وثلاثين (مناوى ۲۱۴) واسم اليمان دسيل روى حذيفة عن النبى صلى الله عليه وسلم
وعن عمر وعنه جابر بن عبد الله وجندب بن عبد الله قال العجلي استعمله عمر على الملائن ومات
بعد قتل عثمان باربعين يوما وعن حذيفة خيرنى رسول الله صلى الله عليه وسلم بين الهجرة
والنصرة فاخترت النصره (تهذيب ج ۲ ص ۱۹۳)

(۳۰۹) ﴿ابن لهيعة﴾

كصحيفة عبد الله بن لهيعة الحضر مى الفقيه المشهور قاضى مصر قال اللهبى ضعفه
لكن حديث ابن وهب وابن المبارك او ابى عبد الرحمن المقرئ عنه احسن واجودو بعضهم
يصحح روايتهم عنه انتهى (المناوى ص ۲۱۷) و صلوب (جمع ص ۲۱۷) وقال بعضهم خلط

بعد احتراق کتبہ و ضعفہ النوروی فی التہذیب مات سنة اربع و سبعین ومائة (مناوی ص ۲۱۷)
 هو عبداللہ بن لہیعة بن عقبہ بن فرعان روى عن الاعرج و ابی الزبیر و عنه شعبہ و الثوری
 والاوزاعی قال روح بن صلاح لقی ابن لہیعة اثین و سبعین تا بعیا قال ابن المدینی عن ابن مہدی
 لا حمل عنه قلیلاً ولا کثیر ا قال الثوری عند ابن لہیعة اصول و عندنا الفروع حکى الساجی عن
 احمد بن صالح کان ابن لہیعة من الثقات الا انه اذ لقن شیئاً حدث به . (تہذیب ج ۵ ص ۳۲۷)

(۳۱۰) ﴿ابویوس﴾

قال فی التقریب ثقة (مناوی ص ۲۱۷) هو مولیٰ ابی ہریرۃ لان ابایوس فی الرواة خمسة
 مولیٰ ابی ہریرۃ و هو المراد هنا و اسمه سلیم بن جبیر و مولیٰ عائشۃ و آخر اسمه سالم بن ابی
 حفصۃ و آخر اسمه حاتم و آخر اسمه الحسن بن یزید۔ (مواہب ص ۱۰۲) روى عن ابی ہریرۃ و
 عن ابی اسید الساعدی و عنه عمرو بن الحارث و حیوة بن شریح و قال النسائی ثقة و ذکرہ ابن
 حبان فی الثقات ۱۲۳ھ میں وفات ہوئی (تہذیب ج ۳ ص ۱۳۶)

(۳۱۱) ﴿سعید بن عبدالرحمن المخزومی﴾

المکی ثقة اخرج حدیثہ الترمذی والنسائی (جمع ص ۲۲۰) روى عن هشام بن سلیمان وحسین
 بن زید وابن عیینۃ و عنه الترمذی والنسائی وابن خزيمة قال النسائی ثقة و ذکرہ ابن حبان فی الثقات
 (تہذیب ج ۳ ص ۴۹)

(۳۱۲) ﴿عباد بن تمیم﴾

الانصارى المذنبی ثقة وقيل ان له رواية (جمع ص ۲۲۰) و ثقہ النسائی (مناوی
 ص ۲۲۰) روى عن عمہ عبداللہ بن زید و جلستہ ام عمارۃ و ابی قتادۃ و عنه عمرو بن یحیٰ
 والزہری قال محمد بن اسحق والنسائی ثقة و ذکرہ ابن حبان فی الثقات قال العجلی مدنی تابعی
 ثقة .

(تہذیب ج ۵ ص ۷۹)

﴿ عمہ ﴾

(۳۱۳)

عبدالله بن زید بن عاصم خرج له الجماعة وهو اخو تميم لأمه وقيل لابيه (مناوی ۲۲۰) صحابی شهیر روى صفة الموضوع وغير ذلك ويقال هو الذى قتل مسيلمة الكذاب واستشهد بالحررة وروى عنه الستة (جمع ص ۲۲۰) قال ابن سعد بلغنى انه قتل بالحررة وقتل معه ابنه خلاد وعلي.

(تهذيب ج ۵ ص ۱۹۶)

﴿ سلمة بن شبيب ﴾

(۳۱۴)

النيسابورى نزيل مكة ثقة من الحادية عشر خرج له مسلم والاربعة. (مناوی ص ۲۲۱) روى عن عبدالرزاق وابى اسامة وعنه الجماعة سوى البخارى قال النسائى ما علمنا به بأس قال ابو نعيم الا صبحانى احد الثقات حدث عنه الائمة والقلماء ذكره ابن حبان فى الثقات وقال الحاكم هو محدث اهل مكة والمتفق على اتقانه و صدقه. مات ۲۲۷ھ (تهذيب ج ۴ ص ۱۲۹)

﴿ عبدالله بن ابراهيم المدنى ﴾

(۳۱۵)

وفى نسخة المدينى متروك الحديث ونسبه ابن حبان الى الوضع لكن اخرج حديثه ابو داؤد والترمذى (جمع ص ۲۲۱) وقال متهم (مناوی ص ۲۲۱) روى عن ابيه واسحق بن محمد ومالك وعنه سلمة بن شبيب والحسن بن عرفة، قال ابن عدی عامة ما يرويه لا يتابعه عليه الثقات قال ابن حبان يحدث عن الثقات بالمقلوبات. (تهذيب ج ۵ ص ۱۲۱)

﴿ اسحاق بن محمد الانصارى ﴾

(۳۱۶)

مجهول تفرد عنه الغفارى خرج له ابو داؤد. (مناوی ص ۲۲۱) روى له ابو داؤد الترمذى فى الشمائل (تهذيب ج ۵ ص ۲۱۸)

﴿ ربيع بن عبد الرحمن ﴾

(۳۱۷)

مقبول اخرج حديثه ابو داؤد وابن ماجه (جمع ص ۲۲۱) قال ابو زرعة اسمه سعيد لقب بربيع (مناوی ص ۲۲۲) المدنى روى عن ابيه عن جده وعنه ابنه حكيم وكثير بن زيد وفليح بن سليمان،

قال ابن عدی ارجوانه لابأس به وذكره ابن حبان في الثقات. (تهذيب ج ۳ ص ۲۰۷)

(۳۱۸) ﴿عباس بن محمد الدوري﴾

نسبة الى محلة من بغداد او قرية من قرأها ثقة حافظ كان ابن معين اذا ذكره قال عباس الدوري صد يقنا و صاحبنا اخرج حديثه الاربعة (جمع ص ۲۲۲) هو مولى بن هاشم و قال الاصم لم ارفى مشائخي احسن منه مات سنة احدى و سبعين و مائتين (مناوى ص ۲۲۲) الحافظ الامام ابو الفضل الهاشمي سمع حسين بن علي الجعفي و ابا النصر حدثه اهل السنن الاربعة، قال النسائي ثقة و قال الاصم لم ارفى مشائخي احسن حديثا منه قلت كتابة في الرجال عن ابن معين مجلد كبير نافع ينبنى عن بصره بهذا الشأن (تذكرة الحفاظ ج ۲ ص ۵۷۹)

(۳۱۹) ﴿عبدالرحمن بن ابي بكرة﴾

البصري التابعي و هو اول مولود و لد في الاسلام في بصرة روى عنه الشيخان و غيرهما (جمع ص ۲۲۳) سمع كبار الصحابة و روى عنه كبار التابعين اتفقوا على توثيقه روى له الجماعة (مناوى ص ۲۲۳) قال العجلي بصري تابعي ثقة ذكره ابن حبان في الثقات. (تهذيب ج ۶ ص ۱۳۵)

(۳۲۰) ﴿ابيه﴾

اي ابي بكرة نفيح بن الحارث صحابي مشهور بكنيته نزل من الطائف حين نادى المسلمون من نزل من الحصار فهو حرف نزل اليهم من البكرة فسمى بها. (جمع ص ۲۲۳)

(۳۲۱) ﴿علي بن الاقمر﴾

بن عمر و الودعي، كو في ثقة من الاربعة اخرج له الجماعة. (مناوى ص ۲۲۷) قال ابو حاتم ثقة صدوق و ذكره ابن حبان في الثقات. (تهذيب ج ۷ ص ۲۵۱)

(۳۲۲) ﴿محمد بن المبارك﴾

الصوري نزيل دمشق القلاسي القرشي ثقة من العاشرة اخرج له الجماعة (مناوى ص ۲۳۰) سمع سعيد بن عبدالعزيز و معاوية بن سلام و عنه يحيى بن معين و الذهلي و ثقة جماعة و من كلامه

اعمل لله فانه انفع لك من العمل لنفسك وعنه علامة المعجزة مراقبة المحبوب وتحري رضاه
قال ابوزرعة شهدت جنازته بلمشق سنة خمس عشرة ومائتين. (تذکرہ ج ۱ ص ۱۸۶)

(۳۲۳) عطاء بن مسلم

الخفاف الحلبي كوفي نزل حلب فمعه ابو داود وقال ابو حاتم لا يحدّث به مات سنة تسعين ومائة
من التسعة خرج له النسائي وابن ماجه (مناوی ص ۲۳۰) الخفاف اي صانع الخف او بائعه (مواهب
ص ۱۱۱) روى عن الاعمش وجعفر بن برقان والثوري وعنه محمد بن المبارك وموسى بن
ايوب النصيبي، عن ابن معين انه ثقة ذكره ابن حبان في الثقات. (تهذيب ج ۷ ص ۱۸۹)

(۳۲۴) جعفر بن برقان

بن عبدالله الكلابي قال ابن معين ثقة ليس في الزهري بذلك مات سنة اربع وخمسين
ومائة خرج له البخاري في تاريخه والجماعة (مناوی ص ۲۳۰) قال النسائي ليس القوي في الزهري
وفي غيره لا بأس به وذكره ابن المديني في الطبقة الثامنة من اصحاب نافع وعن ابن معين انه ثقة
(تهذيب ج ۷ ص ۷۴)

(۳۲۵) عطاء بن ابي رباح

واسمه (اي اسم ابي رباح) اسلم تابعي جليل (مواهب ص ۱۱۱) هو ابو محمد القرشي
مولاهم المكي احد الاعلام تابعي جليل سمع العبادلة الاربعة وعائشة وعنه ابو حنيفة والليث وامم
مات سنة اربع عشرة ومائة وقيل خمسة عشرة ومائة وله ثمان وثمانون سنة (مناوی ص ۲۳۰) علامه
ذہبیؒ تذکرۃ الحفاظ میں لکھتے ہیں ”هو مفتی اهل مكة ومحدثهم قوة العلم ابو محمد بن اسلم القرشي
قال ابو حنيفة ما رأيت احداً افضل من عطاء وقال جريج كان المسجد فراشه عشرين سنة وقال
عبدالله بن عباس يا اهل مكة تجتمعون عليّ وعندكم عطاء. (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۹۸)

(۳۲۶) فضل بن عباس

صحابی ابن عم المصطفیٰ ورديفه بعرفة مات بطاعون عمواس وهو اكبر ولد العباس خرج له

الستة (مناوی ص ۲۳۰) اردفه رسول الله عليه وسلم في حجة الوداع وحضر غسل رسول الله صلى الله عليه وسلم وروى عن النبي صلى الله عليه وسلم وعنه اخواه عبدالله وقتهم (تهذيب ج ۸ ص ۱۵۲)

(۳۲۷) سعد بن ابراهيم

الزهري قاضي المدينة ثقة امام عابد يصوم الدهر ويختم كل يوم "ختمه مات سنة خمس وعشرين ومائة مكتر مشهور ولهم سعد بن ابراهيم قاضي واسط والاول هو المراد هنا لانه الذي يروى عنه ابن عيينة (مناوی ص ۲۳۱) رأى ابن عمر وروى عن ابي سلمة وطلحة بن عبيد الله عن ابن معين ثقة وقال الساجي ثقة اجمع اهل العلم على صدقه والرواية عنه الامالك. (تهذيب ج ۳ ص ۲۰۲)

(۳۲۸) ابن كعب بن مالك

الانصاري والابن عبدالله او عبدالرحمن وعبدالرحمن بن كعب ثقة مكتر مشهور قيل له رؤية خرج له الجماعة (مناوی ص ۲۳۱) ومات سنة سبع او ثمان وتسعين ويقال ولد عبدالرحمن في عهد النبي صلى الله عليه وسلم ومات في خلافة سليمان بن عبدالملك (جمع ص ۲۳۱) روى عن ابيه واخيه عبدالله وعائشة وجابر وعنه الزهري وسعد بن ابراهيم قال ابن سعد ثقة وهو اكثر حديثا عن اخيه ذكره ابن حبان في الثقات. (تهذيب ج ۲ ص ۲۳۳)

(۳۲۹) عن ابيه

اي كعب بن مالك بن ابي كعب الانصاري السلمي المدني صحابي مشهور وهو احد الثلاثة الذين خلفوا مات في خلافة علي رضي الله عنه (جمع ص ۲۳۲) روى عن النبي صلى الله عليه وسلم وعن اسيد بن حضير وعنه اولاده عبدالله وعبيد الله وابن عباس وجابر وغيرهم وهو احد السبعين الذين شهدوا العقبة قال ابن سعد اخي النبي صلى الله عليه وسلم بينه وبين الزبير وقيل طلحة قال ابن سيرين وكان ثلاثة من الانصار بها جون عن رسول الله صلى الله عليه وسلم حسان وابن رواحة وكعب. (تهذيب ج ۸ ص ۳۹۵)

(۳۳۰) ﴿الحسن بن علی الخلال﴾

نسبة الى الخلل لصنع او غيره الهمداني الحلواني نسبة الى الحلوان ثقة حافظ صاحب تاليف خرج له الجماعة الا النسائي (مناوى ص ۲۳۳) روى عن عبدالله بن نمير وابى اسامة ويحيى بن آدم قال يعقوب بن شيبة كان ثقة ثبتا قال ابن عدى له كتاب صنفه فى السنن ذكره ابن حبان فى الثقات . ۲۳۲ هـ ملى وفات هوئى . (تهذيب ج ۲ ص ۲۶۲)

(۳۳۱) ﴿حسين بن على بن زيد الصدائى﴾

نسبة الى صدا مملوكة قبيلة وهو احد القراء الثلاثة من العشرة (جمع ص ۲۳۳) صلوق ثقة من الاولياء مات سنة ثمانية واربعين ومائتين خرج له ابو داود والنسائي و الترمذى (مناوى ص ۲۳۳) روى عن ابيه و حسين بن على الجعفى قال النسائي ثقة و كان حجاج بن الشاعر يمدحه ويقول هو من الابدال . (تهذيب ج ۶ ص ۳۹۰)

(۳۳۲) ﴿يعقوب بن اسحاق الحضرمى﴾

وهو احد القراء الثلاثة من العشرة (جمع ص ۲۳۳) نسبة لحضرموت قبيلة باليمن وهو مولدهم مقرى البصرة ثقة خرج له الجماعة الا البخارى (مناوى ص ۲۳۳) قال ابو حاتم و احمد صلوق ذكره ابن حبان فى الثقات مات سنة خمس ومائتين . (تهذيب ج ۱۱ ص ۳۳۵)

(۳۳۳) ﴿عبدالرحمن بن يزيد﴾

هو اخو الاسود بن يزيد النخعي ابوبكر الكوفي ثقة مات قبل الجماجم خرج له الجماعة . (مناوى ص ۳۳۷) روى عن ابى هريرة و ابن عمر و عنه المنذر بن نعمان وغيره ذكره ابن حبان فى الثقات و عن عبد الله بن بحير انه قال من افضل صنعاء و كان اعلم بالحلال والحرام . (تهذيب ج ۶ ص ۲۶۸)

(۳۳۴) ﴿اسود بن يزيد﴾

بن قيس النخعي مخضرم ثقة جليل مكث له ثمانون حجة و عمرة و كان يصوم وينحس فى ليلتين

مات سنة اربع و سبعين خرج له الستة رأى الصديق و روى عن على . (جمع ص ۲۳۷) قال
احمد ثقة ذكره جماعة ممن صنف من الصحابة ذكره ابراهيم النخعي فيمن كان يفتى من
اصحاب ابن مسعود و قال ابن حبان في الثقات كان فقيها زاهداً . (تهذيب ج ۱ ص ۲۹۹)

(۳۳۵) ﴿يحيى بن ابي بكير﴾

العبدى قاضى كerman ثقة مات سنة ثمان و مائتين خرج له الجماعة (مناوى ص ۲۱۸)
كوفى الاصل سكن بغداد روى عن حريز بن عثمان و ابراهيم بن طهمان و شعبة و عنه عبد الله بن
الحارث و ابوبكر بن ابي شيبة قال العجلي شامى تابعى ثقة قال ابو حاتم صلوق ذكره ابن حبان فى
الثقات . (تهذيب ج ۱ ص ۱۷۷)

(۳۳۶) ﴿حريز بن عثمان﴾

سميع كوزن پر ہے، بفتح الحاء و كسر زاء و تحية ساكنة فزائى . (جمع ص ۲۳۸) روى عن عبد
الله بن بسر المازنى و خالد بن معدان و روى عنه يحيى بن بكير و يزيد بن هارون قال احمد بن
حنبل ثقة قال ابن المدينى لم يزل من ادركنا من اصحابنا يوثقونه له عند البخارى حليشان مات سنة
ثلاث و ستين مائة . (تهذيب ج ۲ ص ۲۰۷) حدث بالشام و العراق وله نحو مائتى حديث و قال لرجل
انا اشتهم عليا و الله ما شتمته قط . (تذكرة الحفاظ ج ۱ ص ۱۷۷)

(۳۳۷) ﴿سليم بن عامر﴾

تصغير كراته ہے، الرجبى المشرقى الحمصى و رجة بطن من حمير له نحو مائتى
حديث و كان ثبناً ناصباً مات سنة ثلاث و ستين و مائة و غلط من قال له رؤية خرج له مسلم
و الاربعة (مناوى ص ۲۳۸) سليم بن عامر ناصبيت میں غالى نہ تھے۔ ناصبيت اگر قلیل ہو اور غلو نہ ہو تو
روایت قابل قبول ہوتی ہے اور اگر ناصبيت میں غلو ہو، تو روایت قابل اعتبار نہیں رہتی۔ روى عن ابي
امامة و عبد الله بن الزبير و عوف بن مالك و عنه صفوان بن عمرو و جرير بن عثمان و عبد الرحمن
بن يزيد قال العجلي شامى تابعى ثقة و قال ابو حاتم لا بأس به و قال النسائى ثقة ذكره ابن حبان فى

الثقات مات (١٣٠هـ) - (تهذيب ج ٢ ص ١٣٤)

(٣٣٨) ﴿ابو امامة الباهلي﴾

صحابي مشهور سكن الشام هو آخر من مات بها من الصحب (مناوي ص ٢٣٨) هو صدي بن عجلان روى عن النبي صلى الله عليه وسلم وعن عمر وعثمان وعلي وعنه سليمان بن حبيب المحاربي ومكحول الشامي قال ابن حبان كان مع علي بصفين. (تهذيب ج ٢ ص ٢٦٨)

(٣٣٩) ﴿عبد الله بن معاوية الجمحي﴾

نسبة لجمع جبل لبني نمير على مافي القاموس وهو ابو جعفر البصري عاش نيفاً على المائة ومات سنة ثلاث واربعين وماتين خرج له ابو داود والنسائي (مناوي ص ٢٣٨) روى عن ثابت بن يزيد والحمادين ومهدي بن ميمون وعنه ابو داود والترمذي وابن ماجة ذكره ابن حبان في الثقات قال الترمذي هو رجل صالح. (تهذيب ج ٢ ص ٣٥)

(٣٤٠) ﴿هلال بن خباب﴾

ابو العلاء البصري ثقة تغير آخراً من الطبقة الخامسة خرج له الاربعة. (مناوي ص ٢٣٨) سكن المدائن ومات بهاروى عن ابي جحيفة ويحيى بن جعدة وعكرمة مولى ابن عباس وعنه الثوري و سمر وثابت بن يزيد عن ابن معين ثقة وقال يحيى القطان ثقة مامون قال العقيلي في حليته وهم وتغير آخرات اربع واربعين ومائة. (تهذيب)

(٣٤١) ﴿عبد الله بن عبد المجيد الحنفي﴾

البصري نسبة لبني حنيفة قبيلة من ربيعة سكنوا اليمامة على عهد المصطفى ثقة لم يثبت ان يحيى بن معين ضعفه خرج له الجماعة. (مناوي ص ٢٣٩)

(٣٤٢) ﴿عبد الرحمن يعني عبد الله بن دينار﴾

روى عن ابيه وزيد بن اسلم وعنه القطان وعلي بن الجعد قال ابو حاتم وغيره فيه لين وقال ابن

معین فی حدیثہ ضعف. (مناوی ص ۲۳۹)

(۳۴۳) ﴿ابو حازم﴾

الاعرج سلمة بن دينار الملقب مولی الاسود بن سفیان ثقة عابد من الثالثة خرج له الجماعة مشهور بالرواية من سهل (مناوی ص ۲۳۹) قال ابن خزيمة لم يكن في زمانه احد مثله ومناقب ابی حازم كثيرة وكان ثقة فقيها ثباتا كثير العلم كبير القدر وكان فارسيا وامه رومية ارج جماعة موته في سنة اربعين ومائة. (تذکرہ الحفاظ ج ۱ ص ۱۳۳)

(۳۴۴) ﴿سهل ابن سعد﴾

بن مالک بن خالد الانصارى الخزرجى الساعدى له ولايه صحبة وهو آخر من مات من الصحب بالمدينة مات سنة ثمان وثمانين اواحدى وتسعين. (مناوی ص ۲۳۹) روى عن النبى صلى الله عليه وسلم وابى بن كعب وعنه ابن عباس والزهرى وابو حازم قال ابن حبان اسمه حزنا فسماه رسول الله صلى الله عليه وسلم سهلاً. (تهذيب ج ۴ ص ۲۲۲)

(۳۴۵) ﴿عباد بن عباد المهلبى﴾

نسبة الى المهلب بصيغة المفعول وهو ابن ابى صفرة ثقة ربما وهم خرج له الجماعة (مناوی ص ۲۴۶) هو الامام الصلوق العتقى ابو معاوية الازدى حدث عن ابى جمرة الضبعى وهشام بن عروة وعنه احمد بن حنبل وقتيبة ومسدد قال ابن معين ثقة وقال هو اوثق واكثر حديثا من حماد بن العوام، قال ابن سعد لم يكن بالقوى فى الحديث مات سنة احدى وثمانين ومائة. (تذکرہ الحفاظ ج ۱ ص ۲۶۱)

(۳۴۶) ﴿المجالد﴾

الهمدانى ليس بالقوى تغير آخرأ من السادسة خرج له الجماعة الالبخارى (مناوی ص ۲۴۳) هو ابن سعيد روى عن الشعبي وقيس بن ابى حازم وعنه ابنه اسماعيل وشعبة وسفيان وغيرهم قال النسائى ليس بالقوى ووثقه مرة قال يعقوب بن سفیان تكلم الناس فيه وهو صلوق مات سنة اربع

واربعین ومائة. (تہذیب ج ۱۰ ص ۳۷)

﴿الشعبي﴾

(۳۴۷)

هو عامر بن شراحيل الكوفي احد الاعلام من التابعين ولد في خلافة عمر قال ادركت خمس مائة من الصحابة وقال ما كتبت سوداء في بيضاء قط ولا حدثت بحديث الاحفظته مات سنة اربع ومائة وله ثنتان وثمانون سنة كذا في اسماء الرجال لمؤلف المشكاة (جمع ص ۲۴۳) صاحب تذکرہ الحفاظ نے آپ کے حالات تقریباً دس صفحات پر لکھے ہیں، فرماتے ہیں:

روى عن ابى هريرة وعباس وعائشة وعنه اسمعيل بن ابى خالد وابو حنيفة وهو اكبر شيخ لابی حنيفة وعن ابن المديني قال قيل للشعبي من اين لك هذا العلم كله قال بنفى الاعتماد و السير في البلاد و صبر كصبر الجمادو بكور كبكور الغراب عن ابن سيرين قال قلمت الكوفة وللشعبي حلقة عظيمة واصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ كثير.. وعن الشعبي انا مبغض لمن بغض عثمان وعليًا. (تذکرہ الحفاظ ج ۱ ص ۷۹)

﴿عبدالله بن عمرو ابو معمر﴾

(۳۴۸)

هو كنية عبدالله بن عمرو هو المقرئ الحافظ ثقة حجة مات سنة اربع وعشرين ومائتين رمى بالقلدر وخرج له الجماعة (مناوی ص ۲۴۴)

روى عن عبدالوارث بن سعيد وعبد الوهاب الثقفي وعنه البخاري وابوداؤد عن ابن معين ثقة قال العجلي ثقة وكان يرى القدر وقال ابو حاتم صدوق متقن ذكره ابن جبان في الثقات . (تہذیب ج ۵ ص ۲۹۴)

﴿عبدالوارث﴾

(۳۴۹)

بن سعيد بن ذكوان الحافظ ثقة مقرئ فصيح خرج له الجماعة (مناوی ص ۲۴۴) حدث عن ايوب السخيتاني وايوب بن موسى وطائفة وعنه مسدد وقيس وبشر بن هلال قال ابو عمر الجرمي ما رأيت فقيها افصح من عبدالوارث مات سنة ثمانين ومائة. (تذکرہ الحفاظ ج ۱ ص ۲۵۷)

﴿ ابو قلابہ ﴾

(۳۵۰)

اسمہ عبد اللہ بن زید (جمع ص ۲۴۸) کھدایہ الجرمی نسبة للجرم لولادة او اسکنی من الثالثة
 هرب من القضاء فسكن دارياو مات بالشام ثقة فاضل كثير الارسال قال العجلي فيه نصب خرج
 له الجماعة (مناوی ص ۲۴۸) روى عن ثابت الضحاك الانصارى وسمرة بن جندب وانس بن
 مالک و عنه ايوب و خالد الحذاء و ابو رجاء سلمان ذكره ابن سعد فى الطبقة الثانية من اهل
 البصرة و قال كان ثقة كثير الحديث و كان ديوانه بالشام و قال ايوب كان و الله من الفقهاء ذوى
 الالباب ما ادركت بهذا المصير جلا كان اعلم بالقضاء من ابى قلابة قال العجلي تابعى بصرى ثقة
 مات ۱۰۴ھ و ۱۰۷ھ۔ (تهذيب ج ۵ ص ۱۹۷)

﴿ زهدم ﴾

(۳۵۱)

كجفر نسبة لقبيلة جرم كفلس ابو مسلم البصرى ثقة من الثالثة خرج له البخارى وغيره (مناوی
 ص ۲۴۷) زهدم بن مضرب الجرمى ابو مسلم البصرى روى عن ابى موسى و عمران بن حصين
 و ابن عباس رضى الله عنهم و عنه ابو قلابة و القاسم بن عاصم ذكره ابن حبان فى الثقات له فى
 الكتب حديثان و قال العجلي تابعى ثقة. (تهذيب ج ۱ ص ۲۹۴)

﴿ سفينة ﴾

(۳۵۲)

وسمى سفينة لكثرة ما كان يحمل فى السفر (وقال له النبى صلى الله عليه وسلم انت
 سفينة وهو مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم و كان صاحبيا جليلا وله احاديث (مواهب ص
 ۱۲۱) يكنى ابا عبد الرحمن و يقال كان اسمه مهران او غيره (جمع ص ۲۴۹) مات بعد السبعين
 خرج له مسلم و الاربعة. (مناوی ص ۲۴۹)

و كان عبداً لام سلمة فاعقته و شرطت عليه ان يخدم النبى صلى الله عليه وسلم روى
 عن على و ام سلمة و عنه ابنه عبد الرحمن و عمرو و الحسن البصرى . تهذيب التهذيب میں علامہ
 ابن حجرؒ نے آپ کے ناموں میں مختلف اقوال نقل کئے ہیں۔ مهران، نجران، رومان، قیس، سنبہ، عمر،

عبس، سلیمان، ایمن، طهمان، متعب وغیرہم. (تہذیب ج ۴ ص ۱۱۰)

(۳۵۳) القاسم التمیمی

وہو ابن عاصم التمیمی مقبول من الرابعة (جمع ص ۲۵۰) احد الفقهاء السبعة قال ايوب مارأيت افضل منه خرج له الجماعة (مناوی ص ۲۵۰) روى عن رافع بن خلیج وزهلم بن مضرب وسعيد بن المسيب وحמיד الطویل وخالد الحذاء ذكره ابن حبان فی الثقات. (تہذیب ج ۸ ص ۲۸۶)

(۳۵۴) عبد اللہ بن عیسیٰ

بن عبد الرحمن بن ابی لیلی الانصارى ثقة تشيع من الطبقة السادسة خرج له الجماعة (مناوی ص ۲۵۱) روى عن جده عبد الرحمن وایہ عیسیٰ وسعيد بن جبير وعنه عمه محمد السفیانان وشعبة قال ابن معين ثقة وقال النسائی ثبت ذكره ابن حبان فی الثقات وقال العجلی ثقة مات ۱۳۵ھ. (تہذیب ج ۵ ص ۳۰۸)

(۳۵۵) عطاء الساحلی

فی التقريب شامی انصارى سكن الساحل مقبول من الرابعة. (جمع ص ۲۵۱) روى عن ابی اسيد بن ثابت الانصارى وعنه عبد اللہ بن عیسیٰ ذكره ابن حبان فی الثقات قلت قال البخاری لم یقم حلیته وذكره العیلى فی الضعفاء. (تہذیب ج ۷ ص ۱۹۷)

(۳۵۶) ابی اسيد الانصارى

اسمه عبد اللہ بن ثابت او غيره قال الزين العراقي وليس له عند المؤلف الا هذا الحديث الواحد وليس فی الكتب الستة غيره. (مناوی ص ۲۵۱)

روى عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعنه عطاء الشامی قال ابو حاتم یحتمل ان یكون عبد اللہ بن ثابت خادم النبی صلی اللہ علیہ وسلم روى عنه الشعبی قال جاء عمر بصحيفة التوراة الى النبی صلی اللہ علیہ وسلم. (تہذیب ج ۱۲ ص ۱۲)

(۳۵۷) حفص بن غیاث

ابو طلق بن معاویة النخعی قاضی الکوفة وقاضی الجانب الشرقی قال یعقوب بن شیبہ ثبت اذا حدث من کتابه مات سنة اربع وتسعين خرج له الجماعة . (مناوی ص ۲۵۳)
 روی عن جده و اسماعیل بن ابی خالد و سلیمان التیمی و عنه احمد و اسحق و علی قال ابن کامل والاه الرشید قضاء الشرقیة ببغداد ثم عزله و ولاء قضاء الکوفة قال العجلی ثقة مولاہم فقیہ . (تہذیب ج ۲ ص ۳۵۸)

(۳۵۸) اسماعیل بن خالد

بن طارق البجلی مولاہم حافظ امام و کان طحانا مات سنة ست و اربعین و مائة خرج له الجماعة . (مناوی ص ۲۵۳) روی عن ابيه و ابی جحيفة و عمرو بن حرث و هولاء صحابة و عنه شعبة و السفیانان و ابن المبارک قال البخاری عن علی له نحو ثلاث مائة حدیث و قال ابن مہدی و ابن معین و النسائی ثقة و قال ابو نعیم ادرک اسماعیل اثنی عشر نفسا من الصحابة منهم من سمع منه و منهم من رآه روية . (تہذیب ج ۱ ص ۲۵۴)

(۳۵۹) حکیم بن جابر

بن طارق من الطبقة الثالثة خرج له النسائی و ابن ماجہ (مناوی ص ۲۵۴) ارسل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم و روی عن ابيه و عمر و عثمان و طلحة و عنه اسمعيل بن ابی خالد و طارق بن عبد الرحمن قال ابن معین ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات و قال مات فی آخر امارۃ الحجاج و قال النسائی و العجلی ثقة . (تہذیب ج ۲ ص ۳۸۲)

(۳۶۰) احمد بن ابراهيم الدورقي

البغدادی الحافظ روی عن ہشام و یزید بن زریع و الناس و عنه مسلم و ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ و خلق و له تصانیف مات سنة ست و اربعین و مائتین ذکره الذہبی و غیره و هو مع شهرة خفی علی جمع من الشراح فقالوا لم نجد ترجمته . (مناوی ص ۲۵۶) قال ابو حاتم صلوق و قال

العقيلي ثقة ذكره ابن حبان في الثقات وقال الخليلي في الارشاد ثقة متفق عليه.

(تهذيب ج ۱ ص ۹)

(۳۶۱) ﴿ابو اسامة حماد بن اسامة﴾

الكوفي الحافظ مولى ابن هشام كان حجة اخبارياً عنده ستمائة حديث عن هشام عاش ثمانين سنة خرج له الجماعة. (مناوى ص ۲۵۶) روى عن هشام بن عروة وبريد بن عبدالله وعنه الشافعي واحمد بن حنبل ويحيى وعن احمد ابو اسامة ثقة كان اعلم الناس بامور الناس واخبار اهل الكوفة وقال عبدالله بن عمر بن ابان سمعت ابا اسامة يقول كتبت باصبعي هاتين مائة الف حديث ذكره ابن حبان في الثقات. (تهذيب ج ۳ ص ۳)

(۳۶۲) ﴿الحسن بن محمد الزعفراني﴾

البغدادى صاحب الشافعي روى له البخارى والاربعة ودرج الزعفراني ببغداد منسوب اليه وثقه النسائي وغيره. (مناوى ص ۲۵۷) روى عن ابن عيينة وابي معاوية ووكيع وعنه الجماعة سوى مسلم قال النسائي ثقة ذكره ابن حبان في الثقات ومثل عن العقيلي فقال ثقة من الثقات مشهور ولم تتكلم فيه احد بشيء قال ابن عبدالبر يقال انه لم يكن في وقته اوضح منه ولد البصير باللغة مات. (۲۵۹هـ) تهذيب ج ۲ ص ۲۷۵

(۳۶۳) ﴿حجاج بن محمد﴾

المصيصي الاور الترمذي الحافظ نزل بغداد ثم المصيصة قال احمد ما كان اضبطه واشد تعامله للحروف رفع من امره جدا قال ابو داؤد بلغني ان ابن معين كتب عنه نحو من خمسين الف حديث خرج له الستة. (مناوى ص ۲۵۷) روى عن حريز بن عثمان وابن ابي ذئب وابن جريج وعنه احمد ويحيى بن معين وحمزة الزيات وجماعة قال علي المليني والنسائي ثقة ذكره ابن حبان في الثقات قال ابن سعد كان ثقة صلوا فان شاء الله وكان قد تغير في آخر عمره (مات ۲۰۶هـ) (تهذيب ج ۲ ص ۱۸۰)

(۳۶۳)

﴿ابن جریج﴾

عبدالمالک بن عبدالعزیز بن جریج القرشی الاموی المکی الفقیہ احد الاعلام قال ابن عیینہ سمعته یقول مادون العلم تلویثی احد (مناوی ص ۲۵۷) ۲۵۷ روى عن حکیمۃ بنت رقیقۃ وابیہ عبدالعزیز والزهری وعنه ابنہ عبدالعزیز ومحمد الوزاعی والیث قال ابن خراش کان صدوقا وقال العجلی مکی ثقة وقال ابو عاصم کان من العباد وکان یصوم الدهر الاثلاثۃ ایام من الشهر . قال علی المدینی نظرت فاذا الاسناد تلور علی ستۃ فذکرهم ثم قال فصار علم هؤلاء الی من صنف فی العلم منهم من اهل مکۃ عبدالملک بن جریج . (تہذیب ج ۲ ص ۳۵۷)

(۳۶۵)

﴿محمد بن یوسف﴾

ابن واقد بن عثمان الضبی مولاہم الفریابی محدث قیساریۃ الشام عاش اثنین وتسعین سنۃ ومات سنۃ اثنی عشر ومائتین خرج لہ الجماعة . (مناوی ص ۲۵۷) ادرك الاعمش وروی عن فطر بن خلیفۃ وجریب ابن حازم ونافع روى عنه البخاری والباقرن قال العجلی الفریابی ثقة وقال النسائی ثقة روى عنه البخاری ستۃ وعشرین حدیثا . (تہذیب ج ۹ ص ۳۷۲)

(۳۶۶)

﴿عطاء بن یسار﴾

الہلالی ابا محمد المدنی القاضی من کبار التابعین وعلماہم خرج لہ الجماعة واتفقوا علی توثیقہ (مناوی ص ۲۵۷) مولی ميمونة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم روى عن ابی ذر وابی السرداء وعبادۃ بن الصامت وعنه ابو سلمۃ بن عبدالرحمن وھلال بن علی وزید بن اسلم قال ابن معین وابو زرعة والنسائی ثقة وقال ابن سعد ثقة کثیر الحدیث . ذکرہ ابن حبان فی الثقات وکان صاحب قصص وعبادۃ وفضل (مات ۱۰۳ھ) - (تہذیب ج ۷ ص ۱۹۲)

(۳۶۷)

﴿مسعر﴾

بن کدام ابو سلمۃ الہلالی الکوفی لہ الف حدیث قال القطان مارأیت مثله قال ابو شعبۃ کنا نسміہ المصحف من اتقانه مات سنۃ خمس و مائة (مناوی ص ۲۵۸) حدث عن عدی بن ثابت و

قناعة وعمر وبن مرة وطبقتهم وعنه سفيان بن عيينة ويحيى بن آدم و ابو نعيم قال احمد بن حنبل ثقة مثل شعبة ومسعر وقال وكيع شك مسعر كيقين غيره وعن الحسن بن عمار ان لم يدخل الجنة الا مثل مسعر فان اهل الجنة لقليل - (تذكرة الحفاظ ج ١ ص ١٨٨)

(٣٦٨) ﴿ابو صخرة﴾

جامع بن شداد المحاربى ثقة مات سنة سبع وعشرين ومائة خرج له الستة (مناوى ص ٢٥٨) روى عن صفوان بن محرز وطارق بن عبد الله و ابى بردة وعنه الاعمش ومسعر وشعبة قال البخارى عن على له نحو عشرين حديثا وقال ابن معين وابو حاتم والنسائى ثقة وقال العجلي شيخ عال ثقة من قدماء شيوخ الثورى - (تهذيب ج ٢ ص ٢٩)

(٣٦٩) ﴿المغيرة بن عبد الله﴾

ابن ابى عقيل يشكرى الكوفى ثقة من الطبقة الرابعة خرج له مسلم وابو داود والنسائى (مناوى ص ٢٥٨) روى عن ابيه والمغيرة بن شعبة وعلة وعنه ابو صخرة وعلقمة بن مرثد وزيد اليمامى ذكره ابن حبان فى الثقات قلت وقال العجلي كوفى ثقة - (تهذيب ج ١٠ ص ٢٣٦)

(٣٧٠) ﴿واصل بن عبد الاعلى﴾

ابن هلال الاسدى الكوفى ثقة مات سنة اربع واربعين ومائتين خرج له مسلم والاربعة (مناوى ص ٢٦٢) روى عن ابى بكر بن عياش ووكيع و ابى اسامه روى عنه الجماعة سوى البخارى وابو حاتم وابوزرعة قال ابو حاتم صدوق وقال النسائى ثقة ذكره ابن حبان فى الثقات.

(تهذيب ج ١١ ص ٩٢)

(٣٧١) ﴿محمد بن فضيل﴾

ابن غزوان كعطشان الضبى مولا هم الحافظ ابو عبد الرحمن الكوفى صدوق ثقة تشيع مات سنة اربع وتسعين ومائة خرج له الجماعة (مناوى ص ٢٦٢) روى عن ابيه واسماعيل بن ابى خالد وعاصم الاحول روى عنه الثورى واحمد بن حنبل و قتيبة وعن ابن معين انه ثقة وقال ابو زرعة

صدوق من اهل العلم وقال النسائي ليس به باس ذكره ابن حبان في الثقات قلت صنف مصنفات في العلم. (تهذيب ج ۹ ص ۳۵۹)

(۳۷۲) ﴿ابو حيان التيمي﴾

اسمه يحيى بن سعيد الكوفي امام عابد زاهد مات سنة خمس و اربعين ومائة خرج له الستة (مناوى ص ۲۶۲) روى عن ابيه و ابي زرعة و الشعبي و الضحاك و عنه ايوب السختياني والا عمش و شعبة و الثوري قال ابن معين ثقة وقال العجلي ثقة صالح ميرز صاحب سنة ذكره ابن حبان في الثقات. (تهذيب ج ۱۱ ص ۱۸۸)

(۳۷۳) ﴿ابو زرعة﴾

كبرية بن عمرو الكوفي اسمه هرم او عمرو او عبد الله او عبد الرحمن من الطبقة الثالثة خرج له الستة ولهم ابو زرعة الرازي و ابو زرعة اللمشقي و ابو زرعة الشيباني (مناوى ص ۲۶۲) راي عليا وروى عن ابي هريرة و معاوية و ثابت بن قيس و عنه عمه ابراهيم بن جرير و طلق بن معاوية .. ذكره ابن حبان في الثقات قال ابن خراش صلوق ثقة. (تهذيب ج ۱۲ ص ۱۰۹)

(۳۷۴) ﴿زهير﴾

وزهير في الرواة جماعة فلذا فسرہ الراوى ابى داؤد يعنى ابن محمد ولم يقل زهير بن محمد رعاية لحق ائمة شيخه واداء له كما سمعه وزهير هذا هو التيمي المروزي ابو المنذر نزل الشام ثقة لغوى و لبعضهم عنه مناكير مات سنة اثنين و ستين مائة (مناوى ص ۲۶۲) قلم الشام و سكن الحجاز روى عن زيد بن اسلم و شريك بن ابى نمر و عاصم الاحول و عنه ابو داؤد الطيالسى و روح بن عباد و عبد الرحمن بن مهدي قال حنبل عن احمد ثقة و قال العجلي جازئ الحديث قال النسائي ليس به باس. (تهذيب ج ۳ ص ۳۰۲)

(۳۷۵) ﴿سعيد بن عياض﴾

الكوفي صلوق من الثانية خرج له البخارى في تاريخه و النسائي (مناوى ص ۲۶۲)

(۳۷۶)

﴿عبد الله بن مسعود﴾

من السابقين البدرين، شهد سائر المشاهد، وهو صاحب النعل والوسادة و يظهر انه كان في آخر حياته من الثراء. (اتحاف ص ۲۲۱) وهو صاحب النعل والوسادة والخلعة والولوح قال في الكشف روى انه خلف تسعين الف دينار سوى الرقيق والماشية مات بالمدينة سنة اثنين. (مناوى ص ۲۶۳) علامہ ڈھمی نے تذکرۃ الحفاظ میں بعنوان ابن مسعود الامام الربانی رضی اللہ عنہ آپ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ابو عبد الرحمن ابن ام معبد الهذلي صاحب رسول صلى الله عليه وسلم خادمه ومن كبار البدرين ومن نبلأ الفقهاء والمقرئين كان ممن يتحرى في الاداء ويشلد في الرواية ويزجر تلامذته عن التهاون في ضبط الالفاظ اسلم قبل عمرو حفظ من في رسول الله صلى الله عليه وسلم سبعين سورة الخ، وقد نظر عمر مرة الى ابن مسعود وقد قام فقال كيف ملئي علما وعن عبد الله بن مسعود الاقتصاد في السنة افضل من الاجتهاد في البدعة (قال النهبي) يمكن ان يجمع سيره ابن مسعود في نصف مجلد فلقد كان من سادة الصحابة. (تذکرۃ الحفاظ ص ۱۳)

(۳۷۷)

﴿مسلم بن ابراهيم﴾

الازدي الفراهيدي الحافظ ابو عمر والبصري قال ابن معين ثقة مأمون مات في صفر سنة اثنين وعشرين ومائتين وهو اكبر مشايخ ابي داؤد. (مناوى ص ۲۶۴) سمع من ابن عوف وشعبة و مالک بن مغول و ابان بن يزيد و عنه الدارمی و البخاری و ابو داؤد و امم سواهم، قال ابو اسمعيل الترمذی سمعته يقول كبت عن ثمان مائة شيخ ماجزت الجسر. (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۳۹۴)

(۳۷۸)

﴿ابان يزيد﴾

العطار البصري ابو يزيد قال احمد ثبت في كل المشايخ خرج له الستة الا ابن ماجه. (مناوى ص ۲۶۴) روى عن يحيى بن سعيد الانصارى و هشام بن عروة و عمر بن دينار و عنه و عنه ابن المبارك و القطان و مسلم بن ابراهيم و غيرهم قال احمد ثبت في كل المشايخ و قال ابن

معین والنسائی ثقة و كان يرى القدر ولا يتكلم فيه ذكره ابن حبان فى الثقات - (تهذيب ج ۸ ص ۸۷)

(۳۷۹) ﴿ابو عبيد﴾

مولى النبى الله عليه وسلم وقد جاء اسمه عبيد و عبيدة وهو صحابى جليل له هذا الحديث فى هذا لكتب - (اتحاف ص ۲۲۲) انه طبخ للنبي صلى الله عليه وسلم قدر افقال ناولنى اللراع (الحديث) وعنه شهر بن حوشب قلت ذكره الحاكم ابو احمد فيمن لم يقف على اسمه - (تهذيب ج ۱۲ ص ۱۷۶)

(۳۸۰) ﴿فليح بن سليمان﴾

بن ابى المغيرة الاسلمى المدنى وقيل فليح لقبه واسمه عبد الملك قال ابن معين وابو حاتم والنسائي ليس بالقوى مات سنة ثمان وستين ومائة خرج له الستة (مناوى ۲۶۵) روى عن ابى طوالة والزهرى و نافع مولى ابن عمر وعنه زيادة بن سعد وابن المبارك وابن وهب وغير هم قال النسائي ضعيف وقال مرة ليس بالقوى - (تهذيب ج ۸ ص ۲۷۲)

(۳۸۱) ﴿عبد الوهاب بن يحيى بن عباد﴾

قال ابو حاتم شيخ ذكره ابن حبان فى الثقات وقال الدارقطنى يحتج به وابن معين لم يكن بذاك وابن المدينى ليس ممن حدث عنه والنسائي ضعيف وليس له عند المصنف الا هذا الحديث الواحد - (مناوى ۲۶۵)

(۳۸۲) ﴿شيخا من فهم﴾

هو ابو حنّى فالمعنى من اولادهم وهى قبيلة زاد ابن ماجة فى رواية اظنه يسمّى محمد بن عبدالله قال زين الحافظ وقيل ان اسم الشيخ المذكور محمد بن عبد الرحمن (مناوى ص ۲۶۷) مقبول من الرابعة واكثر ما يأتى فى الاسناد عن شيخ من فهم غير مسمى . (مجموع ص ۲۶۷)

(۳۸۳) ﴿ابو بکر بن عیاش﴾

وہو مشہور بکنیتہ واسمہ شعبۂ و قیل اسمہ محمد او عبد اللہ او سالم او رؤیۂ او مسلم او خدش اور مطرف او حماد او خیب عشرۂ اقوال و هو المقری صاحب عاصم القاری المشہور (جمع ۲۶۷) ثقة عابد من السابعة ساء حفظہ لما کبر خرج له الجماعة. (مناوی ص ۲۶۷)

والصحيح ان اسمه كنيته روى عن ابيه و ابى اسحق السيعى و حميد الطويل و عنه الثورى و ابن المبارك و ابو داؤد الطيالسى و غيرهم قال صالح بن احمد عن ابيه صدوق صالح صاحب قرآن و خبر ذكر ابن حبان فى الثقات، مات هو و هارون الرشيد فى شهر واحد سنة ثلاث و تسعين و مائة و كان قد صام سبعين سنة و قامها و كان لا يعلم له بالليل نوم. (تهذيب ج ۱۲ ص ۳۷)

(۳۸۴) ﴿ثابت ابى حمزة﴾

التمالى نسبة الى ثماله لقب عوف بن مالك بن اسلم و ثابت كوفى ضعيف رافضى من الطبقة الخامسة روى له النسائى. (مناوی ص ۲۶۷)

(۳۸۵) ﴿ام هانى﴾

.....الخ هى بنت ابى طالب اسمها فاختة و قيل هند لها صحبة و احاديث (جمع ص ۲۶۸) روت عن النبى صلى الله عليه وسلم و عنها مولاها ابو مرة و عبد الله بن عیاش و عطاء و غيرهم. و كانت تحت هيرة بن ابى و هب المخزومى فولدت له عمر و به كان يكنى و هانثا و يوسف و جعلته ذكره الزبير بن بكار و عاشت بعد على مدة قلت حكى هذا الترمذى و غيره و قد خطبها رسول الله صلى الله عليه وسلم. (تهذيب ج ۱۴ ص ۵۰۸)

(۳۸۶) ﴿عمرو بن مرة﴾

الهمدانى نسبة الى قبيلة هو ابن شراحيل الكوفى الذى يقال له مرة الطيب ثقة عابد من الطبقة الثامنة خرج له الجماعة. (مناوی ص ۲۶۹)

(٣٨٤) عبد الله بن عبد الرحمن

ابو طوالة الانصارى البخارى قاضى المدينة ثقة كان يسرد الصوم من الطبقة الخامسة خرج له الجماعة . (مناوى ص ٢٤٠) كان قاضى المدينة فى زمن عمر بن عبدالعزيز روى عن انس و عامر بن سعد وابى يونس مولى عائشة وعنه يحيى بن سعيد الانصارى و سليمان بن بلال و فليح بن سلمان قال احمد وابن معين وابن سعد و الترمذى و النسائى و الدار قطنى ثقة زاد محمد بن سعد كثير الحديث قال ابن خراش كان صدوقا . (تهذيب ج ٥ ص ٢٥٩)

(٣٨٨) عبدالعزيز بن محمد

بن عبد الله الدراوردى الجهنى مولا هم قال ابن معين هو اثبت من فليح و قال ابوزرعة سئى الحفظ مات سنة سبع و ثمانين و مائة خرج له الجماعة . (مناوى ص : ٢٤١) روى عن زيد بن اسلم و شريك بن عبد الله و هشام بن عروة و عنه شعبة و الثورى ابن و هب و غيرهم عن ابن معين ثقة حجة قال النسائى ليس بالقوى قال المزى روى له البخارى مقرونا بغيره و قال ابن حبان فى الثقات مات فى صفر ١٨٦ هـ . و كان يخطئ . (تهذيب ج ٦ ص ٣١٥)

(٣٨٩) سهيل بن ابى صالح

الملنى السمان قال ابن معين هو مثل العلاء بن عبد الرحمن و ليسا بحجة و قال ابو حاتم لا يحتج به و وثقه ناس مات سنة اربعين و مائة و روى له الجماعة الا البخارى لم يرو عنه الا حديثا مفردا . (تهذيب ج ٣ ص ٢٣٢) و روى عن ابيه و سعيد بن المسيب و عطاء بن يزيد و عنه ربيعة و الا عمش ، قال النسائى ليس به بأس ذكره ابن حبان فى الثقات قال ابن سعد كان سهيل ثقة كثير الحديث . (تهذيب ج ٣ ص ٢٣٢)

(٣٩٠) ابيه

السمان الزيات الملنى اسمه ذكر ان ثقة ثبت كان يجلب الزيت الى الكوفة من الطبقة الثالثة خرج له الستة و هو ملنى غطفانى مولى جويرية بنت الاخمس اتفقوا على توثقه .

(مناوی ص: ۲۷۱)

(۳۹۱) وائل بن داؤدؓ

الکوفی ثقة صدوق من الطبقة الثالثة خرج له الاربعة والبحارى فى الادب. (مناوی ص ۲۷۲) روى عن ابراهيم النخعي وابى بردة وعكرمة مولى ابن عباس وروى عنه ابنه بكر بن وائل ومات قبله وشعبة وشيخان ، قال ابن ابى حاتم صالح الحديث ذكره ابن حبان فى الثقات. (تهذيب ج ۱۱ ص ۹۷)

(۳۹۲) بکربن وائل بن داؤد التیمیؓ

الکوفی صدوق من الطبقة الثامنة مات قديما فروى عنه ابوه. (مناوی ص ۲۷۳) روى عن الزهري وعبدالله بن دينار وموسى بن عقبة وعنه شعبة وابن عيينة وهشام وقال الحاكم وائل وابنه قحطان قال النسائي ليس به بأس ذكره ابن حبان فى الثقات (تهذيب ج ۱ ص ۳۲۸)

(۳۹۳) صفيةؓ

هذه هى بنت حى ابن اخطاب اليهودى وهى من نسل هارون اخى موسى (وهى من اجمل النساء قومها). (جمع ص ۲۷۳) قال لها النبى صلى الله عليه وسلم حين اغضبها بعض نساائه "جداك نبى ، وعمك نبى" وكانت عرو ساتحت كنانة بنت الربيع بن ابى الحقيق ، قتل يوم خير فى المحرم سنة سبع ووقعت فى السبي واصطفاه رسول الله صلى الله عليه وسلم لنفسه ، وكانت رأت قبل ان القمر سقط فى حجرها فتزول بذلك وكانت الوليمة من تمر وسويق . (اتحافات ص ۲۲۷) وكانت (الصفية) عند سلام ابن مشكم ثم خلفه عليه كنانة فقتل عنها يوم خير كافراً ولم تلد لاحد منهما شيئاً فصارت فى السبي فاخذها دحية الكلبي فقبل يا رسول الله هذه بنت سيد قومها ولا تصلح الا لك فعرضه عنها سبع جوار واعقبها وتزوجها وجعل عقبها صداقها وكانت رأت قبل ذلك ان القمر وقع فى حجرها فذكرت ذلك لابيها فلطم وجهها وقال انك لتملين عنقك الى ان تكونى عند ملك العرب فلم يزل الاثر يوجعها حتى اتى بها

الی رسول اللہ صلی علیہ وسلم . (مواہب ص ۱۳۲)

(۳۹۴) ﴿الحسین بن محمد البصری﴾

وفی نسخة سفیان بن محمد قال میرک و هی غلط لان سفیان بن محمد لم يذكر فی الرواة (جمع ص ۲۷۳) قلم بغداد روی عن یزید بن زریع و فضیل بن سلیمان و عنه الترمذی والنسائی و حرب الکرمانی و غیرهم قال ابو حاتم صدوق و قال النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات . (تهذیب ج ۲ ص ۳۱۵)

(۳۹۵) ﴿الفضیل بن سلیمان﴾

وفی بعض النسخ الفضل وهو غلط والصواب فضیل كما وجدناه فی نسخ الشامیة (جمع ص: ۲۷۳) البصری صدوق یخطئ کثیرا من الثامنة خرج له الستة . (مناوی ص ۲۷۳) روی عن ابی ملک الاشجعی و ابی حازم بن دینار الاعرج و فائد مولى عبادل و عنه ابو عاصم الضحاک و علی الملبینی قال عباس الثوری عن ابن معین لیس ثقة قال النسائی لیس بالقوی ذکره ابن حبان فی الثقات قال مات سنة ست و ثمانین و مائة . (تهذیب ج ۸ ص ۲۶۲)

(۳۹۶) ﴿فائد مولى عبید الله بن علی﴾

روی عن ابی مرة و ابراهیم بن عبد الرحمن و عنه الفضل بن سلیمان و زید بن العباب و الواقدی قال ابو طالب عن احمد لا بأس به ذکره ابن حبان فی الثقات . (تهذیب ج ۸ ص ۲۳۰) و ثقہ ابن معین و خرج له ابوداؤد و ابن ماجه . (مناوی ص ۲۷۳)

(۳۹۷) ﴿مولى رسول ﷺ﴾

صفة لا بی رافع و كان قبضیا اسمه ابراهیم و قيل اسلم و قيل ثابت و قيل هرمرز و غلبت علیہ کتبه و كان للعباس فوہبہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما بشره باسلام العباس اعتقه (مواہب ص ۱۳۲) و كان اسلامه قبل یدر روی عنه خلق کثیر مات قبل قتل عثمان بیسیر . (جمع ص ۲۷۳)

﴿ سلمیٰ ﴾

(۳۹۸)

وهی زوجة ابی رافع وهی قابلة ابراهيم بن المصطفى صلى الله عليه وسلم وغاسلة فاطمة بنت عميس . (مناوی ص ۲۷۳) وهی خادمة النبی صلى الله عليه وسلم . وكانت تشرف على الطبخ فی بیت النبوة فی بعض الاحیان . (تحافات ص ۲۲۸) مولاة النبی صلى الله عليه وسلم روت عن النبی صلى الله عليه وسلم وعن فاطمة الزهراء وعن ابنها عبيد الله بن علی بن ابی رافع . (تهلیب ج ۱ ص ۲۵۳)

﴿ الا سود بن قیس ﴾

(۳۹۹)

العبدی ويقال العجلي الكوفي یكنی ابا قیس ثقة من الرابعة خرج له الستة (مناوی ص ۲۷۴) روى عن ابيه و ثعلبة بن عباد و نبيح العنزى و غيرهم و عنه شعبة و الثورى و زهير بن معاوية قال ابو حاتم ثقة و قال شريك بن عبد الله النخعی اما والله ان كان لصلوق الحديث عظیم الامانة مكرماللضيف ذكره ابن حبان فی الثقات . (تهلیب ج ۱ ص ۲۹۸)

﴿ نبيح العنزى ﴾

(۴۰۰)

منسوب الى بنی عنزة قبيلة من ربيع (جمع ص ۲۷۵) وهو ابن عبد الله العنزى الكوفي ثقة خرج له الاربعة (مناوی ص ۲۷۵) نبيح ابن عبد الله ابو عمرو الكوفي روى عن ابن عباس وابن عمر و جابر و عنه الا سود بن قیس و ابو خالد الدالانى ، قال ابو زرعة ثقة وقال العجلي كوفي تابعی ذكره ابن حبان فی الثقات صحح الترمذی حديثه . (تهلیب ج ۱ ص ۳۸۲)

﴿ عبد الله بن محمد بن عقيل ﴾

(۴۰۱)

بن ابی طالب الهاشمی المملنى امه زينب بنت علی قال ابو حاتم هو عندی لين الحديث و قال ابن خزيمة لا احج به مات بعد الاربعين خرج له البخارى فى الادب و ابو داود و ابن ماجه (مناوی ص ۲۷۵) امه زينب الصغرى بنت علی روى عن ابيه و ابن عمر و انس و جابر و عنه محمد ابن عجلان و حماد بن سلمة و السفينان ذكره ابن سعد فى الطبقة الرابعة من اهل المدينة و قال

العجلی مدنی تابعی جائز الحديث وقال ابن عبد البر هو اوثق من كل من تكلم فيه قال خليفة مات بعد الاربعين ومائة (تهذيب ج ۶ ص ۱۳)

(۴۰۲) یونس بن محمد

ابن مسلم البغدادی المودب الحافظ ثقة مات سنة ثمان ومائتين خرج له الجماعة. (مناوی ص ۲۷۶) روى عن داود بن الفرات وصالح المري ونافع بن عمر والحمادين وعنه ابنه ابراهيم واحمد وعليه المديني وعن ابن معين انه ثقة قال ابو حاتم صدوق قال يعقوب بن شيبة ثقة ذكره ابن حبان في الثقات وقال مات سنة ثمان ومائتين : (تهذيب ج ۱۱ ص ۳۹۳)

(۴۰۳) عثمان بن عبد الرحمن

قيل صوابه عبد الرحيم التيمي المدني ثقة الخامسة روى له الجماعة. (مناوی ص ۲۷۶)

(۴۰۴) يعقوب بن ابي يعقوب

ثقة ثبت قيس بن عمرو لها صحبة خرج لها ابو داود والنسائي. (مناوی ص ۲۷۶) هي احدى خالات النبي صلى الله عليه وسلم صلت الى القبلتين. (اتحافات ص ۲۳۰)

(۴۰۵) ام المنذر

انصارية اسمها سلمة بنت قيس بن عمرو لها صحبة خرج لها ابو داود والنسائي (مناوی ص ۲۷۶) هي احدى خالات النبي صلى الله عليه وسلم صلت الى القبلتين. (اتحافات ص ۲۳۰)

(۴۰۶) بشر بن السري

ابو عمرو الافوه الواعظ اخذ عنه احمد وامم ثقة مات سنة خمس وسبعين ومائة وكان جهميًا ثم تاب خرج له الجماعة. (مناوی ص ۲۷۹) سكن مكة روى عن الثوري وحماد بن سلمة وابن

المبارک و عنه یحییٰ بن آدم و احمد بن حنبل و علی المدینی قال عثمان الدارمی عن ابن معین ثقة قال ابو حاتم صالح و قال البخاری کان صاحب المواعظ یتکلم فسمی الافوه ذکره ابن حبان فی الثقات . (تهذیب ج ۱ ص ۳۹۴)

(۴۰۷) طلحة بن یحییٰ

طلحة بن عیید اللہ القرشی التیمی المملنی و ثقة جمع و قال البخاری منکر الحدیث و قال ابو زرعة صالح مات سنة ثمانية و اربعین و مائة خرج له مسلم و الاربعة . (مناوی ص ۲۷۹) روى عن ابيه و مجاهد بن جبر و ابی بردة و غیرهم و عنه السفیانان و ابواسامة قال یعقوب بن شیبہ و العجلی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات . (تهذیب ج ۴ ص ۲۵)

(۴۰۸) عائشة بنت طلحة

امها ام کلثوم بنت الصلیق خرج لها الجماعة . (مناوی ص ۲۷۸) كانت فائقة فی الجمال تزوجها مصعب بن الزبیر و اصلقها الف الف درهم فلما قتل تزوجها عمر بن عبد اللہ التیمی بمائة الف دینار ثم تزوجها بعد ابن عمهم عمر بن عیید اللہ علی مائة الف دینار . (المواهب ص ۱۳۵)

(۴۰۹) عمر بن حفص بن غیاث

الکوفی ثقة ربما وهم مات سنة اثنين و عشرين و مائتين خرج له الجماعة الا ابن ماجة . (مناوی ص ۲۸۰) روى عن ابيه و ابی بکر بن عیاش و عنه البخاری و مسلم و ابراهیم الجوز جانی ، قال ابو حاتم ثقة و ذکره ابن حبان فی الثقات و قال ربما اخطأو قال العجلی و ابو زرعة ثقة . (تهذیب ج ۷ ص ۳۸۱)

(۴۱۰) محمد ابن ابی یحییٰ الاسلمی

اسم ابی یحییٰ سمعان صلوق من الخامسة روى له ابو داؤد و النسائی و ابن ماجة و المؤلف فی الشمائل . (مناوی ص ۲۸)

(۳۱۱) یزید بن امیة الاغورؒ

من الطبقة الخامسة خرج له ابو داود المولف في الشمائل . (مناوی ص ۲۸۰) ويقال انه ابن اخي عثمان بن ابي العاص الثقفي روى عن ابن عمر و يوسف بن عبدالله بن سلام و عنه محمد بن ابي يحيى الاسلمى قلت اشار ابن حبان الى ضعف حديثه . (تهذيب ج ۱ ص ۲۷۵)

(۳۱۲) يوسف بن عبدالله بن سلامؒ

اجلسه المصطفى صلى الله عليه وسلم في حجره و سماه وله عن عثمان و ابي الترداء و عنه ابنه وغيره بقى الى سنة مائة و في نسخ عبدالله بن سلام قبل الاسلام و يوافقه ما في الشرح المصايح كان اسم عبد الله بن سلام حصناً فسماه النبي صلى الله عليه وسلم عبد الله و مناقبه كثيرة . (مناوی ص ۲۸) روى عن النبي صلى الله عليه وسلم و ذكره جماعة ممن الف في الصحابة ذكره ابن سعد في الطبقة الخامسة و ساق حديثه التحدني النبي صلى الله عليه وسلم في حجره الحديث، وقال كان ثقة وله احاديث صالحة و قال العجلي تابعي كوفي ثقة . (تهذيب)

(۳۱۳) سعيد بن سليمانؒ

الضبي ابو عثمان سعلويه الواسطي البزار نزيل بغداد ثقة حافظ قال ابو حاتم لعنه او ثقي من عفان و ذكر انه حج ستين حجة و ما دلس قط و قال احمد كان يصحف مات سنة خمس و عشرين و مائة وله مائة سنة خرج له الستة . (مناوی ص ۲۸۱) روى عن سليمان بن كثير و حماد بن سلمة و عنه البخاري و ابوداؤد و الفضل بن عباس و غيرهم قال ابو حاتم ثقة مأمون و قال العجلي واسطي ثقة قال ابن سعد ثقة كثير الحديث ذكره ابن حبان في الثقات .

(تهذيب ج ۴ ص ۳۸)

(۳۱۴) عمرو بن دينارؒ

المكي ابو الاشرم اعجمي مولا هم ثقة ثبت من الرابعة خرج له الجماعة (مناوی ص ۲۸۳) روى عن ابن عباس و ابن الزبير و عنه قتادة و ابن جريج و جعفر الصادق قال ابن عيينة و عمرو بن جرير

كان ثقة ثباتا كثير الحديث صلوقا عالما وكان مفتي اهل مكة في زمانه قال النهي ما قيل عنه في التشيع باطل (مات ۱۲۶ هـ) ذكره ابن حبان في الثقات وقال النسائي ثقة ثبت.

(تهذيب ج ۸ ص ۲۶)

(۴۱۵) ﴿سعيد بن الحويرث﴾

المكي اخذ عن ابن عباس وعنه عمرو بن دينار وابن جريج ثقة ذكره النهي وغيره وقال الزين العراقي ليس له ذكر عند المؤلف الا في هذا الحديث وقد احتج به مسلم ووثقه ابن معين وابو زرعة والنسائي وابن حبان. (مناوي ص ۲۸۳)

(۴۱۶) ﴿قيس بن الربيع﴾

الاسدي الكوفي كان شعبة يثق عليه وقال معين ليس بشيئي وقال ابو حاتم ليس بقوي الصلح وضعفه آخرون وقال ابن عدي عامة رواياته مستقيمة مات سنة بضع وستين ومائة خرج له ابو داود وابن ماجه (مناوي ص ۲۸۴) هو الذي اسلم وعنده ثمان نسوة اتسع نسوة روى عن ابي اسحق السبيعي والمقدام بن شريح وعنه ابان بن تغلب والثوري قال ابن حبان تتبع حديثه فرائيته صادقا الا انه لما كبر ساء حفظه. (تهذيب ج ۸ ص ۳۵۱)

(۴۱۷) ﴿عبدالكريم بن محمد الجرجاني﴾

قاضي جرجان له عن ابن جريج وابي حنيفة وعنه الشافعي وقيية هرب من القضاء فجاور بمكة. (مناوي ص ۲۸۴) ذكره ابن حبان في الثقات عن قتيبة له عنده حديث في الوضوء قبل الطعام وبعده. (تهذيب ج ۶ ص ۳۳۶)

(۴۱۸) ﴿ابو هاشم﴾

الرماني الواسطي نسبة الى قصر الرمان بواسط وكان ينزله واسمه يحيى بن دينار او غيره من السادسة خرج له الستة. (مناوي ص ۲۸۴) قيل هو ابن الاسود وقيل ابن ابي الاسود وقيل ابن نافع راي انسا روى عن ابي وائل وعكرمة وسعيد بن جبير وعنه منصور بن المعتمر والثوري

وشعبة.... قال ابو حاتم كان فقيها صلوا قال احمد وابن معين وابوزرعة والنسائي ثقة ذكره ابن حبان في الثقات (مات ۱۲۰هـ). (تهذيب ج ۱۲ ص ۲۸۶)

(۳۱۹) ﴿ زاذان ﴾

ابى عمرو وابى عبدالله الكندى مولا هم الضرير البزار له عن على وابن مسعود و يقال سمع عمرو عنه مدة والمنهال ثقة مات سنة اثنين وثمانين خرج له مسلم و الاربعة و البخارى فى تاريخه. (مناوى ۲۸۳) يقال انه شهد خطبة عمر بالجابية قال ابن معين ثقة لا يستل عن مثله وقال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث قال العجلي كوفى تابعى ثقة. (تهذيب ج ۳ ص ۲۶۱)

(۳۲۰) ﴿ يزيد بن ابى حبيب ﴾

المقرئ ثقة يرسل من الخامسة خرج له الستة (مناوى ص ۲۸۵) واسمه سويد بالتصغير (جمع ص ۲۸۵) روى عن عبدالله بن حارث و ابى الطفيل واسلم بن يزيد وعنه سليمان التيمى وعبدالله بن عياش وحيوة بن شريح قال ابن سعد كان مفتى اهل مصر فى زمانه و كان حليما عاقلا و كان اول من اظهر العلم بمصر و الكلام فى الحلال و الحرام و مسائل ذكره ابن حبان فى الثقات.

(تهذيب ج ۱۱ ص ۲۷۸)

(۳۲۱) ﴿ راشد بن جندل الياضى ﴾

المصرى ثقة من السادسة نسبة الى يافع اسم موضع او قبيلة من رعين خرج له المصنف (مناوى ۲۸۵) روى عن حبيب بن اوس الثقفى وعنه يزيد بن ابى حبيب ذكره ابن حبان فى الثقات وقال عثمان الدارمى عن ابن معين ثقة روى عنه المصريون. (تهذيب ج ۳ ص ۱۹۲)

(۳۲۲) ﴿ حبيب بن اوس ﴾

الشفقى مقبول من الثانية خرج له المصنف (مناوى ص ۲۸۵) روى عن ابى ايوب وعمرو بن العاص روى عنه راشد بن جندل الياضى ذكره ابن يونس فى من شهد فتح مصر قلت وذكره ابن حبان فى الثقات. (تهذيب ج ۲ ص ۱۵۵)

(۴۲۳) ﴿ابو ایوب الانصاری﴾

الخزرجی واسمه خالد بن زیدو كان مع علی بن ابی طالب فی حروبه كلها ومات بالقسطنطنیة مرابطاً سنة احدى وخمسين وذلك مع یزید بن معاوية لما اعطاء ابوه القسطنطنیة خرج معه فمرض فلما ثقل قال لاصحابه اذا انامت فاحملونی فاذا صافقتم العدو فادفونی تحت اقدامکم ففعلو او دفنوه قریباً عن سورها وهو معروف الى اليوم معظم یمستشفون به فیشفون فكانه اشارة الى ان من تواضع لله رفعه الله روى عنه جماعة. (جمع ص ۲۸۶) شهد بدرأ والمشاهد كلها مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ونزل النبی صلى الله عليه وسلم عنده حين قدم المدينة شهراً حتى بنى المسجد روى عن النبی صلى الله عليه وسلم وعن ابی بن كعب وعنه البراء بن عازب وجابر بن سمرة وابن عباس وغيرهم. (تهذيب ج ۳ ص ۷۹) الصحابی الكبير شهد بدرأ ونزل المصطفى حين قدم المدينة عليه خرج له الستة. (مناوی ص ۲۸۶)

(۴۲۴) ﴿هشام الدستوائی﴾

نسبة الى دستواء بلسلة من الاهواز ليعه من الثياب التي تجلب منها ربعی بن بكر وائل من اهل البصرة وكان يطلب العلم لله قال ابو داؤد الطيالسی كان هشام امیر المؤمنین فی الحديث مات سنة اربع وخمسين ومائة خرج له الستة. (مناوی ص ۲۸۶)

روى عن قتادة وبديل بن ميسرة وعنه ابنه عبدالله ومعاذ وابن المبارك قال العجلي بصری ثقة ثبت فی الحديث حجة الا انه يرى القدر قلت وذكره ابن حبان فی الثقات. (تهذيب ج ۱ ص ۱۲۳) قال ابن سعد كان ثقة حجة قال هشام عجبٌ للعالم كيف يضحك. (تذكرة الحفاظ ج ۱ ص ۱۲۳)

(۴۲۵) ﴿عبدالله بن عبيد بن عمير﴾

الليثی المکی وثقه ابو حاتم مات سنة ثلاث عشرة ومائة خرج له الجماعة الا البخاری (مناوی ص ۲۸۶)

(۴۲۶) ﴿ام کلثوم﴾

بنت عقبة بن ابی معیط الاموية صحابية هاجرت سنة سبع تزوجها زيد فالزبير فعبد الرحمن بن عوف وهي اخت عثمان لامه (مناوی ص ۲۸۷) روت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ليس الكاذب من اصلح بين الناس الحديث وعن بسرة بنت صفوان وروی عنها ابنها ابراهيم وحמיד ابنا عبد الرحمن بن عوف. (تهذيب ج ۱۲، ص ۵۰۴)

(۴۲۷) ﴿عبد الا على﴾

بن واصل ابن عبد الاعلى الاسدى الكوفى ثقة من التاسعة خرج له النسائي. (مناوی ص ۲۸۸) روى عن عبد الله بن ادريس و ابی اسامة و عنه الترمذی و النسائی قال ابو حاتم صدوق و قال النسائی ثقة ذكره ابن حبان فى الثقات قال مطين مات سنة ۲۴۷ هـ. (تهذيب ج ۶ ص ۹۲)

(۴۲۸) ﴿عمر بن ابی سلمة﴾

المخلومی يكنى ابا حفص ربيب المصطفى من ام سلمة ولد بالحبشة حين هاجر بها ابوہ مات سنقلاث و ثمانين. (مناوی ص ۲۸۸) ابو حفص الملعنى روى عن النبی ﷺ و عن امه ام سلمة روى عنه ابنه محمد و سعيد بن المسيب و ثابت البناني، قال الزبير بن بكار و كان مع على بن ابی طالب فولاه البحرين و شهد مع على الجمل و توفى بالمدينة. (تهذيب ج ۷ ص ۴۰۱)

(۴۲۹) ﴿اسماعيل بن رياح﴾

بن عبيدة السلمى عن ابيه وغيره و عنه ابو هاشم الرمانى وغيره و هو من الطبقة الثالثة خرج له ابو داؤد. (مناوی ص ۲۹۰) ذكره ابن حبان فى الثقات قلت و سئل ابن الملعنى عنه فقال لا اعرفه مجهول. (تهذيب ج ۱ ص ۲۵۹)

(۴۳۰) ﴿رياح عبيدة﴾

له عن ابن عمر و ابن سعيد وغيره هما و عنه حجاج بن ارطاة و جماعة وثق ذكره فى الكاشف

و غیره و لبعض الشراح فيه خط و خلط فاحضره (مناوی ص ۲۹۰) ذکره ابن حبان فی الثقات کان من العبادین جلساء عمر بن عبد العزیز۔ (تهذیب ج ۳ ص ۲۵۹)

(۲۳۱) ﴿ثور بن یزید﴾

ابو خالد الحمصی الحافظ کان ثباً قلیلاً آخر جوه من حمص و احرقوا اداره مات سنة ثلاث و خمسين و مائة خرج له البخاری و الاربعة۔ (مناوی ص ۲۹۰)
روی عن مکحول و رجاء بن حیوة و عطاء و عنه صفوان بن عینی و السفیانان قال محمد بن عوف و النسائی ثقة و قال ابو حاتم صدوق حافظ و قال العجلی شامی ثقة و کان یری القدر۔ (تهذیب ج ۲ ص ۳۰)

(۲۳۲) ﴿خالد بن معدان﴾

الکلاعی فقیه کثیر الشان ثبت مهیب مخلص قیل کان یسبح کل یوم اربعین الف تسبیحة خرج له الستة۔ (مناوی ۲۹۰) روی عن ثوبان و ابن عمر و عنه ثور بن یزید و حریر بن عثمان قال العجلی شامی تابعی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات و قال کان من خيار عباد الله و قال یزید بن هارون (مات وهو صائم ۱۰۳ هـ) (تهذیب ج ۳ ص ۱۰۳)
و یروی انه کان یسبح فی الیوم سبعین الف مرة و قال لو کان للموت غایة تعرف ماسبقنی احد الیه الا بفضل قوة۔ (تذکره الحفاظ ج ۱ ص ۹۳)

(۲۳۳) ﴿ابو بکر محمد بن ابان﴾

ابن وزیر البلخی یلقب حملویه حافظ مکثر و ثقة النسائی و غیره مات سنة اربع و اربعین و مائتین خرج له الجماعة (مناوی ص ۲۹۲)
روی عن ابن عیینة و ابن علیة و ابن نمیر روی عنه الجماعة سوى مسلم و موسى بن هارون قال النسائی ثقة قال ابو حاتم صدوق ذکره ابن حبان فی الثقات قلت و قال الخلیلی ثقة متفق علیه و فی الزهرة روی عنه البخاری ثمانية و ثلاثین حلیثاً۔ (تهذیب ج ۹ ص ۲)

﴿ ابو اسامة ﴾

(۳۳۴)

حماد بن اسامة الكوفي القرشي مولا هم المشهور بكنيته ثقة ثبت ربما دلس من كبار التاسعة مات بالشام هارباً من القضاء خرج له الجماعة (مناوی ص ۱۹۳) روى عن هشام بن عروة والا عمش وابن جريج وعنه الشافعي واحمد بن حنبل وهناد بن السري قال احمد ابو اسامة ثقة كان اعلم الناس بامور الناس و اخبار اهل الكوفة قال العجلي ثقة ذكره ابن حبان في الثقات، قال عبد الله بن عمر بن ابان سمعت ابا اسامة يقول كتبت باصبعي هاتين مائة الف حديث. (تهذيب ج ۳ ص ۴)

﴿ زكريا بن ابي زائدة ﴾

(۳۳۵)

خالد بن ميمون الهمداني الوداعي روى عن ابي اسحق السبيعي وعامر الشعبي وعنه ابنه يحيى و الثوري وشعطة قال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث وقال ابن قانع كان قاضيا بالكوفة وقال ابو زرعة صويلح يدلس كثيرا عن الشعبي. (تهذيب ج ۳ ص ۲۸۴)

﴿ سعيد بن ابي بردة ﴾

(۳۳۶)

ابن ابي موسى الاشعري الكوفي الحافظ مولی بنی هاشم كان حجة اخبارياً عنده ستمائة حديث عاش ثمانين خرج له الستة. (مناوی ص ۲۹۳) روى عن ابيه و انس بن مالك و ابي وائل و عنه قتادة و شعبة و زكريا بن ابي زائدة قال ابن معين والعجلي ثقة وقال ابو حاتم صدوق ثقة ذكره ابن حبان في الثقات (مات ۱۶۸هـ) (تهذيب ج ۳ ص ۸)

﴿ الحسين بن الاسود البغدادی ﴾

(۳۳۷)

ويقال الحسين بن علي بن الاسود ينسب لايه والمشهور لجده صدوق يخطئ كثير من الحادية عشر خرج له المصنف فقط. (مناوی ص ۲۹۳) روى عن عبد الله بن نمير ويونس بن بكير و ابي اسامة وعنه ابو داود و الترمذی و ابو حاتم و سنن عن ابي حاتم قال صدوق وقال الازدي ضعيف جدا يتكلمون في حديثه وذكره ابن حبان في الثقات (مات ۲۵۳هـ). (تهذيب ج ۲ ص ۲۹۷)

(۴۳۸) عمرو بن محمدؒ

ابو سعید الکوفی له عن ابی حنیفة وعیسی بن طهمان وعتبة وعنه ابن راهویه وعدة وثقوه مات سنة تسع وتسعين ومائة خرج له الخمسة والبخاری فی الادب. (مناوی ص ۲۹۳) قال احمد والنسائی ثقة وقال ابن معین لیس به بأس ذكره ابن حبان فی الثقات قلت قال العجلی ثقة جائز الحديث. (تهذیب ج ۸ ص ۸۶)

(۴۳۹) اسماعیل بن موسی الغزالیؒ

منسوب الی قبيلة بنی فزارة صدوق رمی بالرفض من العاشرة خرج له البخاری فی خلق الافعال وابوداؤد وابن ماجة. (مناوی ص ۲۹۵) روى عن مالک و ابراهيم بن سعد وابن عینة قال مطین كان صدوقا وقال النسائی لیس به بأس وقال ابن حبان فی الثقات یخطئ مات ۲۴۵ هـ. (تهذیب ج ۱ ص ۲۹۲)

(۴۴۰) محمد بن عبد العزیزؒ

الرملی، نسبة للرملة وهي مواضع اشهرها بلد بالشام قال یعقوب القسوی حافظ ولینہ غیرہ خرج له البخاری والنسائی. (مناوی ص ۲۹۷) روى عن حفص بن میسرہ ومحمد بن ادريس الشافعی روى عنه البخاری وعلى بن داؤد قال ابو زرعة لیس بقوی ذكره ابن حبان فی الثقات ولد بواسط ثم انتقل الی الرملة حتی مات بها. (تهذیب ج ۹ ص ۲۷۸)

(۴۴۱) عبد الله بن یزید بن الصلتؒ

الشیانی ابوروح القاهری مولی الزبیر قال جریر بن حازم ثقة خرج له النسائی (مناوی ص ۲۹۷) روى عن ابی اسحق وعاصم بن رجاء وسفيان الثوري وعنه محمد بن عبد العزیز الرملي، قال ابو زرعة منكر الحديث وقال النسائی ضعيف له حديث واحد فی اكل البطيخ بالرطب. (تهذیب ج ۶ ص ۷۲)

(۴۴۲) یزید بن رومان

المدنی قال الذہبی واہ وقال ابو حاتم متروک وروایتہ عن ابی ہریرۃ مرسلۃ خرج لہ الجماعة. (مناوی ص ۲۹۷) روى عن ابن زبیر و انس وعبد اللہ بن ہشام بن عروہ وعبد اللہ و ابو حازم سلمۃ بن دینار قال النسائی ثقۃ ذکرہ ابن حبان فی الثقات قال الواقدی مات فی ثلاثین ومائۃ وكان عالما کثیر الحديث. (تہذیب ج ۱ ص ۲۴۸)

(۴۴۳) ابراہیم بن المختار

الرازی ضعفہ من الطبقة الثامنة خرج لہ البخاری فی تاریخہ وابن ماجہ. (مناوی ص ۳۰۰) يقال لہ حویۃ روى عن شعبۃ ومالك وابن اسحق وابن جریج وعنه محمد بن حمید الرازی وفروہ بن ابی المفراء وعدۃ قال ابن معین لیس بذاک وقال ابو حاتم صالح الحديث قلت وذكرہ ابن حبان فی الثقات. (تہذیب ج ۱ ص ۱۴۱)

(۴۴۴) ابو عییدق بن محمد بن عمار بن یاسر

اخى سلمۃ قيل هو مقبول من الرابعة خرج لہ الاربعۃ. (مناوی ص ۳۰۰) روى عن ابیہ وثوقۃ مولایۃ عمۃ ام الحکیم وجابر بن عبد اللہ وعنه ابنہ عبد اللہ وسعد بن ابراہیم واسامۃ بن زید اللیثی قال ابن معین ثقۃ قال ابی حاتم عن ابیہ فی موضع آخر صحیح الحديث. (تہذیب ج ۱ ص ۱۷۸)

(۴۴۵) الربیع بنت معوذ الانصاریۃ

من صغار الصحب وابو ہامان اکابر ہم قتل يوم بدر روى لہ الستۃ واشتہر باسم امہ واسم ابیہ الحارث بن رفاعۃ. (مناوی ص ۳۰۰)

روت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعنہا ابنۃ عائشۃ بنت انس بن مالک وخالد بن ذکران وسلیمان بن یسار ، قال ابن ابی خیشمۃ عن ابیہ كانت من المباعۃت تحت الشجرۃ. (تہذیب ج ۱ ص ۴۴۷)

﴿علی بن زید﴾

(۴۴۶)

بن عبد اللہ ابن زہیر بن عبد اللہ بن جدعان التیمی البصری الضریح احد الحفاظ بالبصرة قال الدار قطنی لا یزال عندی فیہ لین وقال منصور ابن زاذان لما مات الحسن قلنا لابن جدعان اجلس مجلسه مات سنة احدى وثلاثین و مائة خرج له فی الادب والخمسة (مناوی ص ۳۰۳) اصله من مكة روى عن انس بن مالک وسعيد بن المسيب والحسن البصری وعنه قتادة والحمادان وزائسة قال العجلي كان يتشيع ولا بأس به وقال الترمذی صدوق الا أنه ربما رفع الشيء الذي يوقفه غيره قال ابو زرعة ليس بالقوى. (تهذيب ج ۷ ص ۲۸۳)

﴿عمر هو ابن ابی حرملة﴾

(۴۴۷)

كدهرجة وقيل ابن حرملة مجهول من الرابعة خرج له ابو داود والنسائي (مناوی ص ۳۰۳) كوى عن ابن عباس حليث الضب وعنه علی بن زید بن جدعان قال ابو زرعة لا اعرفه الا في هذا الحديث وذكره ابن حبان في الثقات. (تهذيب ج ۷ ص ۳۷۹)

﴿الحسين المعلم﴾

(۴۴۸)

ابن ذكوان المكئب العوذی نسية لبني عود بطن من بني ازد ثقة ربما وهم خرج له الجماعة. (مناوی ص ۳۰۸) روى عن عطاء ونافع وقاتة وعنه ابراهيم بن طهمان وشعبة وابن المبارك وغيرهم قال ابو زرعة ليس به بأس قال ابن سعد والعجلي وابوبكر البزار بصری ثقة وذكره ابن حبان في الثقات. (تهذيب ج ۴ ص ۲۹۳)

﴿عمرو بن شعيب﴾

(۴۴۹)

السهمی قال يحيى القطان اذا روى عنه ثقة فهو حجة وقال احمد ربما احتججتا به وقال البخاری رأيت احمد و ابن المديني واسحاق وعامة اصحابنا يحتجون به مات سنة ثمان عشرة ومائة. (مناوی ص ۳۰۸) روى عن ابيه وزينب بنت ابی سلمة ربيعة النبي صلى الله عليه وسلم وسليمان بن يسار وعنه عطاء الزهري وعاصم الاحول قال العجلي والنسائي ثقة قلت عمرو بن شعيب

ضعفه ناس مطلقا و وثقه الجمهور قال الخليفة (وغيره مات ۱۱۸ھ) (تهذيب ج ۸ ص ۳۳)

﴿ ابیه ﴾

(۴۵۰)

شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص صدوق ثبت من الثالثة خرج له البخاری فی القدر والاربعة. (مناوی ص ۳۰۸) روى عن جده و ابن عباس و عنه ابنه عمرو و وعمر ثابت البنانی ذكره الخليفة فی الطبقة الاولى من اهل الطائف و ذكره ابن حبان فی الثقات .

(تهذيب ج ۲ ص ۳۱۱)

﴿ عن جده ﴾

(۴۵۱)

فالجدة عبد اللہ بن عمرو المكثر الصحابی بن الصحابی ابن الصحابية الافضل من ابیه والاكثر تلقيا واخذنا للعلم عن المصطفى. (مناوی ص ۳۰۸)

روى عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعن ابی بکر وعمر وعبد الرحمن بن عوف وعنه انس بن مالک ومسروق بن الاعدع وسعيد بن المسيب قال ابو هريرة ما كان احد اكثر حديثا عن رسول اللہ علیہ وسلم الا عبد اللہ بن عمرو فانه كان يكتب ولا اكتب. (تهذيب ج ۵ ص ۲۹۴)

﴿ محمد بن طريف الكوفي ﴾

(۴۵۲)

ابو جعفر كان ثقة صاحب حديث قال مطين مات سنة اثنين واربعين ومائتين خرج له مسلم وابو داؤد وابن ماجه. (مناوی ص ۳۰۹) روى عن ابیه وعبد اللہ بن الدريس وابی امامتروى عنه مسلم وابو داؤد والترمذی قال ابو زرعة محله الصدق ذكره ابن حبان فی الثقات وفى الزهرة روى عنه مسلم ستة احاديث. (تهذيب ج ۹ ص ۲۰۹)

﴿ الاعمش ﴾

(۴۵۳)

سليمان بن مهران كعثمان الاسدى الباهلى الكوفى احد الاعلام قال ابن المدينى له الف وثلاثمائة حديث عاش ثمان وثمانين سنة قال ابو نعيم مات فى ربيع الاول سنة ثمان واربعين ومائة خرج له الجماعة. (مناوی ص ۳۰۹) روى عن زيد بن وهب واسماعيل بن رجاء وعامر الشعبي وعنه ابو

اسحق السیعی وهو من شیوخه والسفیانان قال العجلی كان ثقة ثبتاً في الحديث كان محدث
اهل الكوفة في زمانه عالماً بالفرائض ذكره ابن حبان في ثقات التابعين . (تهذيب ج ۴ ص ۱۹۵)

(۴۵۴) عبد الملك بن ميسرة

كـد حـرجـة الـهـلالـی العـامـری الكـوفـی ثقة من الرابعة خرج له الستة . (مناوی ص ۳۰۹)
روی عن ابن عمرو ابی الطفیل وعطاء وعنه شعبة ومسرور ومنصور بن المعتمر قال ابن
معین وابن خراش والنسائی ثقة وقال ابو حاتم ثقة صدوق ذكره ابن حبان في الثقات وقال العجلی
كوفی ثقة . (تهذيب ج ۶ ص ۳۷۷)

(۴۵۵) النزال بن سبرة

كـطـلـحـة الـهـلالـی الكـوفـی ایضاً من الثالثة قيل له صحة خرج له الجماعة غير مسلم (مناوی ص
۳۰۹) روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعن ابی بکر یقال مرسل وعن عثمان وعلي وعنه
الشعبي واسماعيل بن رجاء والضحاك، قال العجلی كوفی تابعی ثقة من كبار التابعين وذكره ابن
حبان في الثقات وعن ابن معین النزال ثقة لا یستال عنه . (تهذيب ج ۱۰ ص ۳۷۸)

(۴۵۶) يوسف بن حماد

المعنى نسبة لمعن كفلس ثقة خرج له مسلم وابو داؤد والنسائی وابن ماجه مات سنة خمس
واربعين ومائتين . (مناوی ص ۳۱۰) روی عن حماد بن زید وعبد الوارث بن سعيد قال النسائی وذكره
ابن حبان في الثقات قال مسلمة بن قاسم بصری ثقة . (تهذيب ج ۱۱ ص ۳۶۱)

(۴۵۷) عبد الوارث بن سعيد

قال العصام لم توجد ترجمته واقول هو عبد الوارث ابن سعيد بن ذكوان التميمي مولا لهم الثوري
البصري ابو عبيدة الحافظ له عن ايوب وابي التياح ويحيى البكاء وعنه ابنه عبد الصمد وابو معمر
المقعدي ومسدد و كان معرباً فصيحاً مفوهاً ثبتاً صالحاً رمى بالقدح مات سنة ثمانين ومائة . (مناوی
ص ۳۱۰)

﴿ ابی عاصم ﴾

(۴۵۸)

وفی نسخة ابی عصام وهو البصری قیل اسمه ثمامة وقیل خالدين عبید العتکی روى له مسلم و ابو داؤد والنسائی کذا حققه الجزری وفی نسخة عن ابی عاصم وهو ضعیف. (الجمع ص ۳۱۰)

﴿ رشدين بن کرب ﴾

(۴۵۹)

العباسی قال البخاری رشدين هذا منکر الحديث (مناوی ص ۳۱۱) روى عن ابيه و علی بن عبد الله بن عباس وعنه عیسیٰ بن یونس ومحمد بن فضیل و مروان بن معاوية قال ابن عدی احادیثه مقاربة لم ارفیه منکر اجدوا مع ضعفه یکتب حدیثه قال ابو حاتم والنسائی ضعیف. (تهذیب ج ۳ ص ۲۴۱)

﴿ عن ابيه ﴾

(۴۶۰)

ای کرب وهو ثقة ذکره میرک (جمع ص ۳۱۱) ابن ابی مسلم الهاشمی المذنبی مولیٰ ابن عباس النهبی وثقه مات سنة ثمان وتسعين بالمدينة خرج له الجماعة. (مناوی ص ۳۱۱) ادرک عثمان و روى عن مولاہ وعائشة وام سلمة و ام هانی و عنه رشدين وسليمان بن يسار قال ابن سعد كان ثقة حسن الحديث ذكره ابن حبان فی الثقات وقال النسائی ثقة. (تهذیب ج ۸ ص ۳۸۸)

﴿ یزید بن یزید ﴾

(۴۶۱)

اتفق اسم الولد والاب وهذا کثیر كما وقع لمحمد بن محمد الغزالی و کذا الجزری. (جمع ص ۳۱۲) لازدی اللمشقی کان ثقة صالحاً بکاء خلف مکحولاً بلمشق لكنه خرج معهم علی الولید قال هشام بن عمار واخذ مائة الف دينار مات سنة ثلاث وثلاثين ومائة خرج له مسلم و ابو داؤد والنسائی. (مناوی ص ۳۱۲) روى عن عبد الرحمن بن ابی عمرة ومکحول و یزید بن الاصم وعنه الاوزاعی وثور بن یزید و السفیانان قال ابن سعد کان ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات وقال کان من خيار عباد الله. (تهذیب ج ۱۱ ص ۳۲۲)

﴿ کبشة ﴾

(۴۶۲)

هی کبشة بنت ثابت بن المنذر، الانصاریة، اخت حسان لها صحبة و حدیث و یقال فیها کبیشه

بالتصغیر وقيل كبشة بنت كعب بن مالك الانصارية زوج عبدالله بن ابي قتادة. (اتحافات ص ۲۶۰)
 روت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الشرب قائما من فم القربة وعنہا عبدالرحمن بن ابی
 عمرہ وہی جلته. (تہذیب ج ۶ ص ۳۳۳)

(۴۶۳) ﴿عبدالکریم الجزری﴾

بن مالک الخضرمی نسبة لقربة من ثمامة كان حافظاً مکثراً مات سنة سبع وعشرين ومائة خرج
 له الجماعة. (مناوی ص ۳۱۳) أى انسأ وروی عن عطاء وعکرمہ وسعيد بن المسیب وعنہ
 ایوب السخيتانی وابن جریج والسفيان قال احمد ثقة ثبت صاحب سنة قال ابن سعد كان ثقة
 كثير الحديث قال ابو زرعة ثقة اخذ عن الاکابر (تهذيب ج ۶ ص ۳۳۳)

(۴۶۴) ﴿احمد بن نصر النيساپوری﴾

بن زياد القرشي المقرئ احد الائمة الزهاد تفقه به جماعة مات سنة خمس واربعين ومائتين.
 (مناوی ص ۳۱۳) روى عن هلبة بن خالد وابن ابی عمر روى عن البخارى فى تفسير سورة الانفال
 ولم ينسبه قال الحاكم هو احد الاركان الحديث قالت قبروى البخارى فى التاريخ الصغير عن
 احمد بن النصر. (تہذیب ج ۶ ص ۷۵)

(۴۶۵) ﴿اسحق بن محمد﴾

نسبة لابی فروة جده قال ابو حاتم صلوق ربما لقن لنهاب بصره وقال مرة مضطرب وواه ابو
 داؤد مات سنة ست وعشرين ومائتين خرج له البخارى وروى الترمذی وابن ماجه بواسطة قال
 ابو حاتم كان صلوقاً ولكن ذهب بصره فربما لقن وكتبه صحیحة ذكره ابن حبان فى الثقات
 (تهذيب ج ۱ ص ۲۱۷)

(۴۶۶) ﴿عبدة بنت نائل﴾

من السابعة خرج لها المصنف قال فى التهذيب ذكرها ابن حبان فى الثقات. (مناوی ص ۳۱۴)
 روى عن عائشة بنت سعد وعنہا اسحق بن محمد القروى والواقدى ومعن بن عيسى .

(تہذیب ج ۲ ص ۲۶۵)

(۳۶۷) عائشہ بنت سعد بن ابی وقاصؓ

الزہریۃ المدنیۃ ثقة من الرابعة عمرت حتى ادرکھا مالک وماتت بالمدينة سنة سبع عشرة ومائة عن اربع وثمانین سنة ووهم من زعم ان لها روۃ خرج لها البکاری وابوداؤد والنسائی. (مناوی ص ۳۱۴) قيل انها رأت ستا من امهات المومنین ذکرھا ابن حبان فی الثقات قلت وقال العجلی تابعیة مدنیۃ ثقة. (تہذیب ج ۱ ص ۲۴۶)

(۳۶۸) ابیہاؓ

سعد بن ابی وقاص احد العشرة المبشرة بالجنة وآخرهم موتا واول من رمى بسهم فی سبیل اللہ شهد المشاهد كلها يقال له فارس الاسلام. (مناوی ص ۳۱۴) اسلم قديما وهاجر قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روى عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعن خولة بنت حکیم وعنه عائشة ام المؤمنین وابن عباس وابن عمر وهو احد الستة اهل الشوری وكان مستجاب الدعوة مشهورا بذلك و كان سابع سبعة فی الاسلام روى الواقدي اسلمت وانا ابن سبع عشرة سنة کذا فی تہذیب الکمال. (تہذیب ج ۳ ص ۲۹)

(۳۶۹) محمد بن رافعؓ

زاهد بن حافظ بن القشیر بن یسب، کان مہیا کبیر القلر کثیر الحلیث (مناوی ج ۲ ص ۳) سمع ابن عیینة و معن بن عیسى والنضر بن شميل وغيرهم روى عنه البخاری و مسلم و کان فوق الثقة قال زکریا بعث الیہ طاهر بن عبد اللہ بحمسة الاف درهم بعد العصر وهو یاکل الخبز مع الفجل فلم یقبل مات فی سة خمس واربعین و مائتین۔ (جمع ج ۲ ص ۳) کو غیر واحد ! ای کثیر من المشائخ سوی محمد بن رافع۔ (جمع ج ۲ ص ۳) قالوئیں ضمیر محمد بن رافع اور جمع مشائخ کو راجع ہے۔

(۳۷۰) شیبانؓ

ابن فروخ ابو محمد بن ابی شیبۃ الحبطی مولاہم الایلی قال عبدان کان عنده خمسون الف

حلیث و قال ابو زرعة صلوق مات سنة خمس و ثلاثين و مائتين خرج له ابو داؤد و اكثر عنه مسلم۔ (مناوی ج ۳ ص ۳۶)

(۳۷۱) ﴿عبداللہ بن المختارؓ﴾

البصری لاباس به قال شعبہ کان اصغر منی و قال ابن معین ثقہ خرج له الجماعة الا البخاری۔

(مناوی ج ۳ ص ۳۶)

(۳۷۲) ﴿موسیٰ بن انسؓ﴾

قال العصام لم اجد ترجمته و اقول هو موسى بن انس قاضی البصرة له عن ابيه و ابن عباس و عنه ابن عوف و شعبہ ثقہ نقل ترجمته النهی و غیرہ۔ (مناوی ج ۳ ص ۳۶)

(۳۷۳) ﴿ابن ابی فدیكؓ﴾

نام محمد بن اسماعیل ہے۔ الدیلمی ہیں ، قال النهی صلوق و هو شیخ الشافعی۔ (مناوی ص ۴)

(۳۷۴) ﴿عبداللہ بن مسلمؓ﴾

الہزلی المذنبی المقری قال ابو زرعة لاباس به من الثانية خرج له المصنف فقط۔ (مناوی ص ۴)

(۳۷۵) ﴿عن ابيه﴾

مسلم الہزلی المذنبی القاضی ثقہ فصیح من الثالثة خرج له البخاری فی خلق الاعمال (مناوی ص ۴)

(۳۷۶) ﴿ابوداؤد الحفریؓ﴾

عمرو بن سعد بن عبد اللہ نسبة لحفر محرکاً موضع بالکوفة قال ابن المذنبی لا اعلم انی رأیت بالکوفة اعبد منه و قال ابو حملون المقری دفناه و ترکنا بیتہ مفتوحاً مافی البیت شئ خرج له مسلم و الاربعة۔ (مناوی ص ۵)

(۳۷۷) ﴿عن رجل﴾

فی نسخة بدله الطفاوی ، منسوب لطفافوة حی من قیس غیلان شیخ لابی نصرہ

مجہول ایضاً۔ (مناوی ص ۵)

﴿ محمد بن خلیفہ ﴾ (۳۷۸)

البصری الصیرفی مات سنة احدى و ستين و مائتين خرج له المصنف و ابن خزيمة و المحاملى و غيره۔ (مناوی ص ۶)

﴿ حجاج الصواف ﴾ (۳۷۹)

بن ابی عثمان ميسرة اوسالم الصواف ابو الصلت الكندى مولاهم البصرى ثقة حافظ خرج له الستة۔ (مناوی ص ۶)

﴿ حنان ﴾ (۳۸۰)

الاسدى عم مسرهد و النمسلد من السادسة خرج له ابو داؤد
- مزید تعارف خود امام ترمذی نے اپنی کتاب میں امام جرح و التعديل عبد الرحمن ابن ابی حاتم کی کتاب "کتاب الجرح و التعديل" کے حوالے سے خود کر دیا ہے

﴿ ابو عثمان النهدي ﴾ (۳۸۱)

عبدالرحمن مخضرم اسلم فى عهد المصطفى ولم يره و النهدي نسبة لبنى نهدي عاش مائة و ثلاثين سنة۔ (مناوی ص ۶)

﴿ عمر بن اسماعيل الهمداني ﴾ (۳۸۲)

نزىل بغداد اورده النهبى فى الضعفاء و المتروكين و قال قال النسائى و الدار قطنى متروك من العاشرة۔ (مناوی ص ۸)

﴿ ابى اسمعيل ! الهمداني ابو عمر الكوفى ﴾ (۳۸۳)

نزىل بغداد صلوق مخطئى من الثامنة خرج له البخارى۔ (مناوی ص ۸)

(۳۸۴)

﴿بیان﴾

الکوفی المؤدب ثقة ثبت من الخامسة خرج له الجماعة وهو غير بنان بن بشير المعلم الطاشي
فانه مجهول كذا فرق الخطيب - (مناوی ص ۸)

(۳۸۵)

﴿قیس بن ابی حازم﴾

البحلی الکوفی کبیر ہاجر الی المصطفیٰ ففاته الصحبة بلیال روی له الجماعة اتفقوا علی انه
تفرد من بین التابعین بالروایة عن العشرة - (مناوی ص ۸)

(۳۸۶)

﴿جریر بن عبد اللہ﴾

البحلی صحابی مشہور سید قبیلہ بجیلہ کان طویلاً جذا یصل الی سنام البعیر و طول نعلہ ذراع
و کان مفرط الجمال و من ثم لقب یوسف هذه الامة و کان المصطفیٰ یتبسّم عند رؤیته مات سنة
احدی و خمسين - (اتحاف ص ۲۶۸، و مناوی ص ۸)

(۳۸۷)

﴿حمید بن مسعدة﴾

الاشعری البصری ابو الاسود الکرابیسی صلوق یهم قليلا من الثامنة خرج له البخاری فی القلبر
والنسائی و ابن ماجه - (مناوی ص ۱۰)

(۳۸۸)

﴿أسامة بن زيد﴾

الیشی مولاہم ابو زید الملنی قال النسائی و غیرہ لیس بالقوی مات سنة ثلاث و خمسين و مائة
خرج له البخاری فی تاریخہ و الخمسة - (مناوی ص ۱۰)

(۳۸۹)

﴿ابو قتیبة سلم بن قتیبة﴾

الخراسانی نزیل البصرة صلوق من التاسعة خرج له البخاری و الاربعة - (مناوی ص ۱۱)

(۳۹۰)

﴿الحجاج﴾

روی عن عطاء بن ابی رباح و عمرو بن شعيب و نافع مولیٰ ابن عمر و عنه شعبة و الحماد ان

والتوری وغنر ، قال العجلی کان فقیها و کان احد مفتی الکوفة و قال ابو حاتم صدوق ینلس عن الضعفاء و اما اذا قال حدثنا فهو صالح لا یرتاب فی صدقه و حفظه اذا بین السماع (تہذیب ج ۲ ص ۷۳، تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۱۸۶)

و هو ابن ارطاة ، بفتح اوله ابن ثور بن ہبیرۃ النخعی ابو ارطاة الکوفی القاضی الفقیہ قال حماد کان افہم عندنا بحديثہ من سفیان و قال احمد کان من الحفاظ و قال ابو حاتم صدوق مدلس و قال النسائی لیس بقوی و قال غیرہ هو احد الائمة فی الحديث والفقه و لكن اتفقوا علی تدلیسہ و ضعفہ الجمهور . (مناوی ج ۲ ص ۱۸) مات ۱۲۵ھ

(۴۹۱) عبيد الله بن المغيرة

بن معیقب ابوالمغيرة السبائی صدوق من الرابعة خرج له ابن ماجہ . (مناوی ج ۲ ص ۱۹) روى عن عبد الله بن الحارث و منقذ بن قيس و عبيد الله بن عدی و عنه ابن اسحق و ابن لهيعة ، و ثقہ العجلی قال ابن حجر ذكره البخاری فی البيوع حديث اذا بعث فكل و اذا ابتعت فاكتل ذكره ابن حبان فی الثقات قال ابو حاتم صدوق مات سنة احدى و ثلاثين و مائة . (تہذیب ج ۷ ص ۲۵)

(۴۹۲) عبد الله بن الحارث

الزبيدي صحابي سكن مصر خرج له ابو داؤد و ابن ماجہ . (مناوی ج ۲ ص ۱۹) روى عن النبي صلى الله عليه وسلم و عنه عبيد بن المغيرة و سليمان بن زياد الحضرمي و عبيد بن ثمامة قال ابن يونس توفي سنة ست و ثمانين و كان قد عمى ، ذكر ابو جعفر الطبري انه كان اسمه العاصي فسماه رسول الله صلى الله عليه وسلم عبد الله قال ابو ذكريا بن مندة هو آخر من مات بمصر من الصحابة رضي الله عنهم . (تہذیب ج ۵ ص ۱۵۶)

(۴۹۳) احمد بن خالد بن الخلال

ابو جعفر البغدادی ثقة من طبقة احمد بن حنبل مات سنة سبع و اربعين و مائتين و روى له النسائی (مناوی ج ۲ ص ۲۰) هو یحتمل ان يكون بائع الخل او صانعه (جمع ج ۲ ص ۲۰)

(۴۹۴) ﴿یحییٰ بن اسحاق السیلعانی﴾

قال ابن حجر نسبة لسیلعون قرية (جمع ج ۲۰ ص ۲۰) قرية بقرب بغداد صلوق ثقة حافظ مات سنة عشرين و مائتين خرج له مسلم والاربعة. (مناوی ج ۲ ص ۲۰) روى عن فليح بن سليمان و مبارك بن فضالة و الحمادين و عنه احمد بن حنبل و يزيد بن حبان و على المدینی و غیرهم، قال احمد شيخ صالح ثقة صلوق قال ابن سعد كانه ثقة حافظ الحديث - (تهذيب ج ۱ ص ۱۵۶)

(۴۹۵) ﴿المعروور بن سويد﴾

الاسدی ابو امیة الكوفي ثقة من الثانية عاش مائة و عشرين سنة خرج له الجماعة (مناوی ج ۲ ص ۲۰) روى عن عمرو بن ابی ذر و ابن مسعود و عنه و اصل الاحدب و سالم بن ابی الجعد و الاعمش قال العجلی تابعی ثقة من اصحاب عبد الله ذكره ابن سعد من اهل الكوفة و ذكره ابن حبان فی الثقات - (تهذيب ج ۱ ص ۲۰۷) (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۶۷)

(۴۹۶) ﴿ابو ذر﴾

الغفاری جندب بن جنادة (مناوی ج ۲ ص ۲۰) من غفار صحابی جلیل أسلم بمكة، عذب فی سبیل الله، توفي بالربذة سنة احدى او اثنين و ثلاثين روى له ۲۸۱ حديثاً. (تحفاته ص ۲۷۹) روى عن النبی صلی الله علیه وسلم و عنه انس بن مالک و ابن عباس و عبد الله بن صامت قال الغزال بن سبرة عن علی مرفوعاً ما اظلت الخضراء ولا اقلت الغبراء من ذی لهجة اصدق من ابی ذر - صلی علیه ابن مسعود و مناقبه و فضائله كثيرة. (تهذيب ج ۱ ص ۹۸)

(۴۹۷) ﴿ابراهيم﴾

ابراهيم فی الشمال ستة ولا يعلم ایهم هذا (مناوی ج ۲ ص ۲۳)

(۴۹۸) ﴿عبدة﴾

كحيفة السلماني فيكون نسبة لسلمان حى من مراد او من قضاة و هو عبدة بن عمرو او عبدة بن قيس الكوفي اسلم فی حياته صلی الله علیه وسلم قال ابن عينة كان يوازی شريحاً فی العلم

والقضاء مات سنة اثنين و سبعين و قيل غير ذلك (مناوی ج ۲ ص ۲۳) روى عن على و ابن مسعود و ابن الزبير وعنه عبد الله بن سلمة ابراهيم النخعي و محمد بن سيرين ، عن ابن معين ثقة لا يستال عن مثله عده على بن المدینی فی الفقهاء ، اسلم قبل و فاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم يستين و لم یلقه. (تہذیب ج ۷ ص ۷۸)

(۴۹۹) ﴿علی بن ربیعۃ﴾

بن نضلة البجلي ثقة من كبار الثالثة خرج له الستة (مناوی ج ۲ ص ۲۵) روى عن على بن ابی طالب و المغيرة بن شعبة و عنه الحكم بن عتيبة و سعيد بن عبيد و ابو اسحق السبيعي قال ابن المغيرة و النسائي ثقة و قال العجلي كوفي تابعي ثقة - (تہذیب ج ۷ ص ۲۸۲)

(۵۰۰) ﴿عبد اللہ بن عون﴾

بن اربطبان رای انس بن مالک و روى عن ثمامة بن عبد الله و انس بن سيرين و محمد بن سيرين و عنه الاعمش و الثوري و شعبة و القطان قال العجلي بصرى ثقة رجل صالح و قال ابن حبان فى الثقات كان من سادات اهل زمانه عبادة و فضلا و ورعا و نسكا و صلابة فى السنة و شدة على اهل البدع قال النسائي ثقة مامون. (تہذیب ج ۵ ص ۳۰۳) البصرى مولی عبد اللہ بن معقل المدنى احد الاعلام قال هشام بن حسان لم تر عيناى مثله و قال قرۃ كنا نعجب من ورع ابن سيرين فانساناه ابن عون مات سنة احدى و خمسين و مائة خرج له الجماعة. (مناوی ج ۲ ص ۲۶)

(۵۰۱) ﴿محمد بن محمد بن الاسود﴾

الزهري مستور من السادسة و خرج له المصنف. (مناوی ج ۲ ص ۲۶) روى خالد و عامر بن سعدین ابی وقاص و ابی سلمة و عنه ابن عون و ابو المقدام هشام بن زياد. (تہذیب ج ۹ ص ۳۸۲)

(۵۰۲) ﴿عامر بن سعد﴾

بن ابی وقاص الزهري المدنى مات سنة ثلاث او اربع و مائة اخرج له الستة (مناوی ج ۲ ص ۲۶) سمع اباہ و عثمان وغيره و عنه الزهري وغيره ذكره صاحب المشكاة فى التابعين. (تج ج ۳ ص ۳۸۲)

(٢٤) روى عن ابيه و عثمان و عباس و ابى ايوب الانصارى و عنه ابنه داؤد و سعيد بن المسيب و مجاهد وغيرهم ، ذكره ابن حبان فى الثقات و قال غيره كان ثقة كثير الحديث و قال العجلي ملنى تابعى قال ابن سعد مات سنة ١٠٢هـ (تهذيب ج ٥ ص ٥٦)

(٥٠٣) ﴿ابو التياح﴾

يزيد بن حميد مصغراً الضبيى احد الأئمة ثقة عباد مات سنة ثمان و عشرين و مائة خرج له الجماعة (مناوى ج ٢ ص ٣٠) روى عن انس و ابى عثمان و الحسن البصرى و عنه سعيد بن ابى عروبة و شعبة و الحماد ان قال ابن معين و ابو زرعة و النسائى ثقة ذكره ابن حبان فى الثقات مات سنة ثمان و عشرين و مائة. (تهذيب ج ١١ ص ٢٨٠)

(٥٠٤) ﴿على بن الحسن بن شقيق﴾

المروزى العبدى مولا هم كان من حفاظ كتب ابن المبارك مات سنة خمس عشرة و مائتين خرج له الجماعة (مناوى ج ٢ ص ٣٢) روى عن الحسين بن واقد و ابن المبارك و ابراهيم بن طهمان و عنه محمود بن غيلان و غيره قال ابو داؤد عن احمد لم يكن به بأس الا انهم تكلموا فيه فى الارزاء و قلد رجوع عنه توفى سنة خمس عشرة و مائتين. (تهذيب ج ٢ ص ٢٦٣)

(٥٠٥) ﴿خالد بن عبد الله﴾

بن عبد الرحمن بن يزيد البطحان الواسطى الملى مولا هم ثقة عابد يقال اشترى نفسه من الله ثلاث مرات يتصلق بوزن نفسه فضة مات سنة تسع و سبعين و مائة خرج له الستة (مناوى ج ٢ ص ٣٥) روى عن اسماعيل بن ابى خالد و حميد الطويل و ابن عون و عنه زيد بن الحباب و وكيع و يحيى القطان قال الترمذى ثقة حافظ قال ابو حاتم ثقة صحيح الحديث (تهذيب ج ٣ ص ٨٤)

(٥٠٦) ﴿المبارك بن فضالة﴾

بفتح الفاء البصرى مولى آل الخطاب العلوى قال عفان ثقة من النساك و قال ابو زرعة اذا قال ثنا فهو ثقة و قال النسائى ضعيف مات سنة خمس و ستين و مائة خرج له ابن ماجه (مناوى ج ٢ ص ٣٦)

(۲۸) روى عن الحسن البصرى و هشام بن عروة و حميد الطويل و عنه شيان بن فروخ و على بن الجعد و آخرون قال ابو طالب عن احمد كن مبارك بن فضالة يرفع حديثا كثيرا و قال العجلي كتبت حديثه و ليس بقوى جائر الحديث ذكره ابن حبان فى الثقات (تهذيب ج ۱۰ ص ۲۷)

(۵۰۷) ﴿الحسن﴾

ای البصری لانه المراد عند الاطلاق فى اصطلاح المحدثين فالحديث مرسل (مواهب ص ۱۷۷) و هو الامام شيخ الاسلام ابو سعيد البصرى حدث عن عثمان و المغيرة بن شعبة و عنه قتادة و حميد الطويل و مبارك بن فضالة قال ابن سعد كان جامعاً عالماً و قيعاً حجة مأمونا عابد انا سكا جميلا و سيما مات سنة عشر و مائه و له ثمان و ثمانون سنة (تذكرة الحفاظ ج ۱ ص ۷۱)

(۵۰۸) ﴿المقدام بن شريح﴾

بن هانئ بن يزيد الحارثى الكوفى ثقة من السادسة خرج له الجماعة (مناوى ج ۲ ص ۴۱) روى عن ابيه و قمير امرأة مسروق و عنه ابنه يزيد و الاعمش و شعبة و الثورى قال احمد و ابوحاتم و النسائى ثقة زاد ابوحاتم صالح ذكره ابن حبان فى الثقات (تهذيب ج ۱۰ ص ۲۵۵)

(۵۰۹) ﴿عن ابيه﴾

ای شريح بن هانئ الحارثى ادرک زمن النبى صلى الله عليه وسلم و كنى عليه السلام اياه هانئ بن يزيد فقال انت ابو شريح و شريح من جملة اصحاب على كرم الله وجهه و هو ممن ظهرت فتواه من زمن الصحابة روى عنه ابنه المقدام (جمع ج ۲ ص ۴۱) روى عن ابيه و عمر و على و بلال و ابى هريرة و عنه ابنه المقدام و محمد و الشعبي و الحكم بن عتيبة ذكره ابن سعد فى الطبقة الاولى من تابعى اهل الكوفة و قال ابن معين و النسائى ثقة ذكره المسلم فى المختصر مين مات ۷۸ هـ (تهذيب ج ۲ ص ۲۹۱)

(۵۱۰) ﴿ابن رواحة﴾

اسمه عبد الله اسلم فى اول سنة من الهجرة و هو انصارى خزرجى شهد المشاهد كلها الا الفتح

فانه مات قبله بمؤنة اميرا وكان من الشعراء الذين عن الاسلام ككعب بن مالك و
حسان (مواهب: ١٤٩) وهو احد النقباء واحد الامراء في غزوة مودة وبها قل روى عن النبي
صلى الله عليه وسلم وعن بلال المؤذن وعنه ابوهريرة وابن عباس وانس (تهذيب ج ٥ ص ١٨٦)

(٥١١) جندب بن سفيان

جندب بن عبدالله بن سفيان البجلي نسبة الى علق بطن من بجيلة ولذا وصف بالعلقي والبجلي و
ربما نسب لجد له صحبة خرج له الجماعة (مناوي ج ٢ ص ٢٣) روى عن النبي صلى الله عليه
وسلم وحذيفة وعنه الاسود بن قيس والحسن البصري وصفوان بن محرز قال ابن حبان هو
جندب الخير وقال خليفة مات في فتنة ابن الزبير وذكره البخاري في التاريخ فيمن توفي من
الستين الى السبعين - (تهذيب ج ٢ ص ١٠١)

(٥١٢) يحيى بن سعيد

القطان البصري الاحول الحافظ روى عن سليمان التيمي وحميد الطويل وهشام بن عروة وعنه
يحيى بن معين و ابو خيثمة و صدقة بن الفضل قال ابن سعد كان ثقة مامونا رفيعا حجة و قال
العجلي البصري ثقة في الحديث لا يحدث الا عن ثقة و قال النسائي ثقة ثبت مرضى و عن يحيى
بن معين انه اقام يحيى القطان عشرين سنة يختم القرآن في كل ليلة (تهذيب ج ١١ ص ١٩٢) ثقة من
السادسة خرج له الجماعة (مناوي ج ٢ ص ٢٥)

(٥١٣) حسن بن صباح البزار

الواسطي ثم البغدادي أحد الأعلام قال احمد ثقة صاحب سنة و قال ابو حاتم صدوق له جلالة
عجيبة ببغداد مات سنة تسع و اربعين و مائتين خرج له البخاري (مناوي ج ٢ ص ٥٨) روى عن ابن
عينية و ابي النصر و وكيع و عنه البخاري و ابو داود و الترمذي و غيرهم قال احمد ما ياتي يوم على
البزار الا وهو يعجل منه خيرا روى عنه النسائي في سنن الكبرى احاديث في الحدود وغيره ذكره
ابن حبان في الثقات (تهذيب ج ٢ ص ٢٥١)

و لم يدرك البراء فالخبر منقطع وقولهم عبد الله بن يزيد بن الصلت ضعيف (مناوی ج ٢ ص ٤٣)
 روى عن زيد بن عياش و محمد بن عبد الرحمن و عروة بن الزبير و عنه يحيى بن ابي كثير و
 مالک و صفوان بن سليم قال احمد و ابن معين والنسائي ثقة ذكره ابن حبان في الثقات و قال
 العجلي مدني ثقة مات سنة ثمان و اربعين ومائة (تهذيب ج ٦ ص ٤٥)

(٥١٨) ﴿ربيعي بن حراش﴾

ابو مريم العباسي الكوفي قانت لله لم يكذب قط مات سنة اربع و مائة خرج له الجماعة (مناوی ج
 ٢ ص ٤٢) سمع عمر و كان معه بالجابية وعليًا و حذيفة و ابا موسى و طائفة و عنه منصور و
 ابو مالک الاشجعي و غيرهم و كان قد آلى على نفسه انه لا يضحك حتى يعلم افي الجنة هو او
 في النار و هو متفق على ثقته و امانته والاحتجاج به (تذكرة الحفاظ ج ١ ص ٢٩)

(٥١٩) ﴿المفضل بن فضالة﴾

ابن ابي امية البصري مولی ال عمر بن الخطاب اخو مبارك قال النسائي ليس بقوى من الطبقة
 الثامنة خرج له الجماعة (مناوی ج ٢ ص ٤٦) هو الامام الحجة القدوة قاضي مصر حدث عن يزيد بن
 حبيب و عقيل بن خالد و جماعة و عنه ابو صالح كاتب الليث و يزيد بن موهب الرملي و
 آخرون..... قال يحيى بن معين ثقة قال ابو داود كان مجاب الدعوة مات سنة احدى و ثمانين و مائة
 (تذكرة الحفاظ ج ١ ص ٢٥١)

(٥٢٠) ﴿عقيل﴾

مصغر ابن خالد بن عقيل كان حافظًا صاحب كتاب مات سنة احدى و اربعين ومائة خرج له
 الجماعة (مناوی ج ٢ ص ٤٦) حدث عن القاسم و سالم و عكرمة و روى عنه يحيى بن ايوب
 واليثة و مفضل بن فضالة و اكثر عن الزهري قال رفيقه يونس ما احد اعلم بحديث الزهري من
 عقيل و قال ابن معين ثقة و كذا و ثقته غير واحد واحتج به ارباب الصحاح..... مات بمصر فجأة
 (تذكرة الحفاظ ج ١ ص ١٦١)

(۵۲۱) ﴿حسین بن محمد الجریری﴾

نسبة الى جرير مصغرا مستور من الحادية عشر خرج له المصنف فقط (مناوی ج ۲ ص ۷۸) (روى عن ابراهيم بن اسحق الطالقاني و جعفر بن عون و محمد بن كثير العبدی و غيرهم و عنه الترمذی و عبد الله بن محمد و احمد بن علي الآبار قال المزی ذكره ابن عساكر فيمن اسمه الحسن و وهم في ذلك قلت و قال الخطيب مجهول (تهذيب ج ۲ ص ۳۱۶)

(۵۲۲) ﴿سليمان بن حرب﴾

الازدی البصری قاضی مكة قال ابو حاتم امام من الائمة لا يدلس و يتكلم في الرجال و في الفقه لعله اكبر من عثمان مارأيت في يده كتاباً قط حرر مجلسه ببغداد فبلغ أربعين ألفاً و لد سنة أربعين و مائة و مات سنة أربع و عشرين و مائتين خرج له الستة (مناوی ج ۲ ص ۷۸) (روى عن شعبة و محمد بن طلحة و الحمادين و عنه البخاری و ابو داؤد و روى الباقرن بواسطة ابی بكر بن ابی شيبة قال ابو حاتم قد ظهر من حديثه نحو من عشرة آلاف حديث و مارأيت في يده كتاباً قط قال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث و قال صاحب الزهرة روى عنه البخاری مائة و سبعة و عشرين حديثاً مات ۲۱۲ھ (تهذيب ج ۲ ص ۱۵۷)

(۵۲۳) ﴿عبد الله بن رباح﴾

الانصارى المدنى سكن البصرة قال النهي امام مات سنة ثمان و عشرين و مائة و ثقوه قتلوه الازارفة خرج له مسلم و الاربعة (مناوی ج ۲ ص ۷۸) (روى عن ابی بن كعب و عمار بن ياسر و عمران بن حصين و عنه ثابت البناني و عاصم الاحول و خالد الحذاء ، قال العجلي بصری تابعی ثقة قال ابن سعد كان ثقة وله احاديث و قال النسائي ثقة (تهذيب ج ۵ ص ۱۸۱)

(۵۲۴) ﴿بشر بن معاذ﴾

البصری العقدی الضریر صدوق مات بعد الاربعين خرج له النسائي و ابن ماجه - (مناوی ج ۵ ص ۸۰) (روى عن ابراهيم بن عبد العزيز و بشر بن المفضل و ايوب و ابی عوانة و عنه الترمذی

والنسائی و ابن ماجہ و ابن خزيمة قال ابن حبان في الثقات مات ۲۵۲ھ و قال ابو حاتم صالح الحلیث صدوق و قال مسلمة صالح - (تهذيب ج ۱ ص ۴۰۱)

(۵۲۵) ﴿ابو عوانة﴾

کمثنان الوضاح الواسطی ثقة من السابعة خرج له الستة (مناوی ج ۲ ص ۸۰) هو وضاح بن عبد الله الشکری البزاز راى الحسن و ابن سيرين و سمع من معاوية بن قررة و الاسود بن قيس و قتادة روى عنه شعبة و مات قبله و الفضل بن مساور قال عفان كان ابو عوانة صحيح الكتاب و كان ثباتا قال ابن سعد كان ثقة صدوقا . (تهذيب ج ۱ ص ۱۰۵) و قال احمد بن حنبل هو صحيح الكتاب و اذا حدث من حفظه ربما يهيم - (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۲۳۶)

(۵۲۶) ﴿زياد بن علاقة﴾

ابو سهل الحراني العجلي نائب اخيه محمد على القضاء ثقة رمى بالنصب من الطبقة الثالثة خرج له الستة - (مناوی ج ۲ ص ۸۰)

(۵۲۷) ﴿عيسى بن عثمان الرملي﴾

النهemy الفاخوري الكوفي نزيل الرملة صدوق يتشيع من التاسعة خرج له البخاري في الادب و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجة . (مناوی ج ۲ ص ۸۱) روى عن عمه يحيى بن عيسى و عنه الترمذی و محمد بن عبد الله و موسى بن اسحق قال النسائي صالح قال الحضرمي مات ۲۲۱ھ - (تهذيب ج ۱ ص ۱۹۷)

(۵۲۸) ﴿ابو جمره﴾

كطلحة نصر بن عمران الضبي بصري مشهور بكنيته ثقة من الثالثة خرج له الستة اتفقوا على توثيقه و زعم بعضهم ان له رؤية و نوزع - (مناوی ج ۲ ص ۸۷) روى عن ابيه و ابن عباس و ابن عمر روى عنه ابنه علقمة و ابو التياح و المثنى قال عبد الله بن احمد عن ابيه ثقة ذكره ابن حبان في الثقات و قال ابن عبد البر اجمعوا على انه ثقة - (تهذيب ج ۱ ص ۳۸۵)

(٥٢٩) زرارة بن ابي اوفى

ابو حاجب الحرشي البصري قاضى البصرة ثقة عابد خرج له الستة قرأ المدثر فى الصلاة فلما بلغ فاذا نقر فى الناقور خرميتاً - (مناوى ج ٢ ص ٨٤) له صحبة مات فى زمن عثمان بن عفان - (جمع ج ٢ ص ٨٤) روى عن ابي هريرة و عبد الله بن سلام و تميم الدارى و ابن عباس و عنه قتادة و بهز بن حكيم و ايوب و غيرهم قال النسائى ثقة و ذكره ابن حبان فى الثقات و قال كان من العباد قال ابن سعد مات فجأة سنة ٩٣ هـ - (تهذيب ج ٣ ص ٢٤٨)

(٥٣٠) سعد بن هشام

الانصارى المدنى ثقة من الطبقة الثالثة استشهد بمكران خرج له الستة - (مناوى ج ٢ ص ٨٤) هو ابن عم انس روى عن ابيه و عائشة و ابن عباس و ابي هريرة و عنه حميد بن هلال و زرارة بن اوفى و الحسن البصرى قال النسائى ثقة ذكره ابن حبان فى الثقات قال ابن سعد ثقة انشاء الله - (تهذيب ج ٣ ص ٣١٩)

(٥٣١) عبد الله بن ابي بكر

الانصارى المدنى القاضى له عن ابيه و انس و عمرو و عنه السفينان و فليح حجة مات سنة خمس و ثلاثين و مائة خرج له الاربعة - (مناوى ج ٢ ص ٨٩) قال ابن معين و ابوحاتم ثقة و قال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث عالما و قال العجلي مدنى تابعى ثقة - (تهذيب ج ٥ ص ١٣٣)

(٥٣٢) ابيه

ابى بكر المشهور بابن حزم اكثر ابنه اسحق و هشام الرواية عنه - (مناوى ج ٢ ص ٨٩) هو ابو بكر بن محمد بن عمرو بن حزم الانصارى الخزرجى المدنى القاضى روى عن ابيه و روى عن خالته عمرة بنت عبد الرحمن و السائب بن يزيد و عنه الزهرى قال ابن معين و ابن خراش ثقة ذكره ابن حبان فى الثقات - (تهذيب ج ٢ ص ٣٠)

(۵۳۳) ﴿عبد اللہ بن قیس بن مخزوم﴾

المطلي يقال له رؤية تابعي كبير والي العراق من قبل الحجاج اياماً وولي قاضي المدينة خرج له مسلم والاربعة - (مناوی ج ۲ ص ۸۹) روى عن ابيه وزيد بن خالد الجهني و ابي هريرة وعنه ابنه محمد ومطلب و ابو بكر بن محمد ، قال النسائي ثقة ذكره ابن حبان في الثقات واستعمله عبد الملك بن مروان على الكوفة والبصرة - (تهذيب ج ۵ ص ۳۱۸)

(۵۳۴) ﴿زيد بن الخالد الجهني﴾

المدني صحابي مشهور وهو ابو عبد الرحمن او ابو طلحة او ابو زرعة سكن المدينة وشهد الحديبية وكان معه لواء جهينة يوم الفتح مات سنة ثمان وثمانين وله خمس وثمانون سنة - (مناوی ج ۲ ص ۸۹) روى عن النبي صلى الله عليه وسلم وعن عثمان و ابي طلحة وعائشة وعنه ابنه خالد و ابو حرب و عبد الله بن قيس - (تهذيب ج ۳ ص ۳۵۴)

(۵۳۵) ﴿ابو حمزة﴾

طلحة بن يزيد (وهذا قول الاكثر (جمع ج ۲ ص ۹۳) له عن حليفة مرسلاً وعن زيد بن ارقم و عمه عمرو بن مرة فقط وثقه النسائي من الثالثة خرج له البخاري والاربعة - (مناوی ج ۲ ص ۹۳) قال الحافظ المنذرى طلحة بن يزيد ابو حمزة الانصارى مولا هم الكوفي واحتج به البخاري والرجل شيخه هو صلة بن زفر العيسى الكوفي احتج به الشيخان - (جمع ج ۲ ص ۹۳) ذكره ابن حبان في الثقات قلت قال النسائي لما اخرج حديثه عن رجل عن حليفة في صلوة الليل هذا الرجل يشبه ان يكون اصله و طلحة هذا ثقة - (تهذيب ج ۵ ص ۲۶)

(۵۳۶) ﴿ابو بكر محمد بن نافع البصري﴾

قيل هذا مجهول لانه لم يوجد في كتب الرجال فلعله محمد بن واسع البصري - (جمع ج ۲ ص ۹۵) هو ابو بكر بن احمد ابى نافع له عن غنم و جماعة وعنه مسلم وعدة قال النهي ثقة وزعم شارح انه محمد بن واسع فحول - (مناوی ج ۲ ص ۹۵) وهو مشهور بكنيته مات بعد الاربعين و

مأثبن قلت و في الزهرة روى عنه مسلم اربعة وخمسين - (تهذيب ج ٩ ص ٢٢)

(٥٣٧) ﴿عبد الصمد بن عبد الوارث﴾

التنورى ابوسهل حافظ حجة له عن هشام الدستوائى وشعبة وعنه ابنه وغندر مات سنة سبع و
مأثبن خرج له الستة - (مناوى ج ٢ ص ٩٥) قال ابواحمد صدوق صالح الحديث وذكره ابن حبان
في الثقات وقال ابن سعد كان ثقة ان شاء الله - (تهذيب ج ٢ ص ٢٩١)

(٥٣٨) ﴿ابوالمتموكل﴾

الناجى نسبة لبني ناجية اسم فاعل من النجاة اسم امرأة و ابوالمتموكل على بن ابى داؤد ويقال ابن
داؤد - (مناوى ج ٢ ص ٩٢)

روى عن ابى سعيد الخدرى و ابوهريرة و ابن عباس و عائشة و ام سلمة و عنه ثابت البنانى و قتادة
و حميد الطويل و غيرهم قال ابن معين و ابو زرعة و ابن المدينى و النسائى ثقة و ذكره ابن حبان
في الثقات قال مات ١٠٨ هـ قلت و ثقة العجلي و البزار (تهذيب ج ٢ ص ٢٨٠)

(٥٣٩) ﴿ابى وائل﴾

الاسدى شقيق بن سلمة الكوفى قال النهي له اراكم و سمع عمرو و معاذ و عنه منصور
و الاعمش قال ادركت سبع سنين من سنى الجاهلية مات سنة ثلاث و ثمانين و كان من العلماء
العاملين اتفقوا على توثيقه - (مناوى ج ٢ ص ٩٢) قال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث قال ابن حبان فى
الثقات سكن الكوفة و كان من عابدها و ليست له صحبة قال ابن عبد البر اجمعوا على انه ثقة
(تهذيب ج ٢ ص ٣١٤)

(٥٤٠) ﴿عبد الله بن شقيق﴾

العقيلي مصغرا البصرى له عن ابى ذر و عمر و الكبار و عنه قتادة و ايوب قال احمد ثقة ناصبى
من الثالثة خرج له الستة - (مناوى ج ٢ ص ٩٨) ذكره ابن سعد فى الطبقة الاولى من تابعى اهل
البصرة و عن ابن معين ثقة من خيار المسلمين لا يطعن فى حديثه و قال الجريرى كان عبد الله بن

شقیق مجاب الدعوة كانت تمرّ به السحابة فيقول اللهم لاتجوز كذا وكذا حتى تمطر فلا تجوز ذلك الموضع حتى تمطر مات ۱۰۸هـ۔ (تهذيب ج ۵ ص ۲۲۳)

(۵۲۱) المطلب بن ابي وداعةؓ

نسبة لقبيلة من قريش صحابي اسلم يوم الفتح ونزل المدينة وبهات خرج له الجماعة الا البخاري۔ (مناوي ج ۲ ص ۹۹) أمه اروى بنت الحارث بن عبد المطلب روى عن النبي صلى الله عليه وسلم وعن حفصة وعنه اولاده جعفر وعبد الرحمن وكثير والسائب بن يزيد روى له مسلم حديثه عن حفصة في صلوة السبحة قاعداً۔ (تهذيب ج ۱۰ ص ۱۲۲)

(۵۲۲) حفصة بنت عمر بن الخطابؓ

كانت تحت خنيس السهمي ثم تزوجها المصطفى ﷺ وطلقها وراجعها بامر جبريل عليه السلام۔ (مناوي ج ۲ ص ۹۹) هي أم المؤمنين قيل انها ولدت قبل المبعث بخمسة اعوام وتزوجها النبي صلى الله عليه وسلم سنة ثلاث روت عن النبي صلى الله عليه وسلم وعن ابيها وروى عنها اخوها عبد الله بن عمرو وابنه حمزة والمطلب بن ابي وداعة ذكر ابن سعد ان عمر اوصى اليها لما احتضر۔ (تهذيب ج ۱۲ ص ۲۳۹)

(۵۲۳) عثمان ابن ابي سليمانؓ

بن ابي مطعم القرشي النوفلي المكي قاضي مكة وثقة احمد من الطبقة السادسة خرج له الجماعة (مناوي ج ۲ ص ۱۰۰) روى عن عمه نافع وابوسلمة بن عبد الرحمن وسعيد بن جبير وعنه اسماعيل بن امية وابن جريج وابن عيينة وغيرهم قال احمد وابن معين وابن سعد وابو حاتم ويعقوب بن شيبة ثقة ذكره ابن حبان في الثقات وقال كان قاضياً على مكة قلت زعم ابن سعد ان اسم ابي سليمان محمد وقال العجلي مكي ثقة۔ (تهذيب ج ۷ ص ۱۱۱)

(۵۲۴) ميمون بن مهرانؓ

الجزري ابو ايوب عالم الرقة ثقة عابد كبير القدر ولد عام اربعين ومات سنة سبعة عشر ومائة

خرج له الجماعة - (مناوی ج ۶ ص ۱۰۲) نشأ بالكوفة ثم نزل الرقة روى عن ابي هريرة وعائشة و ابن عباس و عنه ابنه عمرو و حميد الطويل و جعفر بن برقان وغيرهم ذكره ابو عروبة في الطبقة الاولى من التابعين و قال العجلي جزري تابعي ثقة و كان يحمل على علي و قال ابو زرعة و النسائي ثقة و عن ابراهيم بن محمد المستمري صلى ميمون بن مهران في سبعة عشر يوما سبعة عشر الف ركعة فلما كان يوم الثامن عشر انقطع في جوفه شنى فمات (تهذيب ج ۱ ص ۲۹) ركعتا الفجر سے مراد صبح کی سنتیں ہیں، وأصل الغداة ما بين طلوع الفجر و طلوع الشمس (اتحافات ص ۳۲۳)

(۵۴۵) ﴿ابو سلمة يحيى بن خلف﴾

الباہلی البصری الجوباری صلوق مات سنة اثنين و اربعين وماتين خرج له مسلم و ابو داؤد - (مناوی ج ۶ ص ۱۰۲) روى عن عبد الوهاب الثقفي و معتمر بن سليمان و بشر بن المفضل و عنه مسلم و ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجه ذكره ابن حبان في الثقات و قال موسى بن هارون بلغنا موته بالبصرة سنة ۲۳۲ھ - (تهذيب ج ۱ ص ۱۷۹)

(۵۴۶) ﴿عاصم بن ضمرة﴾

السلولي و ثقہ ابن المدینی و قال النسائي لا بأس به مات سنة اربع و سبعين خرج له الاربعة - (مناوی ج ۶ ص ۱۰۳) روى عن علي و حكي عن سعيد بن جبیر و عنه ابو اسحق السبيعي و الحكم بن عيينة قال يحيى بن سعيد عن الثوري كنا نعرف فضل حليث عاصم على حديث الحارث و قال العجلي ثقة - (تهذيب ج ۵ ص ۴۰)

(۵۴۷) ﴿يزيد الرشك﴾

رشك (بالكسر) كبير اللحية كوكبة ہیں . ولقب يزيد بن ابي يزيد الضبعي احسب اهل زمانه و لقب به لكبر لحيته و قال ابن الجوزي وغيره دخل عقرب لحيته فاقام بها ثلاثة ايام و هو لا يشعر لكبر لحيته و استشكل كون معرفتها ثلاثا و اجيب بانه يحتمل انه دخل مكانا كثير العقارب ثم رآها بعد الخروج منه بثلاثة ايام فعلم انه من ذلك الممكن و بانه يحتمل ان احد ارآها

حين دخلت و لم يخبره بها الا بعد ثلاثة ايام ليعلم هل يحس بها اولاً و قال المصنف في باب الصوم ان الرشك بلغة اهل البصرة هو القسام فليل هو الذي يقسم الدور و كان يقسمها بمكة قبيل الموسم بالمساحة ليتصرف الملاك في املاكهم في الموسم - (تج ٢ ص ١٠٥) روى عن عبد الله بن انس و مطرف بن عبد الله بن الشخير و معاذة العلوية و عنه شعبة و معمر قال اللورى عن ابن معين صالح صالح قال ابو زرعة و ابو حاتم و الترمذى ثقة و قال النسائى ليس به بأس و ذكره ابن حبان فى الثقات و قال كان غيوراً فسمى بالفارسية الرشك مات ١٣٠ هـ -

(تهذيب ج ١١ ص ٣٢٥)

﴿ معاذة ﴾

(٥٣٨)

بنت عبد الله العلوية ام الصهاء البصرية ثقة من الثالثة خرج لها الستة - (مناوى ص ١٠٥) روت عن عائشة و على و هشام بن عامر و عنها ابو قلابة و قتادة و يزيد الرشك عن ابن معين ثقة حجة ذكرها ابن حبان فى الثقات و قال كانت من العابدات قال الذهبي بلغنى انها كانت تحي الليل و تقول عجبت لعين تنام و قد علمت طول الرقاد فى القبور قال ابن جوزى توفيت سنة ثلاث و ثمانين - (تهذيب ج ١٢ ص ٢٨٨)

﴿ حكيم بن معاوية ﴾

(٥٣٩)

الزيادى البصرى مستور من العاشرة خرج له مسلم و احترز بالزيادى عن حكيم بن معاوية النميرى - (مناوى ج ٢ ص ١٠٦) روى عن زياد بن الربيع و عنه ابو موسى و العباس بن يزيد البحرانى قلت لم يذكره البخارى والا ابن حبان ولا اعرفه - (تهذيب ج ٢ ص ٣٨٨)

﴿ زياد بن عبيد الله ﴾

(٥٥٠)

بن الربيع الزيادى البصرى والد محمد مقبول من الثانية - (مناوى ج ٢ ص ١٠٦) روى عن الحسن و ابن سيرين و حميد الطويل و عنه حكيم بن معاوية الزيادى و عبد الله بن يوسف الجبيرى و داود بن المجبر ذكره ابن حبان فى الثقات - (تهذيب ج ٣ ص ٣٢٤)

(۵۵۱) ﴿عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ﴾

الانصارى المدنى ثم الكوفى تابعى جليل كان اصحابه يعظمونه كانه امير مات سنة ثمان و ثمانين خرج له الجماعة اتفقوا على توثيقه و اثني عليه الاكابر - (مناوى ج ۲ ص ۱۰۸) روى عن ابيه و عمرو و عثمان و على و حذيفة و معاذ بن جبل و عنه عيسى و ثابت البناني قال عطاء بن السائب عن عبد الرحمن ادركت عشرين و مائة من الانصار صحابة قال عبد الله بن الحارث ما ظننت ان النساء ولدن مثله و قال العجلي كوفى تابعى - (تهذيب ج ۲ ص ۲۳۲)

(۵۵۲) ﴿امّ هانی﴾

شیخ التفسیر حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی مدظلہ فرماتے ہیں :

”امّ ہانیؓ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بڑی بہن تھیں، جو مکہ میں ہی مقیم رہیں۔ ان کا گھر بیت اللہ شریف کے قریب تھا۔ اس لئے آپ اکثر ان کے گھر میں آیا جایا کرتے تھے۔ چنانچہ جس رات آپ کو معراج پر لے جایا گیا اُس رات بھی آپ امّ ہانی کے گھر میں محو خواب تھے۔ جہاں سے فرشتوں نے آپ کو کمرے کی چھت پھاڑ کر نکالا اور معراج کے سفر پر لے گئے۔ حضور علیہ السلام امّ ہانی سے نکاح کرنا چاہتے تھے، مگر اللہ نے سورۃ احزاب کی آیت ۵۰ کے ذریعے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی چچی زاد، پھوپھی زاد، ماموں زاد اور خالہ زاد کے ساتھ نکاح کی صورت میں اجازت دی، جب کہ وہ آپ کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں آجائیں۔ چونکہ امّ ہانی نے ہجرت نہیں کی تھی۔ اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُس سے نکاح تو نہ کر سکے، مگر مکی زندگی میں آپ اُن کے ہاں اکثر جایا کرتے تھے، پھر فتح مکہ کے دن بھی آپ نے اسی چچا زاد کے ہاں قیام کیا۔ آٹھ رکعات نماز ادا کی جو کہ فتح مکہ کے شکرانے کے طور پر تھی۔

اس روز آپ کو بھوک بھی لگ رہی تھی۔ آپ نے امّ ہانی سے پوچھا کہ گھر میں کھانے کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے بتلایا کہ روٹی کے چند خشک ٹکڑے حاضر ہیں۔ آپ نے وہی ٹکڑے پانی میں بھگو کر نرم کیے، ان پر نمک اور سرکہ ڈالا اور یہی کھانا کھا کر اللہ کا شکر ادا کیا۔

یہ اللہ کے آخری نبی ہیں، جنہوں نے فتح مکہ کا جشن سوکھی روٹی کھا کر منایا۔ کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کی، کسی کا مال نہیں لوٹا بلکہ عام معافی کا اعلان کر دیا۔ اب ذرا آج کل کی فاتح قوموں کا حال بھی دیکھ لیں، جب امریکہ نے جاپان پر ایٹم بم مار کر اس کو فتح کیا تھا تو ان دنوں اخبارات میں آیا تھا کہ امریکی سپاہیوں نے جاپانی عورتوں کے ساتھ اس قدر زیادتی کی تھی کہ کم و بیش سو لاکھ عورتیں امریکی فتح کے موقع پر حاملہ ہو گئیں۔ یہ تعداد تو معلوم ہو گئی لیکن جن کا علم نہیں ہو سکا، وہ اس کے علاوہ تھیں۔ اس کے علاوہ امریکی افسروں اور سپاہیوں نے خوب عیش و عشرت کی، ناچ گانے کی محفلیں منعقد ہوئیں، شراب و کباب چلے اور اس طرح امریکنوں نے فتح کا جشن منایا۔

(۵۵۳) ﴿محمد بن ربیعہ الکلابی﴾

الکوفی ابو عمرو وثقه ابو داؤد و جمع و قال ابو حاتم صالح الحديث من التاسعة خرج له الستة۔ (مناوی ج ۲ ص ۱۱۱) روی عن الاعمش و هشام بن عروة و ابن جریج و عنه احمد بن حنبل و یحییٰ بن معین و قتیبة قال ابو داؤد ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات۔ (تہذیب ج ۹ ص ۱۴۳)

(۵۵۴) ﴿فضیل بن مرزوق﴾

الاغر الرقاشی الکوفی ابو عبد الرحمن هو المازنی صلوق و ثقہ غیر واحد و قیل یہم و یتشیع من السابعة خرج له مسلم و الاربعة۔ (مناوی ج ۲ ص ۱۱۱) روی عن ابی اسحق السیعی و عطیة العوفی و الاعمش و عنه زہیر بن معاویہ و وکیع قال الثوری ثقہ و قال العجلی جائز الحديث صلوق و کان فیہ تشیع و قال النسائی ضعیف۔ (تہذیب ج ۸ ص ۳۶۸)

(۵۵۵) ﴿عطیة﴾

کھدیه هو المازنی له صحبة خرج له المسلم و الاربعة۔ (مناوی ج ۲ ص ۱۱۱)

(۵۵۶) ﴿عبیدة و ابراہیم﴾

متعددة (مناوی ج ۲ ص ۱۱۱) هو ابن معتب الضبی علی ما ذکره الجزری و ابراہیم النخعی۔

(جمع ج ۲ ص ۱۱۱)

(۵۵۷) ﴿سہم بن منجاب﴾

بن راشد الضبی الکوفی من السادسة - (مناوی ج ۶ ص ۱۱۲) روی عن ابيه والعلاء الحضرمی و قرع الضبی و عنه ابراهیم النخعی و ابوخلدة عمرو بن دینار ذکره ابن حبان فی الثقات قلت لكنه فرق بین الذی یروی عن العلاء فذكره فی التابعین و بین الذی یروی عن قزعة و قرع فذكره فی اتباع التابعین و قال العجلی کوفی تابعی ثقة - (تهذیب ج ۶ ص ۲۲۹)

(۵۵۸) ﴿قرع﴾

الضبی! صدوق من الثانية مختصر مخرج له ابو داؤد والنسائی و ابن ماجه . (مناوی ج ۶ ص ۱۱۲) روی عن سلمان الفارسی و ابی موسی الاشعری و عنه علقمة بن قیس و قزعة قال الخطیب کان مختصراً ما ادرک الجاهلیة والاسلام و قتل فی خلافة عثمان شهیداً . (تهذیب ج ۸ ص ۳۲۹)

(۵۵۹) ﴿قزعة﴾

روی عن ابيه و حمید بن قیس و محمد بن المنکدر و عنه نعمان و ابو عاصم و مدد قال عثمان الدارمی عن ابن معین ثقة و قال احمد مضطرب الحديث . (تهذیب ج ۸ ص ۳۳۶) و هو ابن سويد بن حجر الباهلی مختلف فيه خرج له الستة - (مناوی ج ۶ ص ۱۱۲)

(۵۶۰) ﴿محمد بن مسلم﴾

القطاع الجزری نزیل مكة ابوسعید المودب مشهور بکنته صدوق یهم من الثانية خرج له الجماعة - (مناوی ج ۶ ص ۱۱۳)

(۵۶۱) ﴿عبد الکریم الجزری﴾

ابوسعید کان حافظاً مکثرات سنة سبع و عشرين و مائة خرج له الجماعة - (مناوی ج ۶ ص ۱۱۳) رای انسا و روی عن عکرمة و سعید بن المسیب و عنه ایوب السختیانی و ابن جریج و السفیانان قال احمد ثقة ثبت و هو صاحب سنة و قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحديث قال ابو عروبة هو ثبت عند العارفین - (تهذیب ج ۶ ص ۳۳۳)

﴿عبد اللہ بن السائب﴾

(۵۶۲)

بن عابد بن عبد اللہ المخزومی المکی ولایہ صحبة خرج له الجماعة - (مناوی ج ۲ ص ۱۱۳)
 وكان ابوه شريك النبي صلى الله عليه وسلم روى عن النبي صلى الله عليه وسلم وعنه عبد الله
 بن عمر اخذ عنه اهل مكة القراءة ولما فرغوا من دفنه قام ابن عباس فوقف على قبره فدعاه -
 (تهذيب ج ۵ ص ۲۰۱)

﴿عمر بن علي المقدمي﴾

(۵۶۳)

نسبة المقدم اسم مفعول من التقديم بصرى واسطى الاصل ثقة يدللس من الثامنة خرج له
 الجماعة - (مناوی ج ۲ ص ۱۱۴) روى عن اسماعيل بن ابي خالده وهشام بن عروة و خالد الحذاء و
 عنه ابنه محمد و احمد بن حنبل و عفان بن مسلم قال ابن سعد ثقة وكان يدللس تدليسا شديدا
 ذكره ابن حبان في الثقات كان يدللس - (تهذيب ج ۷ ص ۴۷۷)

﴿عباس العنبري﴾

(۵۶۴)

من حفاظ البصرة نسبة لبني عنبر حتى من تميم خرج له البخارى تعليقا و ابن خزيمة مات سنة
 ست واربعين ومائتين خرج له الجماعة (مناوی ج ۲ ص ۱۱۵) عباس بن عبد العظيم بن اسماعيل بن
 توبة العنبري ابو الفضل المصري روى عن يحيى بن سعيد القطان و ابي داود الطيالسي قال
 ابو حاتم صدوق و قال النسائي ثقة مامون و قال مسلمة بصرى ثقة - (تهذيب ج ۵ ص ۱۰۷)

﴿معاوية بن صالح﴾

(۵۶۵)

الحضرمي ابو عبد الرحمن قاضي الاندلس صدوق يهيم مات سنة ثمان و خمسين ومائة خرج
 له النسائي و ابن ماجه - (مناوی ج ۲ ص ۱۱۵)
 روى عن اسحق بن عبد الله و يحيى بن سعيد الانصارى و مكحول الشامي و عنه
 الثوري والليث بن سعد قال العجلي والنسائي ثقة و قال ابو زرعة ثقة محدث و قال ابن سعد كان
 ثقة كثير الحديث - (تهذيب ج ۱۰ ص ۱۸۹)

(۵۶۶) ﴿العلاء بن الحارث﴾

ابن عبد الوارث الحضرمی ابو وهب اللمشقی صدوق فقیہ رمی بالقدر و اختلط من الخامسة خرج له مسلم والاربعة۔ (مناوی ج ۲ ص ۱۱۵) روى عن عبد الله بن بشر و مكحول و الزهري و عنه الاوزاعي و معاوية بن صالح قال ابن المديني ثقة قال ابو حاتم لا اعلم احداً من اصحاب مكحول او ثق منه۔ (تهذيب ج ۸ ص ۱۵۷)

(۵۶۷) ﴿حرام بن معاوية﴾

الانصارى ثقة من الثالثة خرج له ابو داود و ابن ماجة۔ (مناوی ج ۲ ص ۱۱۵)

(۵۶۸) ﴿عبد الله بن سعد﴾

الانصارى الحرامى و قيل القرشى الاموى عم حرام بن حكيم صحابى نقل انه شهد فتح القادسية۔ (مناوی ج ۲ ص ۱۱۵) روى عن النبي صلى الله عليه وسلم و عنه ابن اخيه حرام بن حكيم۔ (تهذيب ج ۵ ص ۲۰۶)

(۵۶۹) ﴿اسماعيل بن جعفر﴾

المدنى الزرقى نسبة لبنى زريق بطن من الانصار ثقة مات سنة ثمانين و مائة۔ (مناوی ج ۲ ص ۱۱۷) روى عن ابى طوالة و عبد الله بن دينار و جعفر الصادق و عنه محمد بن جهم و يحيى بن ايوب و ابو معمر الهذلى قال احمد و ابو زرعة و النسائي ثقة و قال ابن خراش صدوق ذكره ابن حبان فى الثقات۔ (تهذيب ج ۸ ص ۲۵۱)

(۵۷۰) ﴿منصور﴾

الشففى ثقة عابد خرج له الجماعة۔ (مناوی ج ۲ ص ۱۱۹) هو ابو الغيرة بن زاذان الواسطى روى عن انس يقال مرسل و ابى العالية و عطاء بن ابى رباح و محمد بن سيرين و عنه مسلم بن سعيد الواسطى و جرير بن حازم و ابو عوانة قال العجلي رجل صالح متعبد كان ثقة ثباتاً و كان يسرع القراءة و كان يحب ان يترسل فلا يستطيع قال النسائي و ابو حاتم ثقة۔ (تهذيب ج ۱۰ ص ۲۷۲)

﴿ سالم بن ابی الجعد ﴾

(۵۷۱)

رافع الغطفانی الاشجعی مولاہم الکوفی ثقة مرسل خرج له الستة - (مناوی ج ۲ ص ۱۹۹) روى عن عمر ولم يدرکہ و عن ثوبان و علی بن ابی طالب و ابی برزہ و عنه الحسن والحکم بن عتیبة و عمرو بن دینار قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحديث قال ابن معین و ابو زرعة والنسائی ثقة مات ۱۰۰ھ - (تهذيب ج ۳ ص ۳۷۳)

﴿ عبدة ﴾

(۵۷۲)

ابن سليمان ابو محمد الکلابی المقرئ احمد نے کہا ثقہ ہے زیادة مع صلاحه و شدت فقره ۱۸۰ھ میں انتقال ہوا - (حاشیہ ترمذی) روى عن اسماعیل بن ابی خالد و عاصم الاحول و الاعمش والثوری و عنه احمد اسحق و ابراهیم بن موسی الرازی قال العجلی ثقة رجل صالح صاحب قران یقری قلت ذکره ابن حبان فی الثقات و قال مستقیم الحديث جدا قال الدار قطنی ثقة - (تهذيب ج ۲ ص ۴۰۵)

﴿ محمد بن عمرو بن العطاء ﴾

(۵۷۳)

القرشی العامری المذنبی و ثقہ ابو حاتم و کان ذاهیة و وقار - (مناوی ج ۲ ص ۱۴۰) روى عن ابن عباس و ابن الزبیر و ابی هريرة و عنه ابو الزناد و موسی بن عقبه قال ابو زرعة والنسائی ثقة و قال ابو حاتم ثقة صالح الحديث - (تهذيب ج ۹ ص ۳۳۲)

﴿ طلق بن غنام ﴾

(۵۷۴)

الکوفی ثقة مات سنة احدى عشر و مائتين خرج له البخاری و الاربعة - (مناوی ج ۲ ص ۱۲۲) روى عن ابیه و شیبان و شریک القاضي و عنه البخاری و روى الاربعة بواسطة عثمان بن ابی شبة ذکره ابن حبان فی الثقات قال ابن سعد کان ثقة صلوقا و کان عنده احادیث - (تهذيب ج ۵ ص ۲۹)

﴿ زر بن حبیش ﴾

(۵۷۵)

مصغرا ابو مریم الاسدی ادرك الجاهلية عاش مائة و عشرين سنة و مات سنة اثنين و ثمانين

خرج له الجماعة - (مناوی ج ٢ ص ١٢٢) روى عن عمرو وعثمان و على و عائشة و عنه ابراهيم النخعى و عاصم بن بهدلة قال العجلي كان من اصحاب على و عبد الله ثقة قال ابو جعفر البغدادي قلت لاحمد فزر و علقمة والاسود قال هولاء اصحاب ابن مسعود و هم الثبت فيه (تهذيب ج ٣ ص ٣٤٤)

(٥٤٦) ﴿عبد الله بن داود﴾

الواسطي التمار قال البخارى فيه نظر قال العصام تفرد المصنف بالرواية عنه و ليس كما زعم - (مناوی ج ٢ ص ١٢٥) روى عن الحمادين و ابن جريج و الليث و عنه احمد بن سنان القطان و بشر بن معاذ قال ابو حاتم ليس بقوى فى احاديثه مناكير قال الدارقطني ضعيف - (تهذيب ج ٥ ص ١٤٦)

(٥٤٧) ﴿ربيعه الجرشى﴾

بن عمرو و ابن الحارث اختلف فى صحبته ثقة خرج له الاربعة (مناوی ج ٢ ص ١٢٥) روى عن النبى صلى الله عليه وسلم و عن سعد و ابى هريرة و عائشة و معاوية و عنه خالد بن معدان و يحيى بن ميمون و على بن رباح ذكره ابن سعد فى الثقات الكبرى فى الصحابة و فى الصغرى فى الطبقة الاولى بعد الصحابة ذكره ابوزرعة اللمشقى فى التابعين و ذكره فى الصحابة ابن مندة و ابو نعيم و البغوى قال ابو المتوكل الناجى كان فقيه الناس فى زمن معاوية - (تهذيب ج ٣ ص ٢٢٥)

(٥٤٨) ﴿عبد الله صالح﴾

بن محمد بن مسلم الجهنى ابو صالح المصرى كاتب الليث كان مكثرا جدا قال ابوزرعة كان حسن الحديث لم يكن ممن يكذب و قال الفضيل الشعرائى ما رأيت الا يحدث او يسبح و قال ابن عدى مستقيم الحديث وله اغاليط و كذبه جزرة مات سنة ثلاث و عشرين و مائتين و عمره ست و ثمانون سنة خرج له البخارى فى التعليق و ابو داود - (مناوی ج ٣ ص ١٣٦)

روى عن معاوية بن صالح و موسى بن على و الليث بن سعد روى له ابو داود و الترمذى و ابو حاتم الرازى قال النسائى ليس بثقة قال ابن القطان هو صدوق و لم يثبت عليه

مایسقط حدیثہ الا انه مختلف فیہ فحدیثہ حسن۔ (تہذیب ج ۵ ص ۲۲۵)

(۵۷۹) عمرو بن قیس

اثنان احدهما عمرو بن قیس الماضي له عن شريح وزيد بن وهب وعنه مسعر وزيادة ثقة مرجى خرج له ابو داود والثاني عمرو بن قيس مستدل له عن عطاء و نافع وعنه ابن وهب و البرسانی و احمد بن یونس رآه و اخرج له ابن ماجه فكان ينبغي للمصنف تميزه۔

(مناوی ج ۲ ص ۱۳۶)

(۵۸۰) عوف بن مالک الاشجعی

صحابی مشهور من مسلمة الفتح سكن دمشق كما في تقريب الحافظ ابن حجر تبعاً للذهبي في الكاشف وغيره۔ (مناوی ج ۲ ص ۱۳۶) روى عن النبي صلى الله عليه وسلم وعن عبد الله ابن سلام وعنه ابو مسلم الخولاني و جبیر بن نفیر و عاصم بن حمید قال الواقدي شهد خيبر و نزل حمص و بقى الى خلافة عبد المالك و مات سنة ثلاث و سبعين و ذكر ابن سعد ان النبي صلى الله عليه وسلم آخى بينه و بين ابي الدرداء۔ (تہذیب ج ۸ ص ۱۵۰)

(۵۸۱) يعلى بن مملك

له عن ام الدرداء و ام سلمة وقد وثق ذكره جمع منهم الذهبي و لم يقف عليه العصام (مناوی ج ۲ ص ۱۳۷) ذكره ابن حبان في الثقات (تہذیب ج ۱۱ ص ۳۵۶)

(۵۸۲) يحيى بن سعيد الاموي

اخو عمرو الاشدق ثقة من الثالثة خرج له البخاري في الادب و مسلم۔ (مناوی ج ۲ ص ۱۳۹)

(۵۸۳) ابو العلاء العبدی

هلال ابن خباب صدوق تغير آخراً من الخامسة (مناوی ج ۲ ص ۱۴۱) سكن المدائن روى عن ابي حنيفة و يحيى بن جعدة و عكرمة مولى ابن عباس و عنه الثوري و مسعر و ثابت بن يزيد ذكره ابن حبان في الثقات و قال يخطئ۔ (تہذیب ج ۱۱ ص ۶۸)

(۵۸۴) یحییٰ بن جعدة

بن هيرة ابن ابي وهب المخزومي قال النهي ثقة خرج له ابو داود و ابن ماجه (مناوی ج ۲ ص ۱۴۱) روى عن جلته ام هانى وعن ابي اللرداء وزيد بن ارقم وعنه حبيب بن ابي ثابت وعمرو بن دينار ومجاهد وغيرهم قال ابو حاتم والنسائي ثقة ذكره ابن حبان فى الثقة (تهذيب ج ۱۱ ص ۱۴۹)

(۵۸۵) نوح بن قيس الحداني

نسبة الى حدان بضم اوله قبيلة من الازد ابوروح البصرى قال النهي حسن الحديث وقد وثق مات سنة ثلاث و ثمانين ومائة خرج له مسلم والاربعة (مناوی ج ۲ ص ۱۴۳) روى عن اخيه خالد قيس وثمامة بن عبد الله و ايوب وعنه يزيد بن هارون وعفان ومسلم بن اسماعيل قال النسائي ليس به بأس و قال العجلي بصرى ثقة قال ابن معين هو شيخ صالح الحديث (تهذيب ج ۱۰ ص ۴۳۲)

(۵۸۶) حسام بن مصك

ابو سهل الاسدى البصرى ضعيف متروك عن السابعة خرج له المصنف (مناوی ج ۲ ص ۱۴۳) روى عن الحسن و ابن سيرين وقنادة وعنه شعبه ونوح بن قيس قال ابو حاتم لين الحديث يكتب حديثه (تهذيب ج ۲ ص ۲۱۳)

(۵۸۷) مطرف

بضم اوله وفتح ثانيه البصرى ثقة عابد من الثانية خرج له الجماعة (مناوی ج ۲ ص ۱۴۳) وهو ابن عبد الله بن الشخير - روى عن ابيه و عثمان و على و ابي ذر و عنه اخوه ابو العلاء يزيد و حميد بن هلال و يزيد الرشك ذكر ابن سعد فى الطبقة الثالثة من اهل البصرة قال العجلي كان ثقة ولم ينح بالبصرة عن حسد ابن الاشعث الا مطرف و ابن سيرين قال ابن حبان فى الثقات ولا فى حياة النبى صلى الله عليه وسلم و كان من عباد اهل السمرة وزهادهم (تهذيب ج ۱۰ ص ۱۵۷)

(۵۸۸) ابيه

عبد الله بن شخير بن عوف بن كعب العامرى نزيل البصرة صحابى من مسلمة الفتح خرج له

الجماعة البخارى اذرك الجاهلية والاسلام (مناوى ج ٢ ص ١٣٣) له صحبة روى عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم و عنه بنوه مطرف وهانى و يزيد قلت ذكره ان سعد فى طبقة مسلمة الفتح و قال ابن مندة و قد فى وفد بنى عامر. (تهذيب ج ٥ ص ٢٢١)

(٥٨٩) عطاء بن السائب الثقفى الكوفى

صلوق اختلط من الخامسة خرج له البخارى فى تاريخه والاربعة - (مناوى ج ٢ ص ١٣٦) روى عن ابيه و انس وربما ادخل بينهما يزيد بن ابان و ابراهيم النخعى و عنه اسماعيل بن ابى خالد و الحماد ان والسفيانان و شعبة قال عبد الله بن احمد عن ابيه ثقة ثقة رجل صالح قال ابن سعد كان ثقة و قد روى المتقدمون و قد كان تغير حفظه بآخره - (تهذيب ج ٢ ص ١٨٣)

(٥٩٠) ابيه

السائب بن مالك او ابن زيد الكوفى ثقة من الثانية خرج له البخارى فى تاريخه والاربعة - (مناوى ج ٢ ص ١٣٦) روى عن سعد و على والمغيرة بن شعبة و عنه ابنه عطاء و ابو اسحق السبيعي قال العجلي كوفى تابعى ثقة و ذكره ابن حبان فى الثقات قلت و جزم بانه ابن زيد و قال ابن معين ثقة - (تهذيب ج ٣ ص ٣٩٠)

(٥٩١) عاصم بن عبيد الله

بن عاصم بن عمر بن الخطاب له عن جابر و ابن عمر وعدة و عنه شعبة و مالك والقطان وضعفه ابن معين و قال البخارى وغيره منكر الحديث خرج له البخارى فى الادب المفرد والاربعة (مناوى ج ٢ ص ١٥٣) ذكره ابن سعد فى الطبقة الرابعة من تابعى اهل المدينة قال العجلي لا بأس به و قال ابن عدى قد روى عنه ثقات الناس واحتملوه وهو مع ضعفه يكتب حديثه (تهذيب ج ٥ ص ٢٢)

(٥٩٢) قاسم بن محمد

بن ابى بكر احد الفقهاء السبعة من الثالثة مناقبه لا تحصى وله نحو مائتى حديث خرج له الجماعة - (مناوى ج ٢ ص ١٥٣) روى عن ابيه و عمته عائشة و عن العبادلة و ابى هريرة روى عنه ابنه عبد

الرحمن و سالم بن عبد الله و نافع مولی ابن عمر قال العجلی مدنی تابعی ثقة نزه رجل صالح قال ابن حبان فی ثقات التابعین کان من سادات التابعین من افضل اهل زمانه علما واجبا و فقهها۔

(تهذیب ج ۸ ص ۲۹۹)

(۵۹۳) ﴿حضرت عثمان بن مظعون﴾

عثمان بن مظعونؓ هو اخوه (صلی اللہ علیہ وسلم) رضاعاً قرشی اسلم بعد ثلاثة عشر رجلاً هاجر الهجرتين و شهد بدرأ و كان حرم الخمر فی الجاهلية و هو أول من مات من المهاجرين بالمدينة فی شعبان علی رأس ثلاثين شهرا من الهجرة ولما دفن قال نعم السلف هو لنا و دفن بالبقيع و كان عابدا مجتهدا من فضلاء الصحابة۔ (تج ج ۶ ص ۱۵۳) و یحتمل ان يكون تقییل النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعثمان فی وجهه او بین عینیہ۔ (اتحافات ص ۳۵۱)

(۵۹۴) ﴿ابو عامر﴾

عبد الملك بن عمرو القیسی العقلی نسبة لبني عقدة قبيلة من اليمن البصری الحافظ خرج له الستة۔ (مناوی ج ۲ ص ۱۵۳) روى عن ایمن بن نابل و عكرمة بن عمار و فليح بن سليمان و عنه احمد و اسحق و عباس العنبری و بندار قال النسائی ثقة مامون قال ابو حاتم صدوق قال ابن سعد كان ثقة ذكره ابن حبان فی الثقات۔ (تهذیب ج ۲ ص ۳۶۳)

(۵۹۵) ﴿هلال بن علی﴾

العامری المدنی ثقة من الخامسة خرج له الجماعة۔ (مناوی ج ۲ ص ۱۵۳) روى عن انس بن مالك و عطاء بن يسار و عنه يحيى بن ابی كثير و فليح و سعيد بن ابی هلال قال ابو حاتم شيخ يكتب حديثه و قال النسائی ليس به بأس ذكره ابن حبان فی الثقات قال الواقدي مات فی آخر خلافة هشام بن عبد الملك۔ (تهذیب ج ۱ ص ۷۲)

(۵۹۶) ﴿علی بن مسهر﴾

القرشی الکوفی الحافظ کان فقیهاً محلثاً مات سنة تسع و ثمانين و مائة و له غرائب خرج

له الستة - (مناوی ج ٢ ص ١٥٥)

وهو قاضی الموصل روى عن هشام بن عروة والاعمش و ابى اسحق الشيبانى وعنه ابوبكر وعثمان ابنا ابى شيبة و خالد بن مخلد قال ابو زرعة صلوق ثقة ذكره ابن حبان فى الثقات قال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث - (تهذيب ج ٢ ص ٣٣٥)

(٥٩٤) ﴿سعيد بن عبد الرحمن المنزومي﴾

المكي له عن ابن عينة وعدة ثقة مات سنة تسع و اربعين و مائتين خرج له النسائي - (مناوی ج ٢ ص ١٦١) روى عن هشام بن سليمان و حسين بن زيد و عبد الله بن الوليد و عنه الترمذی و النسائي و ابن خزيمة قال النسائي ثقة و قال مرة لا بأس به و ذكره ابن حبان فى الثقات - (تهذيب ج ٣ ص ٢٩)

(٥٩٨) ﴿عبيد الله﴾

هو متعدد و كان ينبغي تميزه ليعرف ايهم هو - (مناوی ج ٢ ص ١٦١)

(٥٩٩) ﴿سويد بن عبد العزيز﴾

قال العصام لم توجد ترجمته و اقول هو ابو محمد الدمشقي قاضى بعلبك ثم نائب الحكم بلمشق له عن ابى الزبير و عاصم الاحول و قرأ على اللغوى وغيره و عنه جمع و محمد بن مصفى قال البخارى فى حديثه نظر لا يحتمل مات سنة اربع و تسعين و مائة (مناوی ج ٢ ص ١٦٢) هو سويد بن عبد العزيز بن نمير السلمى و قيل انه حمصى قال ابن معين ليس بثقة قال البخارى فى حديثه مناكير انكرها احمد - (تهذيب ج ٣ ص ٣٣٢)

(٦٠٠) ﴿مسلم الاغور﴾

هو ابن كيسان الكوفي الملايى المدائنى ابو عبد الله له عن انس و مجاهد و عنه شعبة و على بن مسهر قال النهي واه خرج له البيهقى - (مناوی ج ٢ ص ١٦٣) قال النسائي ليس بثقة قال الساجى منكر الحديث و كان يقلب عليا على عثمان و قال ابن المدينى و العجلي ضعيف الحديث (تهذيب ج ١٠ ص ١٢٢)

(۶۰۱) ﴿ابوداؤد الحفری﴾

نسبه لمحل بالكوفة ثقة عابد۔ (مناوی ج ۲ ص ۱۶۷) هو عمر بن سعد بن عبيد روى عن الثوري و مسعر و مالك بن مغول و عنه احمد بن حنبل و على بن المديني و ابوبكر و عثمان ابن ابى شيبة قال ابو حاتم صدوق و كان رجلاً صالحاً قال ابن حبان فى الثقات كان من العباد الخشن قال ابن و ضاح كان ثقة ازهد اهل الكوفة، مات ۲۰۳ھ۔ (تهذيب ج ۷ ص ۳۹۷)

(۶۰۲) ﴿لربيع بن صبيح﴾

كصديق هو السعدى له عن الحسن و عطاء و عنه ابن مهدى و على بن الجعد كان غزاء عابداً قال ابو زرعة صدوق و ضعفه النسائي خرج له البخارى فى تاريخه و النسائي (مناوی ج ۲ ص ۱۶۷) قال عبد الله بن احمد عن ابيه لابأس به رجل صالح قال ابن سعد خرج غازيا الى السند فمات فى البحر و دفن فى جزيرة۔ مات ۱۶۰ھ۔ (تهذيب ج ۳ ص ۲۱۲)

(۶۰۳) ﴿محمد بن عبد الله بن بزيع﴾

البصرى مات سنة سبع و خمسين و مائتين خرج له مسلم۔ (مناوی ج ۲ ص ۱۸۳) روى عن عبد الوارث بن سعيد و فضيل بن سليمان و بشر بن المفضل و عنه مسلم و الترمذى و النسائي و ابن خزيمة قال ابو حاتم ثقة و قال النسائي صالح و قال مرة لابأس به ذكره ابن حبان فى الثقات و قال صاحب الزهرة روى عنه مسلم تسعة احاديث۔ (تهذيب ج ۹ ص ۲۲۱)

(۶۰۴) ﴿يحيى بن ابى الهيثم﴾

القطار كوفى ثقة من الخامسة خرج له البخارى فى الادب۔ (مناوی ج ۲ ص ۱۸۳) روى عن ابيه و محمد و يوسف ابني عبد الله بن سلام و عنه ابن المبارك و ابن عيينة و وكيع و غيرهم قال ابن معين ثقة و قال ابو حاتم ليس به بأس ذكره ابن حبان فى الثقات۔ (تهذيب ج ۱۱ ص ۲۵۶)

(۶۰۵) ﴿يوسف بن عبد الله بن سلام﴾

المدنى ابو يعقوب صحابى صغير و زعم العجلي انه تابعى۔ (مناوی ج ۲ ص ۱۸۳) روى عن النبى

صلی اللہ علیہ وسلم و عن ابيه و عثمان و علی و ابی الدرداء و عنه ابنه محمد و عون بن عبد اللہ و ابن المنکدر ذکرہ ابن سعد فی الطبقة الخامسة و قال کان ثقة و له احادیث و قال العجلی کوفي تابعی ثقة ذکرہ جماعة ممن الف فی الصحابة - (تہذیب ج ۱ ص ۳۶۵)

(۲۰۶) ﴿عمرة﴾

وہی فی الرواة ستة و المراد بها عمرة بنت عبد الرحمن بن سعد ابن زرارۃ كانت فی حجر عائشة ام المؤمنین و روت عنها کثیراً (مواہب ص ۲۵۰) روت عن عائشة و حبیبة بنت سهل و ام حبیبة حمنة بنت جحش و عنها ابنہا ابو الرجال و اخوها محمد الانصاری و ابن اخيها یحیی بن عبد اللہ قال ابن المدینی عمرة احد الثقات العلماء بعائشة الاثبات فیہا و ذکرہا ابن حبان فی الثقات و کتب عمر بن عبد العزیز ابی ابن حزم ان یکتب لہ احادیث عمرة - (تہذیب ج ۱ ص ۳۶۶)

(۲۰۷) ﴿عبد اللہ بن یزید المقرئ﴾

المخزومی الملقب بالاعور مولی الاسود ابن سفیان من شیوخ مالک ثقة من السادسة خرج لہ الجماعة - (مناوی ج ۲ ص ۱۸۷) روى عن کهمس ابن الحسن و ابی حنیفة و ابن عون و عنه البخاری و علی بن المدینی و ابی خيثمه قال ابو حاتم صلوق قال النسائی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات و قال ابن قانع مکى ثقة - (تہذیب ج ۲ ص ۷۵)

(۲۰۸) ﴿لیث بن سعد﴾

الفہمی مولاہم عالم اہل مصر قال النہبی و ثقوہ و کان نظیر مالک فی العلم و قیل کان دخلہ فی السنة ثمانین الف دینار فمات و جبت علیہ زکاة قط مات يوم نصف شعبان سنة خمس و سبعین و مائة عن احدی و ثمانین سنة (مناوی ج ۲ ص ۱۸۷) روى عن نافع و ابن ابی ملیک و الزہری قال ابو زرعة صلوق و قال ابن خراش صلوق صحیح الحديث و قال ابن حبان فی الثقات کان من سادات اہل زمانہا فقہاً و ورعاً و علماً و فضلاً و سخاء - (تہذیب ج ۲ ص ۱۲۱)

(٦٠٩) ﴿خارجہ بن زید﴾

بن ثابت الفقيه ابن زید اخذ عن ابيه و اسامة بن زید و عنه الزهري وغيره مات سنة تسع و تسعين وهو احد الفقهاء السبعة خرج له الجماعة - (مناوی ج ٢ ص ١٨٤) درک عثمان و روى عن ابيه و عمه يزيد و اسامة بن زید و سهيل بن سعد وغيرهم و عنه ابنه سليمان و ابو الزناد و الزهري قال ابو الزناد هو احد الفقهاء السبعة و قال العجلي ملنى تابعى ثقة قال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث ذكره ابن حبان فى الثقات - (تهذيب ج ٣ ص ٦٥)

(٦١٠) ﴿زياد بن ابى زياد﴾

ميسره مولى بنى مخزوم ملنى نزل دمشق كان قاتلاً متألهاً من الطبقة الخامسة خرج له مسلم و النسائى - (مناوی ج ٢ ص ١٨٩) روى عن مولاة و انس و محمد بن كعب القرظى و عنه عبد الله بن سعيد و اسامة بن زید و موسى بن عقبة قال النسائى ثقة ذكره ابن حبان فى الثقات و قال كان زاهداً عابداً و يقال انه كان من الابدال مات سنة خمس و ثلاثين و مائة - (تهذيب ج ٣ ص ٣٤)

(٦١١) ﴿محمد بن كعب القرظى﴾

تابعى جليل ثقة حجة قال ابو داؤد سمع من على و ابن مسعود رضى الله عنهما - (مناوی ج ٢ ص ١٨٩) روى عن عباس بن عبد المطلب و على بن ابى طالب و ابن مسعود و ابى هريرة روى عنه اخوه عثمان و الحكم بن عيينة و ابو المقدم قال ابن سعد كان ثقة عالماً كثير الحديث ورعاً و قال العجلي ملنى تابعى ثقة رجل صالح عالم بالقرآن و قال ابن حبان كان من افاضل اهل المدينة علماً و فقهاً مات ١٠٨ هـ - (تهذيب ج ٢ ص ٣٤٣)

(٦١٢) ﴿عمر بن العاص﴾

بن وائل السهمى هاجر فى صفر سنة ثمان و امر على غزوة ذات السلاسل عاش تسعين سنة و مات ليلة الفطر سنة ثلاث و اربعين (مناوی ج ٢ ص ١٨٩) كوى عن النبى صلى الله عليه و سلم و عائشة و عنه ابنه عبد الله و قيس بن ابى حازم و عروة بن الزبير و يقال استعمله النبى صلى الله عليه

وسلم علی عمان وکان احد امراء الاجناد فی فتح الشام وافتح مصر فی عهد عمر بن الخطاب و عمل علیها له و لعثمان ثم عمل علیها زمن معاوية منذ غلب علیها معاوية الی ان مات عمرو و خلف اموالا عظيمة الی الغایة - (تهذیب ج ۸ ص ۵۰)

(۶۱۳) ﴿سلم العلوی﴾

نسبة لقیلة بنی علی بن ثویان هو ابن قیس ضعیف من الرابعة خرج له الشارح فی تاریخه و تکلم فیہ شعبة و وثقه یحیی - (مناوی ج ۲ ص ۱۹۳)

روی عن انس والحسن البصری و عنه جریر بن حازم ومهدی بن میمون وحماد بن زید قال النسائی لیس بالقوی و قال ابن شاهین فی الثقات ذکر لیحی بن معین قول شعبة فقال لیس به بأس حلید البصر کان یری الهلال قبل الناس - (تهذیب ج ۲ ص ۱۱۸)

(۶۱۴) ﴿ابی عبد الله الجدلی﴾

نسبة لجدلیة قبيلة رمی بالتشیع من كبار الثالثة خرج له دن - (مناوی ج ۲ ص ۱۹۲) اسمه عبد بن عید و قیل عبد الرحمن بن عبد روى عن خزیمة بن ثابت و سلمان الفارسی و معاوية و عنه ابواسحق السیسی و ابراهیم النخعی قال العجلی بصری تابعی ثقة ذكره ابن حبان فی الثقات قیل لاحمد بن حنبل ابو عبد الله الجدلی معروف قال نعم و وثقه - (تهذیب ج ۲ ص ۱۶۵)

(۶۱۵) ﴿فضیل بن عیاض﴾

شیخ الشافعی و هو التمیمی الخراسانی الزاهد مات فی محرم سنة سبع و ثمانین و مائة و جاوز الثمانین مناقبه شهر من ان تذكر خرج له الجماعة - (مناوی ج ۲ ص ۱۹۶) روى عن الاعمش و منصور و هشام بن حسان و عنه الثوری و هو من شیوخه و ابن عینیة و هو من اقرانه و ابن المبارك قال النسائی ثقة مامون و قال ابن سعد کان ثقة نبیلا فاضلا عابدا و رعا کثیر الحديث و عن ابن المبارك ما بقى علی ظهر الارض عندی الفضل من فضیل و قال العجلی کوفی ثقة ذكره ابن حبان فی الثقات - (تهذیب ج ۲ ص ۲۶۳)

(۶۱۶) ﴿عبد اللہ بن عمران﴾

ابو القاسم المخزومی العابد الزاهد القرشی المکی صلوق روی عن فضیل و ابراهیم بن سعد وعنه المصنف وكذا ابن صاعد والقضا یری و غیرهما و وهم العصام قال ابو حاتم صلوق مات سنة خمس و اربعین و مائتین - (مناوی ج ۲ ص ۲۰۸) ذكره ابن حبان فی الثقات و قال یخطئ و ینخالف - (تهذیب ج ۵ ص ۲۹۹)

(۶۱۷) ﴿ابراہیم بن سعد﴾

الزهری ابو اسحاق اخذ عن ابيه و الزهری و طائفة و عنه ابن مهدی و احمد و خلق مات سنة ثلاث و ثمانین و مائة - (مناوی ج ۲ ص ۲۰۸) قال احمد ثقة و قال ایضا احادیثه مستقیمة و قال ابن ابی مریم عن ابن معین ثقة حجة - (تهذیب ج ۱ ص ۱۰۵)

(۶۱۸) ﴿عبید اللہ﴾

یحتمل انه عبید اللہ بن عیاض فانه یری عن ابن عباس و غیره و عنه الزهری و غیره و یحتمل عبید اللہ بن ابی رافع کاتب علی فانه یری عن علی و ابن عباس و عنه الزهری و طائفة و کلاهما ثقة خرج له الجماعة - (مناوی ج ۲ ص ۲۰۹) ذكره ابن حبان فی الثقات ، روی البخاری فی الصحیح فی الجهاد و التوحید قصة قتل خبیب و ذكره العجلی فی الثقات و قال مالک تابعی ثقة - (تهذیب ج ۷ ص ۳۹)

(۶۱۹) ﴿هارون بن موسی﴾

بن ابی علقمة الملنی ای علقمة الفروی عن مالک و عنه ابنه نسبة لفروة جده قال النہی صلوق مات سنة اثنین و خمسين و مائتین خرج له النسائی (مناوی ج ۲ ص ۲۱۲) قال ابو حاتم شیخ و قال النسائی لا بأس به ذكره ابن حبان فی الثقات و قال الدار قطنی هو و ابوه ثقتان (تهذیب ج ۱ ص ۱۱۳)

(۶۲۰) ﴿ابی﴾

موسى مجهول من التاسعة خرج له المصنف فقط - (مناوی ج ۲ ص ۲۱۲) روی عن مالک و هشام

بن سعد و عنه ابنه هارون - (تهذيب ج ۱ ص ۳۲۳)

(۶۲۱) هشام بن سعد

المديني ابي العباس او ابي سعيد قال ابو حاتم لا يحتج به و قال احمد لم يكن بالحافظ مات سنة ست و مائتين خرج له الجماعة - (مناوي ج ۲ ص ۲۱۳) روى عن زيد بن اسلم و نافع مولى ابن عمر و ابي الزبير و عنه الليث و النورى و وكيع قال العجلي جازئ الحديث حسن الحديث قال النسائي ضعيف و قال مرة ليس بالقوى و قال ابن سعد كان كثير الحديث يستضعف و كان متشيعاً - (تهذيب ج ۱ ص ۳۷)

(۶۲۲) عبد الله بن ابي عتبة

الفقيه الاعمى اخذ عن عائشة و ابي هريرة و الكبار و عنه الزهري و ابو الزناد و ابن كيسان و خلق و هو معلم عمر بن عبدالعزيز كان من بحار العلم مات سنة ثمان و تسعين خرج له الجماعة - (مناوي ج ۲ ص ۲۱۷)

ذكره ابن حبان في الثقات له في الكتب حديثان احدهما عند (خ) في الحج بعد ياجوج و ماجوج و الآخر عنهم في الحياء قلت و قال ابوبكر البزار ثقة مشهور - (تهذيب ج ۱ ص ۲۷۲)

(۶۲۳) موسى بن عبد الله

بن يزيد الخطمي نسبة لخطم كرجم قبيلة اخذ عن ابيه و ابي حميد و عنه الاعمش و مسعر قال الذهبي و غيره ثقة و قد خفي امره على العصام فقال لم اجد من ترجمته - (مناوي ج ۲ ص ۲۱۷) قال ابن معين و العجلي و الدار قطنى ثقة ذكره ابن حبان في الثقات - (تهذيب ج ۱ ص ۳۱۵)

(۶۲۴) ورقاء بن عمر

اليشكري ابو بشر الكوفي نزيل المدائن قال الذهبي صدوق صالح و قال غيره فيه لين من السابعة خرج الجماعة - (مناوي ج ۲ ص ۲۲۱) روى عن ابي اسحق السبيعي و زيد بن اسلم و ابن المنكدر و عنه شعبة و ابن المبارك و معاذ بن معاذ قال ابو داود عن احمد ثقة صاحب سنة قيل له

كان مرجئاً قال لا ادري وقال وكيع ورقاء ثقة - (تهذيب ج ١١ ص ١٠١)

(٢٢٥) ﴿أبي جميلة﴾

ميسرة بن يعقوب الطهوي نسبة لطفية من تميم تابعي خرج له ابو داود والنسائي - (مناوي ج ٢ ص ٢٢١) صاحب رؤية علي روى عن علي وعثمان والحسن بن علي وعنه ابنه عبد الله وعطاء بن السائب وعبد الاعلى ذكره ابن حبان في الثقات - (تهذيب ج ١٠ ص ٣٣٥)

(٢٢٦) ﴿ابن ابي ليلى﴾

عبد الرحمن الانصاري الملقب ثم الكوفي - (مناوي ج ٢ ص ٢٢٣) ولد لست بقين من خلافة عمر روى عن ابيه وعمر وعثمان وعلي وحليفة وغيرهم وعنه ابنه عيسى والشعبي وثابت البناني قال العجلي كوفي تابعي قال عطاء بن ابي السائب عن عبد الرحمن ادرك عشرين ومائة من الانصار صحابة وبعض اهل العلم يدخل بينه وبين عمر البراء بن عازب - (تهذيب ج ٦ ص ٢٣٢)

(٢٢٧) ﴿عبد القدوس بن محمد﴾

العطار البصري من الحادية عشر خرج له البخاري - (مناوي ج ٢ ص ٢٢٣) روى عن ابيه وعمه صالح وعبد الله بن داود وعنه البخاري والترمذي والنسائي وابن ماجه واحمد بن منصور الرمادي قال النسائي ثقة قلت وذكره ابن حبان في الثقات وقال مسلمة لا بأس به وفي الزهرة روى عنه البخاري اربعة احاديث - (تهذيب ج ٦ ص ٣٣٦)

(٢٢٨) ﴿آدم بن ابي ياس﴾

الخراساني الأصل نشأ ببغداد ثقة عابد من التاسعة خرج له البخاري والنسائي وابن ماجه - (مناوي ج ٢ ص ٢٣٥) نشأ ببغداد وارتحل في الحديث فاستوطن عسقلان الى ان مات روى عن ابن ابي ذئب وشعبة وورقاء وجماعة وعنه البخاري والدارمي وابو حاتم قال النسائي لا بأس به وقال ابو حاتم ثقة مأمون معبد من خيار عباد الله وقال احمد كان من الستة او السبعة الذين يضبطون الحديث عند شعبة - (تهذيب ج ١١ ص ١٤١)

(۶۲۹) ﴿خالد بن عمیر﴾

مصغراً العلوی البصری مخضرم و وہم ذاکرہ فی الصحب خرج له البخاری والنسائی وابن ماجہ۔ (مناوی ج ۶ ص ۲۳۲)

روی عن عتبۃ بن غزوان و عنہ حمید بن ہلال و ابونعامة العلوی ذکرہ ابن حبان فی الثقات قلت و ممن ذکرہ فی الصحابة ابو عمر بن عبد البر و ابن قانع و ابو موسیٰ فی اللیل و قال قال عبدان لا ادری الہ رویۃ ام لا۔ (تہذیب ج ۳ ص ۹۶)

(۶۳۰) ﴿شویس ابو الرقاد﴾

مصغراً العلوی البصری من الثالثة۔ (مناوی ج ۶ ص ۲۳۲) شویس بن حیاش و قیل جیاش روی عن عمرو و عتبۃ بن غزوان و عنہ عاصم الاحول و ابونعامة عمرو بن عیسیٰ العلوی و جعفر بن کيسان ذکرہ ابن حبان فی الثقات۔ (تہذیب ج ۶ ص ۳۲۶)

(۶۳۱) ﴿روح بن اسلم﴾

ابو حاتم البصری قال الذہبی ضعیف من التاسعة (مناوی ج ۶ ص ۲۳۶) روی عن ابی طلحة الراسی و وہیب بن خالد و ہمام بن یحییٰ و الحمادین و عنہ ابوخیثمۃ و بن ہار و عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی سئل ابن معین عنہ فقال لیس بذاک لم یکن من اهل الکذب و قال البخاری یتکلمون فیہ و قال الدارقطنی ضعیف ذکرہ ابن حبان فی الثقات۔ (تہذیب ج ۳ ص ۲۵۱)

(۶۳۲) ﴿مسلم بن جندب﴾

الہلمی المملنی القاضی ثقة مات سنة ستین ومائة خرج له البخاری۔ (مناوی ج ۶ ص ۳۳۸) روی عن الزبیر بن العوام و حکیم بن حزام و ابی ہریرۃ و ابن عمر و روی عنہ ابنہ عبد اللہ و زید بن اسلم و یحییٰ بن کثیر ذکرہ ابن حبان فی الثقات و قال مات سنة ست ومائة و قال العجلی تابعی و قال ابن مجاہد کان من فصحاء الناس و کان معلم عمر بن عبد العزیز و کان عمر یثنی علیہ و علی فصاحتہ بالقرآن۔ (تہذیب ص ۱۱۲)

(٢٣٣)

﴿روح بن عباد﴾

القيسي ابو محمد الحافظ البصري له تأليف مات سنة خمس ومائتين خرج له البخاري في تاريخه - (مناوي ج ٢ ص ٢٣٩) روى عن ايمن بن نابل و مالك والاوزاعي و ابن جريج و عنه ابو خيثمه و احمد بن حنبل و ابو قدامة السرخسي قال يعقوب بن شيبة و سمعت علي بن عبد الله يقول من المحدثين قوم لم يزالوا في الحديث و لم يشغلوا عنه نشأوا فطلبوا ثم صنفوا ثم حدثوا منهم روح بن عباد قال الخطيب كان كثير الحديث و صنف الكتب في السنن و الاحكام و جمع التفسير و كان ثقة - (تهذيب ج ٣ ص ٢٥٢)

(٢٣٤)

﴿زكريا بن اسحق﴾

المكي ثقة رمى بالقلندر من السادسة خرج له الستة - (مناوي ج ٢ ص ٢٣٩) روى عن عمرو بن دينار و ابي الزبير و ابراهيم بن ميسرة و عنه ازهر بن قاسم و روح بن عباد و ابن المبارك و عبد الرزاق ، قال احمد و ابن معين ثقة قال ابو زرعة و ابو حاتم و النسائي لا بأس به ذكره ابن حبان في الثقات قلت قال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث - (تهذيب ج ٣ ص ٢٨٣)

(٢٣٥)

﴿عمرو بن دينار﴾

المكي ابو محمد الامام اعجمي ثقة ثبت مات سنة ست و عشرين و مائة خرج له الجماعة - (مناوي ج ٢ ص ٢٣٩) روى عن ابن عباس و ابن الزبير و ابن عمر و ابي هريرة و عنه قتادة و مات قبله و ايوب و ابن جريج و جعفر الصادق قال النسائي ثقة ثبت و قال ابو زرعة و ابو حاتم ثقة قال ابن عسيرة كان ثقة ثبتا كثير الحديث صلوا عالما و كان مفتي اهل مكة في زمانه ذكره ابن حبان في الثقات - (تهذيب ج ٨ ص ٢٦)

(٢٣٦)

﴿عامر بن سعد﴾

ابن ابي وقاص الزهري المدني ثقة تابعي كبير مات سنة ثلاث او اربع و مائة خرج له الجماعة - (مناوي ج ٢ ص ٢٥٠)

روی عن ابيه و عثمان والعباس بن عبد المطلب و ابی ایوب الانصاری و روی عنه ابنه داؤد و ابنا اخوته اسماعیل بن محمد واشعث بن اسحق قال العجلی مدنی تابعی ثقة و ذکرة البخاری فیمن قال لا طلاق قبل النکاح عامر بن سعد۔ (تہذیب ج ۵ ص ۵۶)

(۶۳۷) ﴿ جریر ﴾

بن حازم الازدی حضر جنازة ابی الطفیل بمكة و سمع رجاء العطاردی والحسن و عنه ابنه و ابن مہدی ثقة لكنه اختلط فحجب اولاده مات سنة سبعین و مائة۔ (مناوی ج ۲ ص ۲۵۰)
قال العجلی بصری ثقة و قال النسائی ليس به بأس و قال ابو حاتم صدوق صالح و ذكره ابن المديني في الطبقة الخامسة من اصحاب نافع۔ (تہذیب ج ۲ ص ۶۱)

(۶۳۸) ﴿ حسين بن مہدی ﴾

البصری الاهلی مات سنة سبع و اربعین و مائتين قال ابو حاتم صدوق خرج له ابن ماجه۔ (مناوی ج ۲ ص ۲۵۰) روى عن عبد الرزاق و حجاج بن نصير و الفريابي و مسدد و عنه الترمذی و ابن ابی عاصم و ابن ماجه قال ابو حاتم صدوق و ذكره ابن حبان في الثقات و قال ابن ابی عاصم مات ۲۲۷ھ۔ (تہذیب ج ۲ ص ۳۲۰)

(۶۳۹) ﴿ يعقوب بن ابراهيم ﴾

الدورقي ثقة حجة من العاشرة خرج له الجماعة۔ (مناوی ج ۲ ص ۲۵۱) رأى الليث و روى عن الدرداوردی و ابن ابی حازم و ابی معاوية روى عن الجماعة و ابو زرعة و ابو حاتم قال ابو حاتم صدوق و قال النسائی ثقة ذكره ابن حبان في الثقات و قال الخطيب كان ثقة متقناصف المسند و قال مسلمة كان كثير الحديث ثقة مات ۲۵۲ھ۔ (تہذیب ج ۱ ص ۲۳۳)

(۶۴۰) ﴿ اسماعیل بن علیة ﴾

ثقة حافظ من الثانية خرج له الجماعة و علیة اسم امه و ابوه ابراهيم و كان يكره ان يقال له ابن علیة متفق على توثيقه و جلالته قال شعبة ابن علیة سيد المحدثين و ریحان الفقهاء۔ (مناوی ج ۲ ص ۲۵۱)

(۲۵۱) روى عن عبد العزيز و حميد الطويل و عاصم الاحول و عنه شعبة و ابن جريج و هما من شيوخه و حماد بن زيد و بقيه و هما من اقرانه و ابراهيم بن طهمان و هو اكبر منه قال النسائي ثقة ثبت و عن يحيى بن معن كان ثقة مأمونا صلوقا مسلما ورعا تقيا - (تهذيب ج ۶ ص ۲۲۱)

(۶۲۱) ﴿الحسن﴾

لعله البصرى - (مناوى ج ۶ ص ۲۵۱)

(۶۲۲) ﴿دغفل بن حنظلة﴾

السدوسي النسابة مخضرم نزل البصرة - (مناوى ج ۶ ص ۲۵۱) روى عنه الحسن و سعيد ابنا ابى الحسن و ابن سيرين قال حرب قلت لاحمد له صحبة فقال ما اعرفه و قال ابن حبان ادرك النبى صلى الله عليه وسلم و فى الفهرست اسمه حجر و لقبه دغفل قال ابو القاسم بن عساكر بلغنى ان دغفلا غرق فى يوم دولاب من فارس فى قتال الخوارج و قال الترمذى لا نعرف له سمعا من النبى صلى الله عليه وسلم و كان فى زمن النبى رجلا - (تهذيب ج ۶ ص ۱۸۲)

(۶۲۳) ﴿حميد بن مسعدة﴾

البصرى الباهلى صلوق مات سنة اربع و اربعين و مائتين خرج له الجماعة الا البخارى اى و مسعدة قيل لم توجد ترجمته - (مناوى ج ۶ ص ۲۵۷) روى عن حماد بن زيد و بشر بن المفضل و ابن علية قال ابو حاتم كان صلوقا و قال النسائي فى اسماء شيوخه ثقة - (تهذيب ج ۶ ص ۲۳۳)

(۶۲۴) ﴿سليم بن اخضر﴾

البصرى اخذ عنه سليمان التيمى و ابن عون و عنه احمد ابن عبله و غيره قال ابو حاتم اعلم الناس بحديث ابن عون ثقة حافظ خرج له مسلم و ابو داود و النسائي - (مناوى ج ۶ ص ۲۵۷) قال ابن معين و ابو زرعة و النسائي ثقة قلت ذكره ابن حبان فى الثقات قال ابو القاسم الطبرى بصرى ثقة - (تهذيب ج ۶ ص ۱۲۲)

(۶۴۵) ﴿عبد اللہ ابن عون﴾

البصری ثقة ثبت من اقران ايوب علما و عملا وهو مولى عبد الله بن مغفل المزني احد الاعلام قال هشام ابن حسان لم تر عينا مثله و قال قرّة كانعجب من ابن سيرين فانساناه ابن عون و قال الاوزاعي اذا مات سفيان و ابن عون استوى الناس مات سنة احدى و خمسين و مائة خرج له الجماعة - (مناوی ج ۶ ص ۲۵۷)

(۶۴۶) ﴿ابراهيم﴾

كان ينبغي بيانه اذ ابراهيم سبعة في هذا الكتاب (مناوی ج ۶ ص ۲۵۷)

(۶۴۷) ﴿ابن الهاد﴾

يزيد بن عبد الله بن اسامة بن انهاد الليثي المدني ثقة مكثر شيخ مالك مات سنة تسع و ثلاثين و مائة خرج له الجماعة - (مناوی ج ۶ ص ۲۵۸) روى عن ثعلبة بن ابي مالك القرظي و له رواية و عمير مولى ابي اللحم وله صحبة و الصحيح ان بينهما محمد ابن اليتمي و عبد الله بن دينار و ابي حازم و عنه شيخه يحيى بن سعيد الانصارى و ابراهيم بن سعد و مالك قال ابن معين و النسائي ثقة ذكره ابن حبان في الثقات قال العجلي مدني ثقة - (تهذيب ج ۱ ص ۲۹۷)

(۶۴۸) ﴿موسى بن سرجس﴾

مستور من السادسة خرج له الجماعة الستة - (مناوی ج ۶ ص ۲۵۸) روى عن القاسم بن محمد بن ابي بكر الصديق و اسماعيل بن ابي حكيم و عنه يزيد بن عبد الله بن الهاد و يزيد بن ابي حبيب له عنهم عن القاسم عن عائشة في ذكر سكرات الموت و قال الترمذي حديث غريب - (تهذيب ج ۱ ص ۳۰۷)

(۶۴۹) ﴿مبشر بن اسماعيل﴾

الحلي الكلبي صلوق من التاسعة - (مناوی ج ۶ ص ۲۵۹) روى عن حريز بن عثمان و حسان بن نوح و الاوزاعي و عنه ابراهيم بن موسى الرازي و احمد بن حنبل و محمد بن مهران قال

النسائی ليس به بأس و قال ابن سعد كان ثقة مأمونا و مات بحلب سنة مائتين و ذكره ابن حبان في الثقات و قال الذهبي تكلم فيه بلا حجة - (تهذيب ج ۱ ص ۲۹)

(۲۵۰) ﴿العلاء بن اللجلاج﴾

ثقة من الرابعة - (مناوی ج ۲ ص ۲۵۹) روى عن ابيه و ابن عمرو عنه ابنه عبد الرحمن و حفص بن عمر قال العجلي شامي تابعي ثقة روى له الترمذی حديثا واحدا عن عائشة في شدة الموت قلت و ذكره ابن حبان في الثقات - (تهذيب ج ۸ ص ۱۷۰)

(۲۵۱) ﴿عبد الرحمن ابن ابی بکر﴾

هو ابن المليكي - (مناوی ج ۲ ص ۲۶۰)

(۲۵۲) ﴿عباس العنبری﴾

ثقة حافظ من الحادية عشر قلم بغداد و جالس احمد نسبة لبني العنبر طائفة من تميم خرج له الجماعة - (مناوی ج ۲ ص ۲۶۱)

(۲۵۳) ﴿سوار بن عبد الله﴾

ابن سوار العنبری القاضي اخذ عن عبدالوارث و معمر و عنه ابوداؤد و النسائی و المصنف و ابو حبيب و ابن صاعد ثقة مات سنة خمس و اربعين و مائتين (مناوی ج ۲ ص ۲۶۱) قال احمد مابلفني عنه الاخير و قال النسائی ثقة ذكره ابن حبان في الثقات قال العباس السراج كان فقيها قاضيا ادبيا شاعرا - (تهذيب ج ۳ ص ۲۳۶)

(۲۵۴) ﴿موسى بن ابی عائشة الحمداني﴾

مولاهم ابو الحسن الكوفي ثقة عابد من الخامسة مرسل خرج له الجماعة - (مناوی ج ۲ ص ۲۶۱) روى عن عبد الله بن شداد و عمرو بن شعيب و عنه شعبة و اسرائيل و السفينان ذكره ابن حبان في الثقات و قال يعقوب بن سفيان كوفي ثقة - (تهذيب ج ۱ ص ۳۱۴)

(٢٥٥) ﴿مرحوم بن عبد العزيز العطار﴾

الاموى البصرى ثقة عابد مثاله اواه مات سنة ثمان و ثمانين و مائة خرج له الستة - (مناوى ج ٢ ص ٢٦١) روى عن ابيه و عمه عبد الحميد و ثابت البناني و عنه ابنه عنبس و الثورى و هو من شيوخه و سوار بن عبد الله العبى قال احمد و ابن معين و النسائى ثقة ذكره ابن حبان فى الثقات و قال البزار مشهور ثقة كان احد العباد - (تهذيب ج ١٠ ص ٤٤)

(٢٥٦) ﴿يزيد بن بابنوس﴾

بصرى قال الدارقطنى لابس به خرج له البخارى فى الادب و الجماعة - (مناوى ج ٢ ص ٢٦١) مقبول من الثالثة على ما نقله ميرك عن القريب (جمع ج ٢ ص ٢٦١) روى عن عائشة و عنه ابو عمران الجونى قال البخارى كان ممن قاتل عليا و قال ابن عدى احاديثه مشاهير و قال الدارقطنى لابس به ذكره ابن حبان فى الثقات و قال ابو حاتم مجهول - (تهذيب ج ١١ ص ٢٤٦)

(٢٥٧) ﴿محمد بن حاتم﴾

المؤدب ببغداد روى عن هشيم و طبقته و عنه النسائى و المصنف و خلق ثقة مات سنة ست و اربعين و مائتين - (مناوى ج ٢ ص ٢٦٣) قال ابو حاتم صدوق و قال النسائى و الدارقطنى ثقة ذكره ابن حبان فى الثقات - (تهذيب ج ٩ ص ٨٨)

(٢٥٨) ﴿عامر بن صالح﴾

بن رستم المرمى ابوبكر ابن ابى عامر البصرى الخزاز قال ابو حاتم ليس بقوى و افراط ابن حبان فتنسه للموضع و قيل هو عامر بن صالح ابن عبد الله بن عروة بن الزبير اذ هو الراوى عن هشام و عنه احمد و يعقوب الدورى قال احمد ثقة لم يكن يكذب و قال ابن معين كذاب قليل له احمد يحدث عنه قال ماله جن و قال الدارقطنى متروك - (مناوى ج ٢ ص ٢٦٣)

(٢٥٩) ﴿سلمة بن نبط﴾

مصفرا الاشجعى ابوفراس الكوفى اختلط من الخامسة خرج له ابوداؤد و النسائى و ابن ماجة -

(مناوی ج ۲ ص ۲۶۲) روی عن ابيه وقيل عن رجل عن ابيه و الزبير بن عدی و الضحاک بن مزاحم و عنه الثوری و ابن المبارک و وکیع الخریبى قال ابن معین و العجلی و النسائی ثقة قال ابو حاکم صالح مابه بأس و ذکره ابن حبان فی الثقات۔ (تهذیب ج ۲ ص ۱۳۹)

(۲۶۰) ﴿نعیم بن ابی هند﴾

النعمان بن اشیم الاشجعی ثقة ناصبی من الرابعة خرج له الستة۔ (مناوی ج ۲ ص ۲۶۲)
روی عن ابيه و له صحبة و نییط بن شریط و ربعی بن حراش و عنه ابن عمه ابو مالک سعید بن طارق الاشجعی و سلیمان التیمی قال ابو حاتم صالح الحديث صدوق قال النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات مات سنه عشر و مائه (تهذیب ج ۱۰ ص ۴۷۷)

(۲۶۱) ﴿نییط بن شریط﴾

الاشجعی الکوفی صحابی صغیر یکنی ابا سلمة و فی التقریب ابا فراس ثقة یقال اختلط من الخامسة مات سنة عشر و مائة۔ (جمع ج ۲ ص ۲۶۲)
روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم و عن سالم بن عبید و انس بن مالک و عنه ابنه سلمة و نعیم بن ابی الهند و ابو مالک الاشجعی
قال عثمان الدارمی سألت ابن معین عن نییط بن شریط فقال هو ابو سلمة ثقة و کذا قال ابن ابی حاتم قال ابن معین فیہ ثقة لانه لیس عنده الا مجرد الروایة فبنی علی التابعی . واللہ اعلم۔ (تهذیب ج ۱۰ ص ۳۷۳)

(۲۶۲) ﴿سالم بن عبید﴾

الاشجعی صحابی ثقة من اهل الصفة خرج له الثربعة و مسلم (مناوی ج ۲ ص ۲۶۵) یعد فی الکوفیین روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی تسمیت العاطس و عن عمر بن الخطاب و روی عنه خالد بن عرفجة و هلال بن بساط و نییط بن شریط و فی اسناد حدیثه اختلاف (تهذیب ج ۳ ص ۳۸۱)

﴿عبد الله بن الزبير﴾

(۲۶۳)

قال ابو حاتم مجهول و قال المزني روى له الترمذي حديثاً واحداً يعنى هذا و قال بعضهم شيخ
بصرى مقبول من الثامنة - (مناوی ج ۲ ص ۲۷۹)

﴿ابو الخطاب زياد بن يحيى﴾

(۲۶۴)

البصرى النكرى نسبة الى بنى نكر قوم من عبد قيس ثقة حافظ روى عن ابن عيينة والمعمتر و عنه
الجماعة مات سنة اربع وخمسين ومائتين - (مناوی ج ۲ ص ۲۸۰) قال ابو حاتم والنسائي ثقة و ذكره
ابن حبان فى الثقات - (تهذيب ج ۳ ص ۳۳۵)

﴿عبد ربه بن بارق الحنفى﴾

(۲۶۵)

الكوسج الكوفى اصله من اليمامة صدوق يخطى قال احمد لاباس به و قال يحيى ليس بشئى و
هو من الثامنة - (مناوی ج ۲ ص ۲۸۱)

﴿جدى ابا امى سماك بن الوليد﴾

(۲۶۶)

ابوزميل مصغرا الحنفى نزيل الكوفة قال ابو حاتم صدوق لاباس به من الثالثة خرج له الجماعة -
(مناوی ج ۲ ص ۲۸۱) روى عن ابن عباس و ابن عمرو عروة بن الزبير و عنه ابنه زميل و شعبة و
مسعر و عكرمة بن عمار قال احمد و ابن معين و العجلي ثقة
و قال ابو حاتم صدوق لاباس به ذكره ابن حبان فى الثقات قلت و قال ابن عبد البر
اجمعوا على انه ثقة - (تهذيب ج ۳ ص ۲۰۶)

﴿حسين بن محمد﴾

(۲۶۷)

البصرى ثقة مات سنة سبع و اربعين و مائتين خرج له النسائي (مناوی ج ۲ ص ۲۸۲) قدم بغداد
روى عن يزيد بن زريع و نفيل بن سليمان و خالد بن الحارث و عنه الترمذى و النسائي و ابوبكر
البنار قال ابو حاتم صدوق و قال النسائي ثقة ذكره ابن حبان فى الثقات (تهذيب ج ۳ ص ۳۱۵)

(۶۶۸) عمرو بن الحارث

صحابی المصطلق خرج له الجماعة - روى عن النبي صلى الله عليه وسلم وعن ابيه الحارث وله صحبة وعن ابن مسعود وعنه مولاة دينار و ابو وائل و ابواسحق السبيعي قال ابن ابى داؤد كان الحارث ابن ابى الضرار صهر عبد الله بن الحارث الراوى عن زينب غير صاحب الترجمة لان فى كثير من الروايات عن عمرو بن الحارث ابن اخى زينب و زينب ثقفية فيكون هو ثقفيا قال اللهم الا ان يقال ابن اخيها للام والرضاعة - (تهذيب ج ۸ ص ۱۳)

(۶۶۹) يحيى بن كثير العنبرى

ابوغسان مولا هم البصرى ثقة من التاسعة خرج له الجماعة مات سنة ست ومائتين - (مناوى ج ۲ ص ۲۸۵) روى عن عثمان بن سعد الكاتب و معاذ و عمرو بن العلاء و عنه ابنه الحسن و عمرو بن على و ابو موسى و دينار قال ابوحاتم صالح الحديث و قال النسائى ليس به بأس ذكره ابن حبان فى الثقات - (تهذيب ج ۱۱ ص ۲۳۳)

(۶۷۰) ابي البختري

نسبة الى البختر كجعفر حسن المشى . (مناوى ج ۲ ص ۲۸۵) وهو سعيد بن فيروز - (جمع ج ۲ ص ۲۸۵) روى عن ابيه و ابن عباس و ابن عمرو سلمان و ابن مسعود و عنه عمرو بن مرة و عطاء بن السائب و سلمة بن كهيل قال ابوزرعة ثقة و قال ابوحاتم ثقة صدوق و قال العجلي تابعى ثقة فيه تشيع ذكره ابن حبان فى الثقات - (تهذيب ج ۳ ص ۶۵)

(۶۷۱) حسن بن على الخلال

ثقة حافظ له تصانيف من الحادية عشر خرج له البخارى و مسلم و ابو داؤد - (مناوى ج ۲ ص ۲۸۸) الهنلى نزيل مكة روى عن عبد الله بن نمير و ابى اسامة و يحيى بن آدم روى عنه الجماعة سوى النسائى و ابراهيم الحري قال يعقوب بن شيبه كان ثقة ثبتا قال الخطيب ابوبكر كان ثقة حافظا و ساق باسناده اليه انه قال القرآن كلام الله غير مخلوق مانعوف غير هذا مات ۲۱۲ هـ -

تہذیب ج ۶ ص ۲۶۲

(۶۷۲)

﴿بشر بن عمر﴾

بن الحكم الزهرانی الأزری البصری ثقة من التاسعة خرج له الجماعة - (مناوی ج ۶ ص ۲۸۸)
 روى عن شعبة و مالك و همام و عنه اسحق بن راهويه و الحسن الخلال و الفلاس قال ابو حاتم
 صدوق و قال العجلي بصری ثقة و قال الحاكم ثقة مأمون توفي (۲۹۷) - (تہذیب ج ۶ ص ۳۹۰)

(۶۷۳)

﴿مالك بن اوس بن الحدثان﴾

النضری ابوسعید المدنی قيل رأى ابا بكر و سمع عمر و عثمان و عن الزهري خرج له الجماعة
 اتفقوا على توثيقه - (مناوی ج ۶ ص ۲۸۸) مختلف في صحبته روى عن النبي صلى الله عليه وسلم
 مرسلًا ذكره ابن سعد في طبقة من ادرك النبي صلى الله عليه وسلم و رآه و لم يحفظ عنه شيئاً
 قال ابن خراش ثقة ذكره ابن حبان في الثقات ذكره ابن عبد البر و قال انه روى عن العشرة توفي
 (۹۲ھ) (تہذیب ج ۶ ص ۹)

(۶۷۴)

﴿عاصم بن بهدلة﴾

كندرجة المقرئ المشهور مولی بنی اسد و ثق و قال الدارقطني وغيره في حفظه شيء و
 حديثه في الصحيحين - (مناوی ج ۶ ص ۲۸۹) وهو ابن ابي النجود الاسدي روى عن زرين جیش
 و ابي عبد الرحمن السلمي و عنه الأعمش و منصور و شعبة و السفيان..... قال ابن معين ثقة
 لا بأس به و قال حماد بن سلمة خلط عاصم في آخر عمره ذكره ابن حبان في الثقات (مات ۱۲۸ھ)
 (تہذیب ج ۶ ص ۳۵)

(۶۷۵)

﴿ابی حصين﴾

احمد بن عبد الله بن يونس التميمي الكوفي ثقة من العاشرة - (مناوی ج ۶ ص ۲۹۲) و قد ينسب الى
 جده روى عن الثوري و ابن عيينة و زائدة روى عنه البخاري و مسلم و ابو داود و ابو زرعة و
 ابو حاتم قال ابو حاتم كان ثقة متقناً و قال النسائي ثقة ذكره ابن حبان في الثقات مات (۲۲۷ھ) -

(تہذیب ج ۱ ص ۴۴)

(۶۷۶) ﴿خلف بن خلیفہ﴾

بن صاعد الاشجعی مولاہم الکوفی نزل واسط ثم بغداد صدوق اختلط آخرًا وزعم انه رأى عمرو بن حريث الصحابي و انكر عليه (مناوی ج ۲ ص ۲۹۳) روى عن ابيه و ابى مالک الاشجعی و حميد بن عطاء و عنه سريح بن نعمان و سعدوية و قتيبة قال ابن سعد كان ثقة و قال العجلي ثقة قال النسائي ليس به بأس۔ (تہذیب ج ۲ ص ۱۳۲)

(۶۷۷) ﴿ابى مالک الاشجعی﴾

روى له الجماعة۔ (مناوی ج ۲ ص ۲۹۳) هو سعد بن طارق روى عن ابيه و انس و عبد الله بن ابى اوفى و عنه خلف بن خليفة و شعبة و الثوري قال احمد و ابن معين و العجلي ثقة و قال ابو حاتم صالح الحديث يكتب حديثه و قال النسائي ليس به بأس ذكره ابن حبان في الثقات۔ (تہذیب ج ۳ ص ۴۱۰)

(۶۷۸) ﴿ابيه طارق بن اشيم﴾

خرج له البخارى و مسلم و غيرهما۔ (مناوی ج ۲ ص ۲۹۳) روى عن النبى صلى الله عليه وسلم و عن الخلفاء الاربعة و عنه ابنه ابو مالک قلت قال مسلم لم يرو عنه غير ابنه و قال الخطيب في كتاب القنوت في صحبة طارق نظر۔ (تہذیب ج ۵ ص ۳)

(۶۷۹) ﴿عبد الواحد بن زياد﴾

العبدى مولاہم البصرى قال النسائي لا بأس به و قال غيره ثقة في حديثه عن الاعمش و حده مات ست و سبعين و مائة خرج له الجماعة۔ (مناوی ج ۲ ص ۲۹۳) احد الاعلام روى عن ابى اسحق الشيبانى و عاصم الاحول و الاعمش و عنه ابن مهدي و عفان و عارم قال ابو زرعة و ابو حاتم ثقة و قال النسائي ليس به بأس قال العجلي رافضى حيث قال احمد مات (۱۷۷ھ)۔ (تہذیب ج ۶ ص ۳۸۵)

(٢٨٠) عاصم بن كليب

ابن شهاب الجرمي الكوفي صدوق رمى بالارجاء وقال ابن المديني لا يحتج بما انفرد به و قال ابو حاتم صالح و قال ابو داود كان افضل اهل الكوفة ومن العباد مات سنة سبع و ثلاثين و مائة خرج له الجماعة - (مناوي ج ٢ ص ٢٩٢) روى عن ابيه و ابى بردة و علقمة بن وائل قال ابن سعد كان ثقة يحتج به و ليس بكثير الحديث ذكره ابن حبان في الثقات - (تهذيب ج ٥ ص ٣٩)

(٢٨١) ابن ابي عدى

محمد بن ابراهيم بن ابي عدى و قد ينسب لجدّه ابو عمرو البصري ثقة من التاسعة - (مناوي ج ٢ ص ٢٩٦) روى عن سليمان التيمي و حميد الطويل و ابن عون و داود و عنه احمد بن حنبل و يحيى بن معين و ابو موسى و بن دار قال ابو حاتم و النسائي ثقة و قال ابن سعد كان ثقة مات بالبصرة سنة اربع و تسعين و مائة ذكره ابن حبان في الثقات - (تهذيب ج ٩ ص ١٣)

(٢٨٢) عوف بن ابي جميلة

الاعرابي العبدي البصري ثقة ثبت رمى بالقدر و بالتشيع خرج له الستة - (مناوي ج ٢ ص ٢٩٦) روى عن ابي رجاء العطاردي و ابي عثمان النهدي و ابي العالية و عنه شعبة و الثوري و ابن المبارك قال ابو حاتم صدوق صالح و قال النسائي ثقة ثبت قال ابن سعد ثقة - (تهذيب ج ٨ ص ١٢٨)

(٢٨٣) يزيد الفارسي

بن هرمز المدني اللثي مولا هم او مولى ابن عثمان او غيره تابعي خرج له مسلم و ابو داود و النسائي و قال الذهبي كان رأس الموالى يوم الحرة و هو والد عبد الله الفقيه بقي الى سنة مائة - (مناوي ج ٢ ص ٢٩٦)

روى عن ابي هريرة و ابن عباس و عنه الزهري و سعيد المقبري و قيس بن سعد قال ابن معين و ابو زرعة ثقة قال العجلي مدني تابعي ثقة ذكره ابن حبان في الثقات -

(تهذيب ج ١١ ص ٣٢٣)

(۶۸۴) ابن اخی ابن شهاب الزهري

هو محمد بن مسلم و ابن اخيه محمد بن عبد الله بن مسلم - (تجمع ج ۲ ص ۲۹۸) روى عن ابيه و عمه صالح بن عبد الله روى عنه محمد بن اسحق و عبد العزيز بن محمد قال ابوطالب عن احمد لا بأس به و قال مرة صالح الحليث قال النورى عن ابن معين ابن اخى الزهري احب الى من ابن اسحق الزهري - (تهذيب ج ۹ ص ۲۳۸) وكان من اكابر الائمة و سادات الامة - (مواهب ص ۳۰۳)

(۶۸۵) معلى بن اسد

ابو الهيثم العمى البصرى ثقة ثبت ذو صلاح و دين قال ابو حاتم لم يخطئ الا فى حديث واحد من كبار العاشرة مات سنة ثمان عشرة و مائة خرج له الشيخان و النسائى و ابن ماجة و المصنف - (مناوى ج ۴ ص ۲۹۸) روى عن وهيب بن خالد و عبد الواحد بن زياد و زريع روى عنه حجاج بن الشاعر و عبد الله بن عبد الرحمن الدارمى قال العجلي شيخ بصرى ثقة كيس و كان معلما و قال مسعود بن الحكم ثقة مامون ذكره ابن حبان فى الثقات - (تهذيب ج ۱۰ ص ۲۱۳)

(۶۸۶) عبد العزيز بن المختار

البصرى الدباغ روى عن ثابت و منصور و عنه مسدد و ابو الربيع الزهرانى ثقة مكثرت خرج له الجماعة جميعا - (مناوى ج ۲ ص ۲۹۸) روى عن الثابت البنائى و عاصم الاحول و هشام بن عروة و عنه احمد بن اسحق الحضرمى و معلى بن اسد قال ابن معين ثقة و قال ابو زرعة لا بأس به و قال ابو حاتم صالح الحديث و وثقه العجلي ذكره ابن حبان فى الثقات -

(تهذيب ج ۶ ص ۳۱۶)